

امام احمد رضا

کی

حاشیہ نگاری

جائزہ نگار

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

مرتب

سید محمد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

کراچی

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار
۱	پیش لفظ <del>مقدمہ</del>	(۵)	۱
۲	حیات نامہ احمد رضا	(۲۲)	۲
۳	نامہ احمد رضا کی حاشیہ نگاری	(۳۱)	۳
۴	حاشیہ فتاویٰ کراچی	(۳۵)	۴
۵	حواشی علیہ شرح المنہج	(۵۷)	۵
۶	حواشی در الحکام	(۸۱)	۶
۷	حواشی بحر الرائق	(۸۵)	۷
۸	حاشیہ شرح معانی الآثار	(۱۳۲)	۸
۹	حاشیہ عمدۃ القاری	(۱۴۸)	۹
۱۰	حاشیہ کز العمال	(۱۶۹)	۱۰
۱۱	حاشیہ صابہ فی معرفۃ الصحابہ	(۱۸۶)	۱۱
۱۲	حواشی بدائع الصنائع	(۲۰۷)	۱۲
۱۳	حاشیہ موضوعات کبیر	(۲۱۷)	۱۳
۱۴	حواشی الفتاویٰ رضویہ	(۲۲۶)	۱۴
۱۵	حاشیہ فتح الباری	(۲۳۱)	۱۵
۱۶	حاشیہ نیش الحقائق	(۲۳۹)	۱۶
۱۷	حواشی المدخل	(۲۴۲)	۱۷

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا  
کراچی



کتاب	امام احمد رضا کے حواشی
قریب و تدوین	سید محمد ریاست علی قادری
مقدمہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کتابت	حافظ محمود احمد ناصر
ناشر	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
طباعت	۳۰۴ اردھ / ۱۹۸۳ء
اشاعت	اول
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۲۱ روپے
مطبع	آر۔ آئی پرنٹرز اردو بازار کراچی

### ملنے کے لئے

- ۱۔ مدینہ پیشنگ کمپنی۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
- ۲۔ تاجدارِ حرم پبلیکیشنز۔ سپر مارکیٹ۔ سیاق آباد۔ کراچی
- ۳۔ مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی
- ۴۔ رضا پبلیکیشنز۔ داتا دربار۔ لاہور
- ۵۔ مکتبہ غوثیہ، بوہاری گیٹ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# اظہارِ تشکر

میں اپنی اس پیش کش کو جناب حاجی ایوب احمدانی صاحب کے  
 نام نامی سے معنون کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں ادارۃ  
 تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ سے بھرپور مالی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم  
 عطا فرمائے اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سید ریاست علی قادری



# مستملات

۱. پیش لفظ : سید محمد ریاست علی قادری

۲. حیات امام احمد رضا : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۳. امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری : علامہ حضرت شمس بریلوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پیش لفظ

امام احمد رضا قدس سرہ کی تصانیف کا جب ذکر آتا ہے تو بیشتر محققین اور دانشوروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہوتا ہے کہ علوم متنوعہ پر دسترس اور کثرت تصانیف میں وہ وحید دہر اور فرید عصر تھے۔ حضرت امام احمد رضا ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد شمار کی گئی ہیں۔ اور اس قول کی صحت پر ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ امام احمد رضا کا اگر ہم ان کے معاصر مصنفین و مؤلفین سے موازنہ کریں تو یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ صرف ان کے دور میں بلکہ ان سے پہلے کے ادوار میں بھی علوم منقول و معقول پر جو دسترس آپ کو حاصل تھی اور علوم مختلف میں تصانیف کا جو ذخیرہ آپ نے یادگار چھوڑا ہے اس میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا۔ بے شک امام احمد رضا اپنے دور کے ایک کثیر التصانیف بزرگ متبحر عالم اور بے نظیر و بالغ نظر فقیہ و محدث تھے۔ اسی لیے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔ اب تک جو تفصیل مختلف و معتبر ذرائع سے معرض بیان میں آئی ہے اور جو شمار آپ کی تصانیف کا پیش کیا گیا ہے اس سے ہمارے اس دعوے کی صحت پائیہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ کے شاگرد اور ممتاز خلیفہ ملک العلماء



حضرت مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے ۱۳۲۷ھ تک آپ کی تالیفات تصانیف کی فہرست کو ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر "المجلد المعدد لتالیفات المجدد" کے نام سے شائع کرایا۔ اس کتاب میں ۳۵۰ کتابوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس فہرست کی اشاعت کے بعد ۹۶ رسائل و کتب اور دستاویز ہوئے۔ جس کی مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے اس طرح تصریح فرمائی ہے کہ یہ فہرست ۱۳۲۷ھ تک کے مؤلفات و مصنفات کی بھی مکمل نہیں ہے بلکہ اس وقت تک معتبر و مستند ذرائع سے جن کتب کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ امام احمد رضاؒ ۱۳۲۷ھ کے بعد ۱۳ سال تک مزید اسادہ و افادات پر متمکن رہے۔ اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی زندگی کے آخری دور کی علمی اور قلمی مصروفیات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور آپ کی نگارش اور قلمی کاموں کا مصروف ترین دور تھا۔ ہر عرصت نگارش کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک، دو دو دن میں ایک پورا رسالہ قلم بند کر دیتے تھے۔ صاحبِ نزہۃ الخواطر نے جلد ہشتم میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حیاتِ بے ثبات کے آخری ایام تک آپ کی تصانیف کی تعداد یقیناً ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہوگی۔ انوارِ رضا لاہور اور المیزان بمبئی (بھارت) میں آپ کی تالیف و تصنیفات کے تحت ۵۴۸ کتب کے نام درج ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) میں ڈاکٹر حن رضا صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ موسومہ "فقیہہ اسلام میں امام احمد رضا کے ۶۶۶



کتب و حواشی کی تفصیلی فہرست دی ہے۔ صاحب موصوف نے  
پلی. ایچ. ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے یہ مقالہ تحریر کیا تھا جو ۴۰۰  
صفحات پر محیط ہے اور بھارت سے کتابی صورت میں شائع ہو  
کر منظر عام پر آچکا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب پرنسپل  
گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج ٹھٹھہ (سندھ) نے اپنی تصنیف ”حیات  
مولانا احمد رضا خاں بریلوی“ میں ۸۴۴ کتب و حواشی کا تذکرہ کیا ہے۔

Bibliographical Encyclopaedia  
OF IMAM AHMAD RIDA KHAN

ترتیب دے رہے ہیں۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس  
میں ۸۴۴ تالیفات و تصانیف اور حواشی کی فہرست دی گئی ہے۔  
ڈاکٹر صاحب کی یہ گراں بہا تالیف انشاء اللہ جلد ہی منظر عام پر  
آینوالی ہے جس کی طباعت و اشاعت کا اہتمام ادارہ تحقیقات  
امام احمد رضا کر رہا ہے۔

۱ مولانا ظفر الدین بہاری: المجلد المتالیفات المجددہ مطبوعہ پٹنہ (بھارت)  
۲ نزہۃ الخواطر، مولانا عبدالحی مکتبوی، ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ (مولانا ابوالحسن علی ندوی میاں کے والد)  
۳ انوار رضا، مطبوعہ ۱۹۶۷ء، شرکت حنیفہ لمیٹڈ، گنج بخش روڈ لاہور  
۴ المیزان، مطبوعہ ۱۹۶۷ء، ممبئی (بھارت)

۵ فقیہ اسلام، مطبوعہ ۱۹۸۱ء آلہ آباد (بھارت) مصنف ڈاکٹر حسن رضا صاحب  
۶ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مطبوعہ ۱۹۸۱ء سیالکوٹ، مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

By:- Prof. Mohammad Masud  
AHMAD Phd.,

نیر طبع



اس سلسلہ میں یہ نکتہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ امام احمد رضا قدس سرہ کے فرزند اصغر حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے تلمیذ رشید مفتی محمد عجاز ولی خان مرحوم نے اپنی تحقیق کی بنا پر امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ لکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا ایسا جامع علوم اور صاحب تصانیف کثیرہ ہنر زمین پاک و ہند کو کوئی دوسرا میسر نہیں آسکا۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی کی تحقیق کو اگر سامنے رکھا جائے تو ہمارے اس دعویٰ کو تقویت ملتی ہے کہ امام احمد رضا جامع علوم ہونے کے ساتھ ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب فرماتے ہیں کہ "وہ بریلی شریف میں نو سال تک مشہور مدرس گاہ مظہر اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور معقولات و منقولات کی نہایت اہم اور بلند پایہ کتابوں کی تدریس میرے ذمہ تھی۔ جب مجھے کسی کتاب میں کوئی مشکل پیش آتی تو اس کا حل یہ ہوتا کہ امام احمد رضا کے کتب خانہ سے اس کا نسخہ حاصل کر لیتا تھا۔ اس نسخہ پر حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا قلمی حاشیہ تحریر پاتا۔ جس کے مطالعہ سے میں ان مشکل مقامات کی تفہیم سے عہدہ برآ ہو جاتا اور میری تدریسی دشواریاں حل ہو جاتی تھیں۔ عموماً یہ مشکل مقامات ایسے ہوتے تھے جن کو عام طور پر محشی حضرات چھوڑ جاتے ہیں لیکن امام رضا کا حاشیہ وہاں موجود ہوتا تھا۔"



حضرت مولانا ابوصالح محمد فیض احمد ایسی بہا و لپوری نے "معارف  
رضا" میں امام احمد رضا کے چند حواشی پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کا یہ  
مضمون تحقیقی نقطہ نگاہ سے بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے جو صوف  
نے اپنے مضمون میں فنِ حدیث پر امام احمد رضا کے تقریباً ۴۲ حواشی  
کا ذکر کیا ہے اور فقہ پر ۳۲ حواشی کے نام تحریر کیے ہیں۔

امام احمد رضا نے نہ صرف تفسیر، حدیث اور فقہ پر حواشی تحریر  
فرمائے ہیں بلکہ سیر و سوانح، تصوف اور بیشتر علوم و فنون کی مشہور و معروف  
کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں جس سے ان کی خداداد ذہانت،  
دقتِ نظر اور تجربہ علمی کا اندازہ ہوتا ہے مگر افسوس کہ یہ گنج گمائیہ ہمارے  
دسترس سے بہت دور ہے

امام احمد رضا کی مہدیا مصنفات در سائل کی طرح ان کے غیر  
مطبوعہ قلمی حواشی تک رسائی بھی ایک بڑی کٹھن منزل اور دشوار گزار  
مرحلہ تھا لیکن بقیۃ تعالیٰ سالہ ۱۹۶۱ء میں راقم الحروف بریلی شریف سے  
۴۲ مطبوعہ و غیر مطبوعہ حواشی پاکستان لانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان  
حواشی میں بہ غیر مطبوعہ حواشی متنوع الموضوعات تھے جنکی تفصیل رسالہ  
"در علم لوگارتھم" میں موجود ہے۔

۹۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان کے علمی کارنامے، معارف رضا مطبوعہ ۱۹۸۲ء کراچی۔

۱۰۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی "معارف رضا" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء

۱۱۔ رسالہ در علم لوگارتھم (فارسی) مہشتی مولانا احمد رضا خان۔ مرتبہ سید

ریاست علی قادری۔ مطبوعہ ۱۹۸۰ء کراچی۔



۱۹۶۹ء میں حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب نبیرہ مفتی اعظم  
 ہند نے تقریباً ڈھائی سو مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب و رسائل حضرت  
 مولانا تقدس علی خاں صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی راقم الحروف کو بھجوائے  
 اللہ تعالیٰ جنہوں نے خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمد ابراہیم صدیقی صاحب  
 کو جنہوں نے بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا اور اس متاع بے بہا کو  
 اپنے ساتھ بریلی شریف سے لائے۔ یہ قیمتی خزانہ راقم الحروف کے پاس  
 محفوظ و موجود ہے۔ ان رسائل و کتب میں بیشتر منقولات و معقولات  
 کی مشہور کتب پر حواشی ہیں۔ اب تک جو حواشی کی فہرست سامنے  
 آئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تعداد ایک سو پچاس سے  
 زیادہ ہے۔ میں اپنے ذاتی مشاہدے کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر امام  
 احمد رضا کے حواشی کو ان دوسری تصنیفات کی طرح جو ان کے اخلاف  
 کی دسترس میں ہیں تلاش کیا جائے تو ایک عظیم ذخیرہ ہاتھ لگ سکتا  
 ہے۔ میں نے جو ۱۵۰ حواشی کی فہرست مختلف کتب و رسائل سے  
 تیار کی ہے اور جس میں سے ۱۰۲ حواشی میرے پاس موجود ہیں ان  
 کے نام انشا اللہ ایک فہرست کی صورت میں کسی اور موقع پر قارئین  
 کو پیش کر دوں گا۔

راقم الحروف نے اپنے بعض کرم فرماؤں کے تعاون سے مذکورہ  
 حواشی کی عکسی نقول بنوا کر پاکستان میں مختلف مقامات پر ارباب  
 علم و فضل کو بھیج دی ہیں تاکہ محققین ان پر تحقیقی کام کر سکیں متنوع  
 الموضوع حواشی میں کثرت ایسے حواشی کی ہے جن کا تعلق علوم عقلیہ  
 سے ہے۔ مثلاً بہت سے حواشی علم ریاضی، فلکیات، ہیئت، نجوم،

جفر، ہندسہ، جبر و مقابلہ، مثلث، توحیت، ارتماطیقی، رد فلسفہ  
قدیمہ، رد فلسفہ جدیدہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان کے مطالعے سے امام  
احمد رضا کی علمیت، تحقیر، ذکاوت اور وسعت منطری کا قائل ہونا  
پڑتا ہے۔ منقولات میں، تفسیر، حدیث، فقہ، سیر و سوانح اور تصوف  
کی مشہور کتابوں پر آپ کے بہت سے حواشی موجود ہیں۔ یہ کثیر حواشی  
اس بات کے غماض ہیں کہ امام احمد رضا جیسا عالم دین اور فقیہ  
کہیں صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

جب ایک طرف مالی مجبوریاں حائل ہوں اور دوسری طرف  
بے حسی کا یہ عالم کہ کسی نے ان حواشی کو دیکھنے تک کی زحمت  
گوارا نہ کی۔ (سوائے معدود چند حضرات کے) اس لیے یہ ایک  
بہت ہی مشکل مرحلہ تھا کہ امام احمد رضا کے تمام حواشی کو منظر عام  
پر لایا جاتا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تمام حواشی کو کتابی صورت میں شائع  
کر کے ارباب علم و فضل کی خدمت میں پیش کر دیا جائے لیکن اپنی  
کوٹاہ دستی اور خواجہ کاشان رضویت کی سر دہری آرٹ سے آئی، ہم بجا  
اس کے کہ امام احمد رضا کے علمی تبرکات جو آپ نے بطور امانت  
ہمارے پاس چھوڑے ہیں انہیں منظر عام پر لاتے ان کی یاد سے  
بھی فائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری دینی مصروفیت  
اور عقیدت مندی محقق چند رسوم تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ کاش  
ہم اندازہ کر سکتے کہ جس محسن نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت میں  
صرف کردی اور ہم کو وہ علمی خزانہ عطا کیا کہ اگر ہم اس سے استفادہ  
کرتے تو ثریا پر کمندیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہم امام



احمد رضاؒ سے عقیدت مندی کا تو دم بھرتے ہیں اور سوادِ اعظم کے  
 کھوکھلے لغزوں سے دل کو خوش کر لیتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت  
 آتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ آج اخیار ہم پر طعنہ زن ہیں کہ جس  
 امام احمد رضاؒ کے شیدائی خود کو سنگ بارگاہِ رضوی کہلانے میں  
 تو فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی علمی کاوشیں متابعِ کثیر سی کی طرح  
 اینوں کی بے توجہی پر نوحہ کناں ہیں۔ اور ہے بھی یہ بات سچ کہ جس  
 محسن کے خوشہ چینیوں میں شمار ہونا ہم اپنے لیے باعثِ سعادت  
 سمجھتے ہیں اس کی فراموشی کے لیے ہمارا ایک ایک عمل گواہ ہے۔  
 ایک مخلص عقیدت مند وہ ہیں کہ اپنے اکابر و عمائد کی قلیل  
 تصانیف کی تعداد میں اس طرح اضافہ کر رہے ہیں کہ ان کے بعد  
 ان کے عقیدت مند قلم جنبش میں لا کر ان کے نام سے کتبِ تالیف  
 تصنیف کر کے ان کی شہرت اور وقارِ علمی میں اضافہ کر رہے ہیں اور  
 مقصد یہ ہے کہ کثرتِ تصانیف میں کسی نہ کسی طرح ان کو امام احمد رضاؒ  
 کے بدرِ مقابل لاسکیں اور امام احمد رضاؒ کی عظمت کے بلند مقام کی  
 انفرادیت کو ختم کر دیں۔ دوسری طرف وہ ہیں جن کی نگارش کے نتائج  
 حقیقت میں مایہ نخر تو نہیں تھے صرف چند کتب ان کی تالیف کے  
 دائرے میں آتی ہیں لیکن ان کے عقیدت مندوں نے اس کو ایک  
 عظیم کارنامہ قرار دے کر اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا کہ ان کی شہرت  
 کی بلندی آسمان کو چھونے لگی۔ گویا وہ ہزاروں کتابوں کے مولف و  
 مصنف ہیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ خوانِ نعمت ہمارے سامنے بچھا ہے۔  
 لیکن ہم میں اتنی سکت ہی نہیں کہ الیوانِ نعمت سے لذت آشنا ہو سکیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں ہر بات تحقیق کے معیار پر رکھی جاتی ہے۔ اور دلائل کی کسوٹی پر کسی جاتی ہے دنیا نے رضویت نے اپنے عظیم محسن کے علمی کارناموں کو اس طرح بھلا دیا ہے جیسے وہ اور اس کے علمی کارنامے نہ قابل ذکر تھے اور نہ قابل ذکر ہیں۔ اس سے بڑا اور کون سا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم علمی دولت کا ایک گنج گراںمایہ رکھتے ہوئے بھی خالی ہاتھ ہیں۔ حیف صد حیف۔ امام احمد رضا کے مناقب کا تو ذکر ہی کیا خود ان کے عقیدت مندوں نے ان کو سب سے زبردست نقصان پہنچایا۔ اور اس تاریخ ساز ہستی کے ساتھ وہ ظلم کیا کہ بیگانے بھی تڑپ گئے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند

سعدی از دست خویش شن فریاد

اگر اس عظیم ہستی نے علم و آگہی کا یہ گراں بہا گنجینہ دوسروں کے سپرد کیا ہوتا تو عقیدت کیش اس کی وہ قدر افزائی کرتے کہ اس کی شہرت کے طغیان سے زمین و آسمان گونجتے اٹھتے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل اور غوث الاعظم کی شفقت ہے کہ ہماری اس بے اعتنائی کے باوجود امام احمد رضا کو وہ عظمت و شہرت عطا ہوئی کہ دنیا حیران و ششدر ہے۔

امام احمد رضا کے وصال کے بعد آپ کے مکتب فکر اور مسلک حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دو طریقے رہ گئے تھے۔ ایک تو وعظ و تقریر کے ذریعے آپ کے فرامودات کو عام کیا جاتا۔ دوسرے آپ کی تصانیف و تالیفات، رسائل و حواشی کو جلد سے جلد منظر عام



پر لانے کی کوشش کی جاتی، مگر ہوا یوں کہ شق آخری سے ہم بالکل بے تعلق ہو کر بیٹھ رہے۔ اس بے اعتنائی اور احسان ناشناسی کے سبب سے بڑے مجرم وہ ہیں جو اس کے اہل تھے۔ جو نشر و اشاعت کے میدان میں تجربہ بھی رکھتے تھے اور سرمایہ بھی لیکن بقول "زہوت" کے کہ تیری تمنا کرے کوئی؟

آج جدید رجحانات سے متاثر ذہن اور تحقیق و دلائل کی رٹپ رکھنے والے نکتہ سنج حضرات کو ٹھوس علمی طریقے، حقائق، شواہد اور دلائل ہی سے متاثر کیا جاسکتا ہے۔ وعظ و تقریر اور زبانی دعوے ان کو متاثر نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا اور ان حقائق کے پیشِ نظر یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اب ہم وعظ و تقریر کی ڈگر سے ہٹ کر اس راہ پر قدم رکھیں جہاں علمی حقائق کو صفحہ قرطاس پر پیش کر کے اپنے دعوے کی صداقت کو منوایں۔ تحریری ذرائع ابلاغ یعنی وسائل نشر و اشاعت کی ہمارے پاس کمی ہے۔ یہ کمی وقت کی ایک دردناک خلش ہے۔ ہماری انہی کمزوریوں کے باعث باطل ہم پر خندہ زن ہے کہ جسکی علمی فضیلت اور تکبر کے ہم گن گاتے ہیں اور جسکی تصانیف کی گراں مائیگی کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں جب مصری تقاضوں کے تحت ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو ہم بالکل تہی دامن نظر آتے ہیں۔

پچھلے دس پندرہ برسوں میں علمی سطح پر کچھ اشاعتی کام ضرور ہوئے ہر چند کہ نہ ہونے کے برابر، پھر بھی اپنی افادیت و اثر کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اب مخالفین بھی معترف

منظر آتے ہیں کہ امام احمد رضا جیسی جامع العلوم شخصیت کہیں صدیوں  
 میں پیدا ہوتی ہے۔ جب تک امام احمد رضا کی تصانیف منظر عام  
 پر نہیں آتی تھیں محققین امام احمد رضا کے کثیر التصانیف معنف ہونے  
 کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے۔ لیکن آج جبکہ ان کی تصانیف کا  
 عشرِ عشر بھی ہم پیش نہیں کر سکے وہ کھل کر ان کے تجربہ علمی کا اعتراف  
 کر رہے ہیں۔ محققین و مخالفین کے خیالات میں اس تندی کی وجہ اس  
 کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے امام احمد رضا کی تصانیف  
 کے مطالعہ سے بہرہ اندوز و مستفید ہو کر اپنی شرافت علمی کے باعث  
 ایک حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی محققانہ ذہانت کو تعصب  
 کا شکار نہیں ہونے دیا اور وہی کچھ کہا جس کے ٹھوس شواہد و حقائق  
 ان کی نگاہوں کے سامنے تھے۔ اگر ان حقائق کی روشنی نے اب بھی  
 ہماری نگاہوں کے سامنے سے بے اعتنائی کی تیرگی دور نہیں کی تو  
 یہ ایک عظیم سانحہ ہو گا۔ جو حقائق اور نتائج ہمارے سامنے ہیں اور  
 پچھلے پندرہ سالوں میں جو کچھ مقوڑا بہت اشاعتی کام ہوا ہے  
 اس کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم نے اس میں تیز رفتاری پیدا  
 نہ کی تو اس دوڑ میں ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ دوسروں نے  
 ہم سے بہت بعد میں اس راہ میں قدم رکھا تھا لیکن آج وہ اس  
 دوڑ میں ہم سے بہت آگے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی تیز رفتاری  
 ہماری سست گامی سے بازی لے جائے گی۔

یارانِ تیز گام نے منزل کو پایا  
 ہم بیٹھے منتظر جس کا رواں ہے



ایک ہزار سے زائد تصانیف میں امام احمد رضا کے اب تک تقریباً تین سو رسائل و کتب شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ان کی ہے جن کا موضوع ”خلافت و جدل“ ہے۔ اس لیے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا وہ تعارف نہ ہو سکا جس کے وہ مستحق تھے۔ شروع میں ان کتابوں کو دیکھ کر اہل علم بھی سمجھتے تھے کہ خلافت و جدل پر مشتمل تصانیف کے علاوہ ان کے علمی خزانے میں کچھ اور نہیں ہیں۔ لیکن اب جبکہ منقولات و معقولات کے موضوعات پر چند ہی کتابیں سامنے آئی ہیں اور محققین نے ان کتب کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے تو بعض تو صرف نادیر روزگار حواشی ہی دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

امام احمد رضا کے معتقدین و متوسلین کی اکثریت اس احساس و اعتراف کے باوصف کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور علمی کارناموں کو روشناس کرانے کے لیے خاطر خواہ کام نہیں ہوا، میدان عمل میں قدم رکھنے سے کتراتے ہیں جبکہ علماء و مشائخ اہل سنت اور ارباب ثروت کی متحدہ اور اجتماعی کوششوں سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہماری یہ کوتاہی و غفلت ہم سب کے لیے باعث ندامت ہے۔ مخالفین تو مخالفین ہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ سوائے بے التفاتی اور دشنام طرازی کے۔ ہم خود کب تک امام احمد رضا کے علمی کارناموں کا ذکر محض زبانی کرتے اور سنتے رہیں گے؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ امام احمد رضا کے علمی حقائق اور فقیہانہ موشگافیوں کو مطبوعہ شکل میں پیش کر کے دنیا کو دکھادیں کہ ہمارے دعوے کی اساس محض عقیدت پر نہیں بلکہ حقیقت پر قائم ہے۔ کاش امام احمد رضا کے کرداروں

عقیدت مندوں میں سے چند ہی اس حقیقت کو تسلیم کر کے آگے بڑھیں  
 تاکہ اس عظیم علمی ذخیرے کو منظر عام پر لایا جائے جو اب تک ہماری نگاہوں  
 کی دسترس سے دور ہے۔ بحمد اللہ امام احمد رضاؒ کے کچھ مخلصین و معتقدین  
 نے اس طرف توجہ کی اور وقت کی پکار پر کان دھرے ہیں لیبیک  
 کہا ہے اور ارباب فکر و نظر کو امام احمد رضاؒ کے علمی ذخیرے کی طرف  
 متوجہ کیا ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے امام احمد رضاؒ کے مختلف  
 رسائل و کتب تین لاکھ سے زیادہ کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سطح پر  
 مفت پیش کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس  
 کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ مرکزی مجلس رضا  
 کے روج و رواں جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور ان کے رفقاء  
 کا سایہ دنیاۓ سنت پر تادیر قائم رکھے جنکی مساعی جمیلہ سے اب تک  
 لاکھوں انسان اس نابغہ و دوراں اور اس کے چند علمی کارناموں سے  
 روشناس و مستفید ہو چکے ہیں۔ اگر کام اس بیج پر ہوتا رہا تو انشاء اللہ  
 تعالیٰ مسلمانوں کی اکثریت اور سواد اعظم امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں  
 سے روشناس و مستفید ہو سکے گا۔

یہ دنیا مخلص، عقیدت کیش، علم دوست اور اصحاب فکر و قلم  
 سے خالی نہیں ہے۔ اور جب تک ایسے لوگ موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ  
 کامیابی کے راستے مسدود نہیں ہوں گے۔ پچھلے چند برسوں میں  
 نامساعد حالات کے باوجود کچھ ایسے حضرات سامنے آئے جنہوں نے  
 امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کو منظر عام پر لانے کے سلسلے میں ادارہ  
 تحقیقات امام احمد رضاؒ سے مالی تعاون کیا۔ ”معارف رضا“ اور ”دائرۃ



المعارف امام احمد رضا "ان ہی مخلص اور علم دوست حضرات کے مالی تعاون کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا تعاون اگر اسی طرح شامل رہا تو امید ہے کہ ادارہ عرس امام احمد رضا کے موقع پر مزید کتابیں پیش کر سیکے گا۔

"امام احمد رضا اور عالم اسلام" مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد آپ کی خدمت میں اسی سال پیش کی گئی۔ ادارہ ان تمام حضرات کا بے قیم قلب شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنے اخلاص و عقیدت مندی کا عملی ثبوت دیا۔ امام احمد رضا پر ایک اور کتاب "اجالہ" پروفیسر موصوف تحریر فرما رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب بھی جلد منظر عام پر آنے کی توقع ہے۔ پروفیسر صاحب امام احمد رضا پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جبکی ضخامت تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ پروفیسر صاحب نے بڑی محنت کاوش کے بعد ضروری مواد مہیا کر لیا ہے اور اگر کوئی امر خاص مانع نہ ہو تو یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ دو تین سال میں منظر عام پر آ سکتی ہے۔

لیکن جب ایسے مخلص اور بابِ قلم ہماری سر دہریاں دیکھتے ہیں تو ان کا تیز رواں قلم رکنے لگتا ہے۔ اور وہ کسی دوسرے علمی کام کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تاکہ قلم کی تیز رفتاری میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنے مخلص کرم فرماؤں کے تعاون سے متنوع حواشی میں سے وہی حواشی اس وقت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جبکی فلمیں تیار تھیں۔ مگر نہ ابھی ان سے تعداد میں دس گنا حواشی ایسے موجود ہیں جنکی اشاعت کا کام باقی ہے پیش نظر حواشی کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا ضروری ہے اور وہ یہ

ہے کہ امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ کتب رسائل کی خاصی تعداد مختلف حضرات کے پاس بریلی شریف میں ہے۔ بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر ایک کتاب کے کچھ اوراق اور حصے ایک صاحب کے پاس ہیں تو بقیہ کسی دوسرے صاحب کے پاس۔ ان سب کو سمیٹ کر یکجا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں بعض حواشی صرف چار ورق بھی آپ کو نظر آئیں گے جس سے یہ غلط اندازہ نہ لگایا جائے کہ امام احمد رضا نے صرف چار ورق حاشیہ لکھا ہے جیسا کہ بعض بے خبر حضرات نادانستہ طور پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ راقم الحروف کے پاس ایسے بے شمار حواشی کا ذخیرہ موجود ہے جن میں سے بعض کی ضخامت تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ صرف ان ہی حواشی کو شائع کیا جا رہا ہے جو راقم کے پاس موجود ہیں اور جن کی فلمیں بنوائی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر حواشی مکمل نہیں ہیں جس کا سبب میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ لیکن ان کو بطور نمونہ پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ارباب علم و فن امام احمد رضا کے علمی مقام و مرتبہ کو اپنی تحقیق کا محور بنائیں اور اپنی محققانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے پر پورا کریں۔

۱۹۸۲ء میں ”معارفِ رضا“ میں حضرت علامہ شمس بریلوی نے ایک بسیط اور جامع مقالہ میں امام احمد رضا کے چند حواشی کا تحقیقی جائزہ پیش کیا تھا جسکی علمی حلقوں میں بڑی قدر کی گئی۔ اس مقالے کی تعریف میں پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب نے ”امام احمد رضا کا نفرنس“ منعقدہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام



متجسسوفیکل ہال کراچی میں جب اپنے زرین خیالات کا اظہار فرمایا تو صاحب  
مقالہ کو ان کی نگارش پر مبارک باد پیش کی۔ حضرت علامہ شمس بریلوی کی  
علمی اور ادبی صلاحیتوں، ان کے وسیع مطالعے، عمیق نظری اور اعلیٰ حضرت  
امام احمد رضا سے عقیدت کیشی کی بنا پر ان سے درخواست کی گئی کہ وہ  
حواشی کے اس مجموعے پر ایک مقدمہ تحریر فرمائیں جسکو انہوں نے قبول فرما  
کہ اپنی علم دوستی، وسیع قلبی اور امام احمد رضا سے خصوصی نسبت کا  
ثبوت دیا۔ مقدمہ آپ کے سامنے ہے۔ حواشی کے اس مجموعہ میں سے  
سوانح امام احمد رضا کی نگارش پر ونیسرڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے قلم  
کی تراوش ہے۔ جن کا قلم پچھلے بیس سال سے امام احمد رضا کے علمی  
کارناموں کے تعارف کے لیے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ پروفیسر صاحب  
نے امام احمد رضا پر اب تک جتنا کام کیا ہے اس کا اگر ہم موازنہ کریں تو ہم  
یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس میدان میں ان کا کوئی مسد  
مقابل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں محسنین رضویت پر اپنا بے پناہ  
فضل و کرم فرمائے کہ جب اور جس وقت بھی ان سے امام احمد رضا پر  
کچھ لکھنے کو کہا گیا تو ان حضرات نے اپنی دوسری علمی مصروفیات کو ثانوی  
حیثیت دی اور فوراً امام احمد رضا پر لکھنے کو تیار ہو گئے۔ میں کس  
زبان سے اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کروں جن کی مدد کے بغیر  
میرے لیے ایک قدم اٹھانا بھی دشوار تھا۔ رب عزوجل ان کو ان کے  
علمی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں ان کے علمی  
اور ادبی کارناموں کو شرف قبولیت بخشے۔ ان کے درجات میں بلندی  
عطا فرمائے اور ان کے حوصلوں میں مزید بھنگی بخشے تاکہ ان کے قلم سے

ایسے فن پائے منظم شہود پر آئیں جن سے لوگ قیامت تک مستفیض ہوتے رہیں۔

۷۔ اس دعا ازمن و جملہ جہاں آمین یا ذی  
فی الحال یہ چند حواشی پیش خدمت ہیں۔ اگر حالات مساعد ہے  
تو بقیہ حواشی بھی اسی طرح اگلے برسوں میں یکے بعد دیگرے منظم شہود  
پر آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کی خدمت کرنے  
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔

وَمِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

سید محمد ریاست علی قادری

(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا)

کراچی

۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء



# حیات امام احمد رضا

امام احمد رضا نسباً پٹھان، مسلکاً سُنی حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) اور جد امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) متبحر عالم اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔ امام احمد رضا کی ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۲۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی بھارت) میں ہوئی۔ محمد نام رکھا گیا اور تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ) تجویز کیا گیا۔ جد امجد نے احمد رضا نام رکھا۔ بعد میں خود امام احمد رضا نے عبد المعطف کا اضافہ کیا۔ آپ اکثر علوم و فنون میں دسترس رکھتے تھے۔ بعض علوم و فنون معاصرین علماء سے حاصل کیے اور بعض میں ذاتی مطالعہ اور غور و فکر سے کمال حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل ۲۱ علوم و فنون اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ سے حاصل کیے۔

علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ، (مجلہ مذاہب)، اصول فقہ، جہدک، تفسیر، عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ، تکبیر، ہیاء، حساب، ہندسہ۔

حضرت شاہِ آلِ رسول (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۱ء) شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۱ء) شیخ عبد الرحمن مکی (م ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء) شیخ حسین بن صالح مکی (م ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۴ء) شیخ ابو الحسین احمد النوری

(م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) علیہم الرحمہ سے بھی استفادہ کیا اور مندرجہ ذیل

۱. علوم و فنون حاصل کیے۔  
قرآن، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب۔

مندرجہ ذیل ۱۴ علوم و فنون ذاتی مطالعے اور بصیرت سے حاصل

کیے۔  
ارثا طبعی، جبر و مقابله، حساب سنی، لوکار ثنات، توقیت،  
مناظر و مریا، اگر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیماہ جدیدہ،  
مرئجات، جفر، زائچہ۔  
اس کے علاوہ نظم و نثر فارسی، نظم و نثر ہندی، خط نسخ، خط نستعلیق  
وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔

علوم و فنون سے فراغت کے بعد تعین و تالیف، درس و  
تدریس اور فتویٰ نویسی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ تقریباً ۵۰ علوم و  
فنون میں ہزار سے زیادہ کتب و رسائل آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد  
رضا کی علمی تخلیقات میں مثنوی و حواشی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جن  
کا تعلق مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ سے ہے۔ ان میں سے بیشتر عربی  
اور فارسی میں ہیں اور امام احمد رضا کی سرمدت فکر، دقت نظر، تجربہ اور  
تعمق کے روشن شواہد و دلائل ہیں۔

(۲)

امام احمد رضا (۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء) میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ  
شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) کی خدمت



میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور مختلف سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت حاصل کی۔ مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، بدلیعیہ، علویہ وغیرہ وغیرہ۔

( ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء ) میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لیے والد ماجد کے ہمراہ عازمِ حرمین ہوئے۔ قیامِ مکہ معظمہ کے زمانے میں امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح جبل اللیل آپ سے بے حد متاثر ہوئے اور فطر مسرت سے فرمایا۔

انی لاجد نور اللہ من ہذا الجبین

ترجمہ: ”بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں“

۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۵ء میں آپ دوسری بار زیارتِ حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کے لیے حاضر ہوئے۔ اس سفر میں حرمین شریفین کے علمائے کبار نے بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ علمائے مکہ نے لوٹ کے متعلق ایک استفتاء پیش کیا جو علمائے حرمین کے لیے عقدہ لایحل بنا ہوا تھا۔ امام احمد رضا نے محض حافظہ کی بناء پر قلم برداشتہ عربی میں اس کا جواب تحریر فرمایا اور یہ تاریخی نام رکھا:-

کتفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم

( ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء ) اس جواب کو پڑھ کر علمائے حرمین

بے حد متاثر ہوئے۔

کتفل الفقیہ کے علاوہ ایک اہم کتاب علمائے مکہ کے ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمائی اور اس کا یہ تاریخی نام تجویز کیا۔  
الدولة المکیة، بالمادة الغیبیة ( ۱۳۱۳ھ / ۱۹۰۵ء ) پھر

الغیوض الملکیہ المحبب الدولۃ الملکیہ کے عنوان سے اس کے تعلقات  
حواشی تھے۔ اس رسالے میں مسئلہ علم غیب پر محققانہ بحث کی ہے۔ علمائے  
حرمین نے جو اس پر تقاریر تحریر کی ہیں ان سے اس کی اہمیت کا اندازہ  
ہوتا ہے۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ دونوں کتابیں  
دوران سفر بغیر کوئی کتاب مطالعہ کیلئے محض یادداشت کی بناء پر تالیف  
فرمائیں۔ آپ کی سرعت تحریر، قوت حافظہ اور جزئیات فقہ پر مہارت  
واقفیت کو دیکھ کر علمائے حرمین حیران تھے؛ (نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۳۹)  
امام احمد رضا کو علمائے حرمین بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے  
تھے۔ بعض علماء نے مجدد امت تک لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ اسماعیل خلیل  
(حافظ کتب الحرم) تحریر فرماتے ہیں:-

لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا القرن لکان حقاً وصدقا

(حمام الحرمین، ص ۱۲۰، ۱۲۱)

اسی طرح شیخ علی شامی ازہری احمدی درویدی مدنی تحریر  
فرماتے ہیں:-

امام الائمة المجدد لهذه الامة

(حمام الحرمین، ص ۲۶۲)

(۳)

فن فتاویٰ نویسی میں امام احمد رضا اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔  
انہوں نے تقریباً ۵۴ سال تک یہ فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ فقہ میں  
جدہ الممتار (حاشیہ شامی) اور فتاویٰ رضویہ (۱۲ مجلدات) کے علاوہ  
ایک اور علمی شاہکار ترجمہ قرآن کریم ہے جو (۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء) میں



کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے نام سے منظر عام پر آیا اور جس کے تفسیری حواشی خدائیں العرفان فی تفسیر القرآن کے نام سے مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے جو ایجاز و اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ حال ہی میں بعض حضرات نے اس ترجمے کے خلاف ایک شورش برپا کی ہے۔ راقم کے نزدیک اس کی حیثیت علمی نہیں بلکہ مراہر سیاسی لطیفاتی اور نظریاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۲۰ برس پہلے ہوا تھا ہر ہے کہ اس طویل عرصے میں دونوں طرف بیسیوں ایسے متبحر علماء گزرے جس کا پاسنگ بھی آج نہیں ملتا۔ جب ان کو اس ترجمے میں غلطیاں نظر نہ آئیں تو پھر ہماری خوردہ گیری کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ گذشتہ تیرہ برس میں امام احمد رضا کا شہرہ پاک و ہند سے گزر کر دیا مشرق و مغرب میں پھیل چکا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات ان حضرات کو پسند نہیں جو امام احمد رضا کو بقول خود دفن کر چکے تھے۔ اب امام احمد رضا کے آفتاب فکر کے سامنے ان کا چراغ فکر ٹٹمانے لگا۔ یہ بات کس کو گوارا ہو سکتی ہے کہ کسی کی گرم بازاری کے باعث اس کا بازار سرد ہو جائے۔

امام احمد رضا نے قرآن کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا اس کا اندازہ ان کے اس مصرعے سے ہوتا ہے :

ع قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(حدائق بخشش، جلد دوم، ص ۹۹)

وہ فن شعر میں کمال رکھتے تھے۔ نعت گوئی کو اپنا مسلک شعری بنایا۔ ہر مصنف شاعری پر طبع آزمائی کی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہر

جگہ لغت ہی کی بھلک نظر آتی ہے۔ ان کے دیوان ”حدائق بخشش“ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اردو، فارسی، عربی اور ہندی وغیرہ میں شعر گوئی پر پور پور عبور حاصل تھا۔ ان کا مشہور سلام جس کا مطلع ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پاک و ہند کے طول و عرض میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریک آزادی کے سلسلے میں امام احمد رضا اور ان کے تلامذہ و خلفاء کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخر سے مسلمانوں کے سیاسی حالات بنظر غائر مطالعہ کیے اور تحریر و تقریر کے ذریعے اپنی اصلاحات اور تجاویز پیش کیں جو ۱۹۱۲ء میں کلکتہ سے شائع ہوئیں۔ اس سے قبل ۱۸۹۷ء میں پٹنہ کے اجلاس میں اسی موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا۔ امام احمد رضا کے آخری دور میں سیاست نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا تھا۔ تقریباً (۱۹۱۹ء/۱۳۳۹ھ) میں تحریک خلافت کا آغاز ہوا اور دوسرے ہی سال (۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ) میں میں گاندھی کے ایماء پر تحریک ترک موالات کا آغاز ہوا۔ انجام سے بے نیاز ہو کر ہندو مسلم تفریق و شکر ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اس اختلاط کے خطرناک نتائج سے آگاہ فرمایا اور ایک معرکتہ آرا رسالہ المسحجة المؤمنة فی آیة المستحنة (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) تحریر کیا۔ بعض حضرات امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جس کی تحقیق راقم نے اپنے مقالے ”گناہ بے گناہی“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء) میں کی ہے۔ امام احمد رضا



کا دامن انگیز نوازی کے الزام سے یکسر پاک تھا۔ ہاں الزام لگانے والوں کے دامن ضرور داغدار ہیں۔ امام احمد رضا کے متوسلین و معتقدین نے ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء میں مطالبہ پاکستان کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ ان کے خلوص اور جذبے کا اندازہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے اس عزم سے ہوتا ہے۔

”پاکستان کی تجویز سے جمہوریت اسلامیہ کو کسی طرح

دست بردار ہونا منظور نہیں۔ خود قائد اعظم محمد علی جناح

اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔“

(حیات مہدرا لافاضل، ص ۱۸۶، مکتوب ۲)

اسی طرح سید محمد محدث کچھوچھوی (تمیز مولانا احمد رضا خاں) نے آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ اجیر شریف (۵ تا ۶ رجب ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء) میں خطبہ صدارت میں یہ پرجوش کلمات کہے۔

”اٹھ پڑو، کھڑے ہو جاؤ، چلے چلو، ایک منٹ نہ رکو، پاکستان بنا لو تو جا کر دم لو۔“ (المخطبہ الاشرفیہ، ص ۳۸)

امام احمد رضا نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو بوقت نماز جمعہ ۳۸ بجکر ۳۸ منٹ پر وصال فرمایا۔ چند ماہ قبل آن کریم کی اس آیت سے الہامی طور پر اپنا سنہ وفات نکالا تھا۔

و یطاف علیہم بانیۃ من فضۃ و اکواب

(وصایا شریف، ص ۱۲۱)

(۵)

آپ کے دو فرزند تھے۔ حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان

علیہ الرحمہ اور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ۔ مولانا حامد رضا خان  
ربیع الاول ۱۳۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ کتب معقول و منقول والد  
ماجد سے پڑھیں۔ عربی ادب پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ ۷۰ برس کی عمر پائی۔  
۳۴ سال والد ماجد کے جانشین رہے اور برسوں دارالعلوم منظر اسلام  
(بریلی) میں درس حدیث دیا۔ اور ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۳ء  
کو وفات پائی۔ صاحب تصنیف بزرگ تھے۔

مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان اوائل ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۳ء میں پیدا  
ہوئے۔ برادر بزرگ مولانا حامد رضا خان سے تعلیم حاصل کی اور والد  
ماجد سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ دارالافتاء الرضویہ (بریلی) میں ۱۳۲۸ھ /  
۱۹۱۰ء ستر سال فتویٰ لائسی کے فرائض انجام دیئے۔ وہ اپنے والد ماجد  
امام احمد رضا کا آئینہ تھے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کا وصال ہو گیا۔

امام احمد رضا کے خلفاء نہ صرف پاک و ہند بلکہ جرمن شریفین میں  
بھی پھیلے ہوئے تھے۔ اب صرف ایک خلیفہ حضرت علامہ مفتی محمد بریلوی الحق  
جبل پوری یادگار رہ گئے جو ہندوستان میں فیض رساں ہیں۔

(۶)

الغرض امام احمد رضا چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم،  
عظیم المرتبت مفتی، بلند پایہ مصنف، دیدہ وریاستدان، صاحب بصیرت  
سائنسدان اور بالکمال ادیب و شاعر تھے۔ پاک و ہند کے محققین نے  
ہمنواں کی طرف توجہ نہیں کی۔ وہ دنیا کے ہر محقق کی توجہ کے لائق ہیں۔  
اگر ان کی فقہی اور علمی تصانیف سیاسی اور سائنسی بصیرت اور ادب و  
شاعری پر تحقیق کی جائے تو بہت سے راز ہائے مہربانہ معلوم ہوں گے۔



اور ہم بجا طور پر فخر کر سکیں گے کہ پاک و ہند میں ایک ایسا یگانہ روزگار عالم  
پیدا ہوا جس کی نظیر نہ اس کے زمانے میں تھی اور نہ اب ہے۔ اور حکیم عبدالوہاب  
لکھنوی کا یہ اعتراف حقیقت بن کر سامنے آجائے گا۔

یتدر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحسنی و

جزئیاتہ یشہد بذات مجموع فتاواہ

(عبدالوہاب لکھنوی، نزہۃ الخواطر، جلد ششم، ص ۴۱)

ترجمہ: فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور  
حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعہ  
فتاویٰ شاہد ہے۔

احقر محمد سعید احمد عفی عنہ

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)

# امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ امام احمد رضا قدس اللہ سرہ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ بعض ان میں کافی ضخیم ہیں اور بعض کی ضخامت کم ہے۔ اسلامیات کا کوئی موضوع ایسا نہیں ہے جس پر امام احمد رضا قدس سرہ نے قلم نہ اٹھایا ہو اور داد و تحیق نہ دی ہو۔ آپ کی ان علما، فقیہانہ اور مجددانہ تحقیقات کے دائرے میں آپ کے گرانقدر حواشی بھی آتے ہیں جن کی تعداد ڈھائی سو کے قریب ہے۔ یہ حواشی بجمہ اللہ دستبر زمانہ سے محفوظ ہیں اور ان کے قلمی نسخے سید محمد ریاست علی قادری و ضوی کی تحویل میں آج بھی موجود ہیں۔ وہ کئی سال سے اس امر میں کوشاں ہیں کہ علمائے اہل سنت سے کوئی دیدہ وراٹھ کم وہ ان سے حواشی کے تراجم و تعارف سے دنیائے علم و فعل کو آگاہ کرے لیکن۔

”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“

اب تک ان کو اس سلسلہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ گزشتہ معارفِ رضا نامی کتاب میں جو ادارہ معارفِ رضا کراچی نے شائع کی تھی، راقم الحروف شمس بریلوی نے امام احمد رضا کے چند حواشی کا تعارف اور بابِ فضل و کمال سے کرایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ بھی حواشی پر قلم اٹھاؤں گا۔ میں نے ان حواشی کا تعارف جس کا دس ہواکاش سے پیش کیا ہے اس کو کچھ اور بابِ فضل و کمال ہی جانتے ہیں۔ میں نے ہر ایک کتابِ محشی کے مصنف کے تعارف کے بعد امام احمد رضا قدس اللہ سرہ کے حاشیہ کو اس طرح پیش کیا تھا کہ حضرت امام احمد رضا نے جہاں جہاں محشی کو تنبیہ اور آگاہ کیا یا تعقب کیا ہے ان مقامات کو حاشیہ سے انتخاب کر کے پیش کیا اور توضیح و تصریح کے مقامات کی نشاندہی کی۔ ممکن ہے قارئین معارفِ رضا کو باری النظر میں یہ کام بہت معمولی نظر آیا ہو۔ یہ ان حضرات کا اپنا ملمع نظر ہے لیکن میں نے اس نگارش



میں کئی ماہ کی مدت صرف کر دی۔ تب کہیں یہ کام سرانجام ہو سکا۔ الحمد للہ۔

میرے محترم سید محمد ریاست علی قادری صاحب امم احمد رضا قدس سرہ کے چند حواشی کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔ جب باوجود کوشش اور سخت ننگ و دو کے کوئی صاحب فضل و کمال دنیا نے رضویت سے ان چند حواشی کے ترجمہ کے لیے آمادہ نہیں ہوا تو انہوں نے محض اس خیال سے کہ آئندہ شاید کوئی صاحب فضل و کمال اس طرف توجہ مبذول فرمائے۔ چند حواشی (بطور غونہ) کا مجموعہ ایک کتابی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ دوسرے یہ امر بھی ان کے ملحوظ خاطر تھا کہ یہ حواشی بریلی شریف سے محض مستعار حاصل کیے گئے تھے اور ان کی واپسی کا سخت تقاضا ہے لہذا اس انمول دولت سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے وہ اٹھالیا جائے۔

محرمی سید محمد ریاست علی صاحب قادری نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ہر کتاب معنی کے مصنف کا تعارف اسقدر اختصار کے ساتھ پیش کروں کہ وہ ایک صفحہ سے زیادہ نہ ہو تاکہ قاری حاشیہ معنی کتاب کے مصنف اور اس کے زمانے سے قدرے واقف ہو جائے صاحب موصوف کے پاس خاطر سے مندرجہ ذیل کتب کا بہت ہی مختصر تعارف پیش خدمت کر رہا ہوں۔

۱۔ فتاویٰ بزازیہ

۲۔ حلیہ شرح منیۃ المصلی

۳۔ دُرر الحکام شرح غرر الاحکام

۴۔ بحر الرائق و منحة الخائق علی البحر

۵۔ شرح معانی الآثار

۶۔ عمدۃ القاری شرح بخاری

۷۔ کنز العمال

۸۔ احصایہ فی معرفۃ الصحابہ

۹۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

۱۰۔ موضوعات کبیر ملا علی قاری

۱۱ حاشی الفتادی الترمذیہ

۱۲ حاشیہ فتح الباری شرح معجم البخاری

۱۳ حاشیہ تبیین الحقائق للزبیری

۱۴ حاشیہ مدخل

اس مرتبہ میں نے ہر ایک حاشیہ کے تعارف کے ساتھ سابقہ التزام (توضیح و تصدیق تبیینہ و تعقب) نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ غرض کر چکا ہوں صرف کتاب محشی کے مصنف کا بہت ہی اختصار کے ساتھ تعارف کر دیا ہے۔ افسوس کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آج تک کسی کو ہوش نہ آیا کہ وہ امام احمد رضا قدس سرہ کے ان حاشی کو جو حضرت کے تحت علمی کا ایک نمٹ نشان اور دینائے رضویت کے لئے طرہ امتیاز اور خواجہ تاشان رضویت کے لئے سرمایہ نازش و افتخار ہیں، تراجم کے ساتھ شائع کر کے اپنی عقیدت و علمیت کا ثبوت دیتے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات پیش کرنے سے قبل یہ چند حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پر عقیدت نے مجبور کیا اور زبانِ قلم پر آگئے۔ اس کے لئے آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ ان سے معذرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جن کے احساسات مردہ ہو چکے ہیں اور تن آسانی جن کا شعار بن چکا ہے۔

آئیے اب قرن سیزدہم کے آفتابِ علم و فضل کی چند کرنوں سے اکتسابِ نور کے لئے آپ کو کمال علمی کے اس میدان میں لے چلوں جہاں جہاں حاشیہ نگاری و تعلیقات نگاری کے بلند منارے ایستادہ ہیں اور جن کی بندی کا اندازہ کرنے کے لئے علم و فضل کی دستار کو تفصیل و تعمق کے پاکیزہ ہاتھوں سے سمجھنا پڑتا ہے۔ میں یہاں حاشیہ نگاری کی تاریخ پیش نہیں کروں گا بلکہ آپ کو حاشیہ نگاری، تعلیقات نگاری اور شرح نگاری کا فرق بتاؤں گا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات سے آگاہ کروں گا کہ اس مقدمہ کی نگارش کا منشا یہی ہے۔



## حاشیہ، تعلیقات اور شرح

مشرح :۔ کسی کتاب کی شرح خواہ وہ کسی متن سے متعلق ہو تو صیغہ و مطالب و تصریح کیلئے اصل متن سے زیادہ ضخامت اور حجم کی خواہاں ہوتی ہے کہ شرح نگاری سے شارح کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ ان مباحث و مطالب کو جو صاحب متن (یا مامتن) نے پیش کیے ہیں واضح سے واضح تر صورت میں پیش کرے اور جن نکات کو مامتن نے پیش نہیں کیا ہے اور جن مضمرات کی وضاحت نہیں کی ہے ان کی وضاحت پیش کرے۔ اگر متن میں اغلاط ہیں تو شارح ان کے وضاحت کرے۔ حدیث شریف کے اکثر مجموعوں کی شرح لکھی گئی ہیں اور اپنی وضاحت و تعمیرات و مسائل فقہیہ و شرعیہ کے مسئلہ ہونے کے باعث ہر ایک مشرح اس کے متن سے زیادہ ضخیم ہے۔ حدیث کے متعدد طرق جو شارح کی نگاہ میں ہوتے ہیں وہ ان کو پیش کرتا ہے، حدیث کے راویوں پر بحث کرتا ہے، حدیث کے حسن و غریب یا دیگر اقسام پر بحث کی جاتی ہے۔ اگر صاحب متن سے اس سلسلہ میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کو استدلال و برہان کے ساتھ بیان کرتا ہے جن فقہی مسائل کا اس حدیث سے استخراج ہو سکتا ہے انکو مستنبط کرتا ہے۔ اگر کسی مذہب کی وہ حدیث مؤید ہوتی ہے یا اگر کسی مسلک پر اس سے جرح ہو سکتی ہے تو اس کی تبدیل یا جرح کرتا ہے۔ رواۃ حدیث کا بھی شارح تعارف کرتا ہے۔ حدیث کی شان و رُود شارح بیان کرتا ہے۔ اگر دوسرے شارحین بھی اس کے موجود ہیں تو ان کے اقوال بھی پیش کرتا ہے۔ لغات حدیث اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ معانی اور بیان کے مسائل پیش کیے جاتے ہیں صرفی اور نحوی نکات زیر بحث آتے ہیں۔ یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں شرح کے سلسلہ میں کچھ کھل کر لکھ سکوں۔ میں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ حدیث مشہورہ :۔

”انما الاعمال بالنیات“

ایک ایسی حدیث ہے کہ صحاح ستہ میں سے کئی ایک صحیح ایسی ہیں جن کا آغاز اسی حدیث

مبارک سے ہوتا ہے۔ ائمہ مذاہب اربعہ نے اپنے اپنے مسک و مذہب کی تائید کے لیے اس حدیث مبارکہ کی تشریح و توضیح کی ہے اور اس پر کھل کر بحث کی گئی ہے کہ باؤ کا متعلق مقدر کیا ہے۔ حضرات شوافع، تہجد بالنیات، کو مقدر مانتے ہیں اور صحت شرعی اس سے مراد لیتے ہیں۔ متعین، فقہاء احناف ثواب الاعمال بالنیات کو مقدر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کے ثواب کا مدار باعتبار نیت ہے۔ یہ تحقیق علامہ شمس الدین مروجی صاحب العنایہ کی ہے جو شارح ہدایہ ہیں۔ اور دوسرے مسالک کے ائمہ نے اپنے اپنے مسک کی تائید کے لیے دلائل براہین پیش کیے ہیں۔ اور بات "نیت و وضو" تک جا پہنچی۔ حضرات شوافع نے کہا ہے کہ ایسے وضو سے جس کی نیت نہ کی گئی ہو نماز نہیں ہوگی۔ اور احناف کہتے ہیں کہ وضو کے مفتاح الصلوٰۃ ہونے میں نیت شرط نہیں۔ یعنی ہم احناف استدلال میں پانی کے مطہر طبعی ہونے کو پیش کرتے ہیں۔ البتہ تیمم کے لیے نیت شرط ہے۔ اس سلسلے میں شارحین نے اپنے اپنے تبصر علی سے عجیب و غریب نکات پیش کیے ہیں۔ صرف اسی ایک حدیث مبارکہ کے تحت اس قدر مباحث آگئے ہیں کہ بعض شروح کے ۲۵-۵۰ بڑے سائز کے صفحات کو وہ مسائل محیط ہیں۔

ایسا ہی حال کتب فقہ کی شروح کا ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "تنویر الابصار" ہے (جو ہدایہ کی شرح ہے) اسی تنویر الابصار کی شرح "در المختار" ہے اور اس کی شرح "رد المحتار" ہے۔ میں یہاں تنویر الابصار سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس میں تنویر الابصار کے متن کو خط کشیدہ کروں گا اور اس کی شرح در المختار کو غیر خط کشیدہ رکھوں گا۔ پھر اس کا ترجمہ پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ شرح نگاری کے لیے کس کس طرح اور وجہ نظر کی ضرورت ہے اور کتنا مشکل کام ہے اور ایک شارح کو کتنے دشوار مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تنویر الابصار جلد اول -

(در المختار یعنی شرح تنویر الابصار) قوضت فی الاسراء لیلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة لسنة ولھف وکانت قیلہ صلواتین قبل طلوع و قبل غروبھا (شنی)



ترجمہ: نماز معراج شریف میں شب شنبہ رمضان شریف کی سترھویں تاریخ کو ہجرت سے  
 ڈیڑھ سال قبل فرض ہوئی اور معراج شریف سے قبل صرف دو نمازیں تھیں۔ ایک طلوع آفتاب  
 سے قبل اور دوسری غروب آفتاب سے پہلے یعنی شمس نے ایسا ہی لکھا ہے۔  
 اب ردالمحتار میں اس کی شرح ملاحظہ فرمائیے۔ میں یہاں متن طویل نقل نہیں کروں گا  
 صرف ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔

ردالمحتار یعنی شرح رد مختار۔ اور شارح (تنویر الالبصار) یا صاحب رد المختار  
 نے رمضان شریف میں وقوع معراج کا ذکر کیا ہے وہ ایک قول ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا  
 قول یہ ہے کہ معراج ماہ رجب میں ہوئی اور لوگوں میں بھی یہ قول مشہور ہے۔ امام نوویؒ نے  
 ”میر الروضہ“ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث شریف کی شرح جوید و وحی  
 کے سلسلہ میں ہے اور علامہ بخاری نے جس کو باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے آپ بشرح بخاری مطالعہ فرمائیے اور ان اباحت  
 کو ملاحظہ کیجئے کہ شارحین کرام نے اپنی ذکاوت فہم اور فراست علمی سے کیا کیا نکات پیدا  
 کیئے ہیں اور کتنے دینی مسائل کو پیش کر کے امت مسلمہ کو مرہون منت بنایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔  
 بخاری کی شرح فتح الباری اور علامہ حجر عسقلانیؒ شرح بخاری از علامہ عینیؒ عالمائے  
 تحقیق و تدقیق، استنباط و استخراج مسائل فقہیہ اور مسائل علیہ پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ شارحین  
 حضرات کا تمام علمی اور تجربی اس وقت آپ پر ظاہر ہوگا۔ مسائل عقلی و نقلی کے دریا بہائے ہیں  
 اور ان شارحین حضرات کی فکر سامنے ان مناروں پر کند ڈالی ہے جہاں تک فکر انسانی  
 پہنچ سکتی ہے صرف بخاری ہی پر حصر نہیں ہے بلکہ آپ صحاح ستہ کی شرح کو دیکھئے کہ یہ شرح  
 متون صحاح سے کس قدر ضخیم ہیں۔ اسی طرح حدیث مبارکہ کے اور مجموعے موسوم بہ صحاح و جوامع و  
 مسانید اور معاجم ہیں جن سے ہمارے کتب خانے الحمد للہ معمور ہیں۔ تصریح بالاکام مقصد یہ تھا کہ  
 شارح جب کسی کتاب کی شرح کرتا ہے تو اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالتا ہے اور متن کی ہر ہر سطر  
 کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ جو نکات متن میں مضمر تھے وہ سب کے سب عیاں ہو جائیں۔  
 شارح کے لئے بھی اتنے ہی مبلغ علم، ذکاوت اور دقت نظر کی ضرورت ہے جو صاحب متن

کو حاصل تھا۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ شارح نے شرح میں ”شراح تنزیہ الالبصار“ کے قول کا تعاقب کیا ہے۔ صاحب درمختار کے کمال علمی کے پیش نظر ان کے قول کی تغلیط تو نہیں کی لیکن اعتناء کے ساتھ ”ایک قول یہ ہے“ کہہ کر ان کے قول کی تردید کر دی۔

یہ تو حقیقی شرح نگاری کی مختصر کیفیت اور ایک شارح کے مختصر اوصاف علمی اور اس کا مختصر ایک مشہور شرح اور اس شرح کی شرح اور اس کے حواشی کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ ایک شارح کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور کسی متن کی تشریح و توضیح و تفریع میں اس کی نظر کہاں تک تلاش و جستجو میں پہنچتی ہے اور کن کن زادیوں سے جائزہ لیتی ہے۔ آئیے اب شرح کے بعد تعلیقات کے بارے میں کچھ عرض کروں پھر حاشیہ نگاری کے فن کا جائزہ پیش کر دوں گا۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ کے حواشی کا آپ سے تعارف کرواؤں گا کہ ان تعریجات کے بعد ہی آپ یہ اندازہ کر سکیں گے کہ حاشیہ نگاری کتنا اہم اور مشکل مرحلہ ہے۔

تعلیقات نگاردی و تعلیقات یا تعلیقات نگاری سے مراد کسی متن کی ایسی مراجعتیں ہیں جو تفصیل و تفریع کے سلسلہ میں شرح کی تو محتاج نہیں کہ اس صورت میں اس متن کے لئے شرح کی ضرورت ہوتی اور تعلیقات سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ تعلیقات نگاری میں متن کے کسی نکتہ کے سلسلہ میں کوئی ایسی وضاحت مقصود ہوتی ہے جو صاحب متن نے ترک کر دی تھی۔ یا کسی اس مسئلہ کے سلسلہ میں جو صاحب متن نے بیان کیا ہے مزید دلائل و براہین پیش کرنے مقصود ہوتے ہیں یا متن سے کسی مسئلہ کا استخراج کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں تعلیقات نگار ذیل متن میں یا متن کے حاشیہ پر اس کو بیان کر دیتا ہے یا کسی اختلافی دلیل کو ماتن کے مقابلہ میں پیش کرتا ہے اور ماتن کا تعقیب کرتا ہے یا تعارض \_\_\_\_\_ تعلیقات عموماً متن کے ذیل میں نگارش کی جاتی ہے البتہ حاشیہ پر اس وقت تعلیقات کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ متن پر حواشی کی نگارش مقصود و مطلوب نہیں ہوتی۔ شرح اور تعلیقہ کا خاص فرق یہ ہے کہ شرح میں متن کی کسی سطر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ تمام و کمال متن کی تفریع و توضیح کی جاتی ہے اور تعلیقات میں یہ ضروری



دکھاتا ہے اور اس کی غلطی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس منزل پر محشی کا تبحر علمی ماتن سے بحر اہل آگے  
 بڑھ جاتا ہے۔ اسلاف پرستی یا شہرت بزرگی یا عظمت و مہر بلندی کو وہ اپنی راہ میں حائل  
 نہیں ہونے دیتا۔

فقد میں اس حاشیہ نگاری نے ہماری بڑی رہنمائی کی ہے۔ ہم امور دینی میں جب  
 ایسے مقام پر رہنمائی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جہاں ہمارے اسلاف کرام نے ہمارے بیٹے  
 راستہ متعین نہ کیا ہو تو مستند اور متبحر علمائے کرام کے یہ حواشی ہماری رہنمائی فرماتے ہیں اور شاید  
 ہمارے بزرگوں اور علمائے سلف نے حاشیہ نگاری کو اسی غرض سے اپنایا تھا کہ مسائل یومیہ  
 اور معاملات روزمرہ میں جہاں کہیں ہم کو کسی عقدہ لاینحل سے دوچار ہونا پڑے تو یہ حواشی ہماری  
 عقدہ کشائی کریں۔ میں اگر علمائے سلف کی کتابوں پر حواشی سے اپنے اس بیان اور اپنی اس  
 تصریح کی تائید پیش کروں تو یہ ہمت سے صفحات پُر ہو جائیں گے۔ اس لیے میں امثال سے  
 گریز کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے  
 حواشی کا کیا مقام ہے اور آپ کے حواشی کا کیا مرتبہ ہے اور میں نے حواشی رضا قدس سرہ  
 کا یہ جائزہ کیوں پیش کیا ہے؟ حواشی امام احمد رضا قدس سرہ کے تحقیقی جائزہ سے بحر اس کے  
 اور کچھ مقصود نہیں کہ قارئین اور ارباب علم و فضل کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت والامرتبت کا  
 پائے گاہ علم کیا ہے ان کے تبحر علمی کی وسعتوں اور نہایتیوں کا کیا عالم تھا؟ ان کے فکر کی  
 گیرائی کس منزل پہ تھی ان کی فکر رسا کن کمنا روں پر کند ڈالتی تھی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقلد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے  
 مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گمراہیوں اور گہرائیوں  
 کے ساتھ سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ مجدد تھے لیکن ایسے مجدد کہ آپ کے تجدّد نے علم و فکر  
 کے ان گوشوں تک صاحبان طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہو کر بیٹھ  
 گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم و فضل نے تحقیق و تجسس،  
 تفحص و تفکر کے راستوں پر اعتماد و یقین کے ایسے ریز پرے ڈال دیئے تھے کہ نئے راستے  
 ہی نہیں بلکہ قدیم راستے ہی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم نا آشنا بن چکے تھے۔

حضرت رضا قدس سرہ بھی عظیم المرتبت اسلاف و بزرگانِ دین و ملت کے خوشہ چیں، ان کے فضل و کمال کے معرفت، ان کی عظمتوں کے مقرر، ان کی رفعتوں کے حاسکی، ان کے علو و اعزاز کے قائل، ان کے علمی تبحر کو اجاگر کرنے والے، ان کے فضل و کمال کی شہادت دینے والے اور ان کے کمالات کو سراہنے والے تھے۔ کیا زبان سے اور کیا اپنے بیان سے لیکن ان کی بصیرت اس راہ میں ان کی راہنمائی کو موجود رہتی تھی۔ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے سے پہلے اس کی صحیح سمجھت کا اندازہ لگاتے تب قدم تقلید میں اٹھاتے۔

آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متشدد متبع اور سچے مقلد تھے لیکن اس کے یہ معنی آپ کی نظر میں نہ تھے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاف اور فقہائے متبعین مقلدین کے سامنے بھی اسی طرح سر جھکا دیا جائے جس طرح حضرت امام اعظم کی اصابت رائے اور اجتہاد فکر اور قیاس اور استحسان کے سامنے کہ آپ اس کو ذر کامل تیار سمجھتے تھے۔ حضرت امام اعظم اور صاحبین کے بعد جب اجتہاد کے دروازے بند ہوئے اور تقلید کا دور شروع ہوا اور اس دورِ تقلید میں فقہائے حنفیہ نے اپنی تعینفات سے احناف کے خزانوں کو معمور کر دیا اور ایسا معمور کر دیا کہ اس میں زیادت و اضافہ کی بمشکل گنجائش چھوٹی ماوران کی عظمت شہرت کے طہننے سے گوشہ ہائے فکر و عمل کو بچنے لگے تو اس وقت ایک طرف تو تقلید کا سر درشتہ دروازہ سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا تھا اور دوسری طرف جدل و خلاف کے طفلان شرزہ پیدا ہوئے اور رفتہ رفتہ نشوونما پا کر منہ زور و نوجوان بن گئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال تھا کہ جدل و خلاف کی یہ زوہ مغفولات سے زیادہ مغفولات پر پڑی۔ ایک فسر کی تفصیل و تلاش پر دوسرے فرد نے اعتراض کیا۔ اس اعتراض کو کسی تیسرے نے رد کیا اور اس تیسرے نے اپنے مستبند اور مستخرج مسئلہ کو شد و مد کے ساتھ پیش کر کے معترض کے لئے فراہ کاراستہ بند کر دیا۔

اس اختلاف کا مبنی خدا نکرہہ اعراض نفسانی نہیں تھے بلکہ قرآن حکیم کے بعد حدیث نبویؐ کا ایک بحرِ ناپید کنار ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ صاحبانِ فکر و نظر نے اس میں غواصی کی۔ کسی کے ہاتھ موتی لگے۔ کوئی خالی ہاتھ جب ابھر کر آیا تو اس نے محض صدق ہی کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ حدیث



نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریا ئے شیریں سے چار نہریں جاری ہو گئیں۔ یہ نہریں نکالنے والے حضرات امت مسلمہ کے عظیم ترین رجال تھے۔ تدوین حدیث کا کام تیزی سے جاری و ساری تھا۔ جامع مسانید، مؤلفات اور معاجم مرتب ہو رہی تھیں جو احکام فقہی کا ماخذ و مبنی بنتی جا رہی تھیں احادیث میں معیج، حسن، ضعیف، شاذ و معطل غرضیکہ ہر نوع کی احادیث موجود تھیں مسائل کے استخراج و استنباط میں یہی ماخذ و مبنی تھیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اختلافات آراء پیدا ہوا اور یہی ان اختلافات کا مستدل ٹھہریں۔ غرضیکہ دوسری صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک ان مسائل مختلف کے ضبط و جمع کا سلسلہ جاری ہوا اور ہزاروں تصانیف ان کی شروح، بے شمار حواشی اور تعلیقات فکر و قلم نے اپنی یاد گاریں چھوڑیں۔ یہ حواشی، تعلیقات، شروح فکر و فہم کے ایسے آئینے ہیں جن میں آپ کو اسلاف کرام کے پاکیزہ چہرے نظر آئیں گے۔ چودھویں صدی، ہماری ذرت تہگی و دقت نظر کے انحطاط کا دور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صدی میں آپ کو تفسیر و حدیث، فقہ اور اصول پر تصانیف و شروح اور حواشی بہت کم نظر آئیں گے۔ درس نظامی میں جو کتب شامل تھیں ان کا درس اب بھی دیا جاتا ہے لیکن وہ شعور و فکر و فہم اور جو ہر دقت نظر مفقود ہے جو ہمارے اسلاف کا اگر انقدر سرمایہ تھا۔ علم و فکر کا وہ دور ارتقاء ختم ہو گیا۔ ہدایہ قدوسی، بزودی کے متعدد حاشیے اور شروح لکھی گئیں۔ تئویر الالباء کی شرح درمختار اور درنختار کی شرح رد المحتار لکھی گئیں۔ علامہ محب اللہ آبادی کی مسلم پر شروح اور حاشیہ کا اگر انقدر سرمایہ مرتب ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلاف والا تربیت جو علم و فن کے بلند یوں پر کمندیں ڈالتے تھے۔ ان سے معارضہ اور تعاقب کوئی آسان بات تو نہ تھی۔ ان کے اقوال کو پرکھنے کے لئے ان کے اقوال میں تعقب کے لئے قول مرجع کو پیش کرنے کے لئے ویسا ہی فضل و کمال درکار تھا۔ جیسا کہ علمائے متقدمین کو حاصل تھا۔

میں اگر مثالیں پیش کروں تو اک سفینہ درکار ہو گا۔ صرف یہ عرض کرنا مقصود تھا کہ کسی کتاب پر حاشیہ لکھنا یا تعلیقات پیش کرنا یا کسی کتاب کی شرح لکھنا خواہ اس کا موضوع کچھ ہو وہ حدیث کی کتاب ہو یا فقہ کی، اصول حدیث کی ہو یا اصول فقہ کی، وہ تفسیر ہو یا کسی کتاب کی شرح، اس پر حاشیہ نگاری اسی وقت ممکن ہے کہ محقق کم از کم اتنا ہی صاحب

بعیرت ہو اور اس کی نگاہ اتنی ہی تیز زد اور دور رس ہو جو صاحب تصنیف کا وصف رہا ہے اور اگر حاشیہ میں صاحب متن کا حاشیہ نگار نے تعقب کیا ہے یا تخطیہ یا اس کی سہو و نسیاں کی نشاندہی کی ہے تو انصاف شرط ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ محشی کے علم کی حدود کیا ہونی چاہئیں؟ صاحب متن سے کم علم رکھنے والا کیا ماتن کے سہو و نسیاں کی نشاندہی کر سکے گا یا اس کی غلطی یا سہو و نسیاں سے اس کو آگاہ کر سکے گا؟ حاشیہ نگار حضرات میں ایسے ایسے صاحبان فضل و کمال ہیں کہ عقل و آگاہی ان کے سامنے سرِ عقیدت جھکاتی ہے۔ تاریخ ان کی نشاندہی پر نازاں ہے اور علم و فضل کے طرہ ہائے شان ان کے سروں پر نازاں ہیں۔

ان سب حضرات نے اپنے اسلاف کو رام کا بھرپور احترام کیا ہے اور ان بزرگوں کے عقیدت کیشی پر نازاں ہیں لیکن جب حاشیہ نگاری کی ہے تو علم و کمال کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اور ارادت و عقیدت کو ان تقاضوں کی ادائیگی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا ہے۔ اسی طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس راہ میں قدم رکھا تو باوجودیکہ ان اسلاف ذوی الاحترام کے لوازم اعزاز و احترام قدم قدم پر انہوں نے پورے کیئے ہیں لیکن جہاں بات حق گوئی و حق نگاری کی آپڑی ہے وہاں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں سے کوئی جھجک پیدا نہیں ہونے دی اور جو کچھ کہا ہے اس میں ادب ملحوظ رکھا ہے اور اس طرح کہا کہ اپنے اختلاف کو فاضلین فن کے اقوال سے اور اس فن کی کتب کے حوالوں سے مبرہن کیا ہے عقلی و نقلی دلائل سے اپنے قول کا استدلال پیش کیا۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہ نے حاشیہ نگاری میں صرف اعتراضات کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ جی ایسا نہیں ہے۔ آپ حاشیہ نگاری میں کہیں قول ماتن کی تصریح فرماتے ہیں۔ جہاں قول ماتن کو شواہد و دلائل سے مستحکم و مبرہن کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے مطابق دلائل پیش کرتے ہیں۔ تعقب صرف اس جگہ فرماتے ہیں جہاں ماتن نے خطا کی ہے اور آپ اس کی نشاندہی اکثر لفظ ”صواب“ سے فرماتے ہیں تاکہ ادب کی قدروں پر حرف نہ آئے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں حضرت کے حواشی کا ہر جگہ اردو ترجمہ پیش نہیں کر سکوں گا کہ



اس طرح ایک ایک حاشیہ کے لئے مجھے چار چار پانچ پانچ صفحات درکار ہوں گے۔ جہاں کہیں بہت ضروری سمجھوں گا وہاں حاشیہ کے متن کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کروں گا۔

مختلف الموضوعات کتب پر ان گرانمایہ حواشی کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا سے علم و فضل کو معلوم ہو جائے کہ آفتاب علم و فضل حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ضیائیں کس درجہ عالم افروز ہیں اور آپ نے کیسے تاریک گوشوں کو روشن کیا ہے اور ذوق ہائے فقہ اور اصول فقہ کو کس طرح روشن فرمایا ہے اور آپ کے تبحر علمی نے کیسی کیسی نکتہ آفرینیاں علوم دینی میں فرمائی ہیں اور اکابر محدثین و فقہاء کے متون کی کس طرح تفسیح اور توضیح کی ہے اور آپ کی فکر رسانے کن اچھوتے نکات کو منقذ کیا ہے اور آپ کی نگاہ علمی نے کیسی کیسی گرانمایہ کتب کا جائزہ لیا ہے۔ حدیث و فقہ، اصول حدیث، اصول فقہ، ان کے مشروح اور ان کے حواشی تک آپ کی دسترس تھی۔ بارہ سو سال کی مدت میں جو کتب علوم اسلامیہ پر تصنیف ہوئیں خواہ وہ علوم نقلیہ سے ہوں یا علوم عقلیہ سے، وہ کتب تاریخ ہوں یا کتب طبقات، کتب جدل و خلاف ہوں یا کتب حکمت و منطق ہوں ہر ایک پر آپ کی نظر اس قدر گہری تھی کہ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کتاب آپ کے مطالعہ میں عرصہ تک رہی ہے۔

آپ اپنے حواشی میں جب ماتن کا تعقب کرتے ہیں یا راہ صواب دکھاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا تبحر علمی حقیقت میں ایک بحر ناپید اکنا تھا۔ خدا کرے کہ میں آپ کے علمی کمالات کے ان گوشوں کی رونمائی میں کامیاب ہو سکوں اور حق رضویت ادا ہو سکے۔

## حاشیہ فتاویٰ بزازیہ

علامہ و فقیہ اعظم محمد بن شہاب الدین بن یوسف الکروی، آپ کے آبا و اجداد علم و فضل کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے تھے۔ علوم منقول و معقول میں جس طرح آپ کے آبا و کرام شہرت کی بلندیوں پر پہنچے تھے اسی طرح آپ نے علم و فضل میں شہرت حاصل کی۔ آپ نے ہم علوم عقلی و نقلی اپنے والد گرامی سے حاصل کیے۔ آپ نے مناظرہ میں بھی اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان تصانیف میں آپ کی مشہور ترین کتاب و جیز ”فتاویٰ بزازیہ“ کے نام سے دنیا کے اسلام میں مشہور و معروف ہے۔ فتاویٰ بزازیہ کے علاوہ مناقب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی آپ نے ایک گرانقدر تصنیف کی ہے جو امام اعظم پر ایک بیش بہا تصنیف ہے۔ آپ کا فتاویٰ موسوم بہ فتاویٰ بزازیہ جس کا نمبر ۸۶۶ میں ہوا، احناف میں بڑا مستند سمجھا جاتا ہے اور آج بھی اُس سے حوالے دیئے جاتے ہیں۔





مؤمن اللبائي الدكنة محمد بنده الله على حيث ما يقضيه الحال والله تعالى اعلم ١٢

٤٣ قوله قبلت لأذركه العفلى - لأن لفظة زنى لا تقع على الرجل كما في الزنى من التحليل ١٢

٤٤ قوله وقيل يحقده حكم الظاهر - أي إذا أراد التحقيق دون الاستيلاء لما يأتي في الصفحة الغالبة ١٢

قوله عن الامام صاحب المنظومة - نعم الدين العسفي ١٢

قوله لا يرد رفقهم - إذا نوى خزانة المفتين عن الخلاصة لكن راجعت الخلاصة قرأتها اطلقت كالمطلق الكتاب كذا بالاطلاق نقل عنها في الزنية فلعن ذلك لا خلاف في النسخ او هي زيادة من الامام السمعاني صاحب خزانة المفتين فانه رحمه الله تعالى ما ينقل بالمعنى وربما يزيد شيئا وينقص كما يظهر ذلك لمن طالعها

ميج الصمد والله تعالى اعلم ١٢

قوله وسياق وعليه القول - في المطلق ١٤٩ ١٢

٤٥ قوله الا اذا اراد بدادى التحقيق - دون الاستيلاء خزانة المفتين عن الظهيرة ١٢

قوله الى الخاطب - اقول ظاهره انه لا يحتاج الى بيان حصته الخاضع من الدين لان في الدعوى الشبهة ولا في بل تحمل الشك على المساواة ولغير ١٢

قوله فقالت ليبيك - راجع الدرر وهو الخشيم ١٢

قوله ان قال قلت - القواب قالت فانهم ١٢

قوله لانها ما اخبرت عن معلها - اقول فيه نظر ظاهر فان الاخبار لا يفهمه الانسان ولا شك ان قولها ندم ينفي عن القول وقد ذكر آنفا ان موثقال لها يا عيسى فقالت ليبيك النعقة مع انه ليس فيه اخبار من معلها اصله ١٢

٤٦ قوله قولها ندم - وباقى الاطعام كما مر فتح ١٢

٤٧ قوله في ذكره وحكامته صدق والدلالة - أي في ذكر البرسام والمعنى ان لو وجد في كلمة ما يدل على السناد والى حال البرسام والله الصديق مضاف والمسئلة بمباراة

ابن من هذا في الخاتمة ١٢

٣١ قوله ان كان فيه دغى سا و اهل هذه القرية - في فتاوى الخزي نقله عن الكتاب ان

لانت فيه وهو الهواب ١٢

٣٢ قوله لا يقيح لانه ذكر البقاء الخ لا البقاء من نفسه - فاضلت كما لا يطلق الرجل الا

امر آتبه ولذا رفع بقوله بنت طالق كذلك لا يطلق المرأة الا زوجا فيستعين  
الفاعل اقول بل ربما يطلقها فيقول فلدا فلان قلت قد كان يحتمل الفعولية لبنتك  
طالق اقول بجدة خلاف الظاهر فلا يصح نقضه بمجملات داره عند فانه لا دلالة  
له على الفاعل ومثله لا جرم ولا ظاهر ١٢

٣٣ قوله قالت طلقني فقال است لي بامرأة تطلق لانه جواب - بل هذا في الخاتمة بل يقيح

الطلاق ولا يحتاج الى النية ١٢

٣٤ قوله ولو قال كنت بازدا شتم - الاضافة اول مرة تشبيري الى ما بعده ١٢

٣٥ قوله فاناه الكتاب طلق - صوابه الكتابان كما في المجلد ص ١٢

٣٦ قوله عليهما الا اذا برئت على اقراره بالنية - هو انه عليهما اي على النية ١٢

٣٧ قوله سمع صوتها اجنبي فجنائته - الا انه ما ياتي في الصفح - القابلة انه يختلف باختلاف

الاشخاص ١٢

٣٨ قوله دنها يخالف الاول - وباتي انفا تائيد هذا ١٢

٣٩ قوله لمن طلق ان اقررت - وسياتي آخر الورقة ان الفتوى على خلافه ١٢

٤٠ قوله والفتوى على قول الثاني - مراد الورقة السابقة الخرم بخلافه ١٢

٤١ قوله لا يستحد بتعدد طلوع الشمس - وانما هو لا دامة الخراومح كل طلوع فكانه

قال اذا طلعت الشمس فانت طالق ابدا ١٢

٤٢ قوله وان قال ان تزوجت فلانة فهي طالق - لا اى جزء لعدم محيلتها طلقه ١٢



١٠ قوله لا يلحق التعليق - لان زني دادن ليس نسبا للملك مالم يقبل دنفه ما  
يأتي في الصفحة الغالبة كل امرأ قد زوجها غيري لا طلي ١٢

١١ قوله واجيزه لادجه اذا الجوزة وعن صاحب البداية - بتزويج الفضولي ولم  
تكن ح مملدة بطلقة فاحلت لادج جزاء ١٢ الوجه فيه انه ان اجاز قبل  
تزويج اياها فقد حلت بهذا الشرط وان لم يجز لم تحل اليقين بمجرئه ورجح  
الفضولي لعدم شرط الشرط وهو الاجازة فاذا اخرجها حلت بالشرط الاول ١٢

١٢ قوله لا يلزمه شيء بالكلام - اقول الا ان يريد به صوم سوراء مثله فانه و  
زد فيه انه لقيام سنة فينبغي ان يلزمه ١٢

١٣ قوله لا يلحق فانه نعم ان تزوجت - اي لا ينفذ ١٢

١٤ قوله لا الدرهم ذكر العاقبة رحمه الله - لعدم تعيينها في البيع مثلا خلافة البيهقي مساويا ١٢  
قوله انه يلزمه التقيد بق بالدرهم الفيا - ولا تشرى ان باجماع المقة والى  
على الدرهم المرام ليري الخيف اللى المشتري على قول الكرخي المقتضى به ١٢

١٥ قوله يصرف اللى ما نفيم - اقول لكن محلة تامة مفيدة مغيرة مثل لافض  
سواء فليجامل ١٢

١٦ قوله مرا برزني - صوابه برسي زني وهو كناية عن الاستئمان ١٢

١٧ قوله وفي النوادر لا كالاذن بالعربية وهي لا تعلم - قلت وهي الموافقة عامر  
عن الامام والثالث ١٢

١٨ قوله فأت المديون او قضي الدين - لعل صوابه الدائن بل هو الصواب ١٢

١٩ قوله اللى آخر فافان لها في زيارة الامام - صوابه احد اى قال ان خرجت اللى  
احد الاما ذنى ١٢

٢٠ قوله والقول الثاني - صحة وان تقدم ذكر الشرط مالم يشترط في العقد ١٢

قوله والقول الثالث - بيع فاسد بالشرط وصحيح لازم بالوعد المحرر ١٢

قوله والقول الرابع - بيع فاسد بالشرط اللاحق يلحق باصل العقد ١٢

قوله والقول الخامس - رهن ان اقتضت القرائن عدم نية البيع والافصح بات ١٢

قوله والقول السادس - ان ذكر الشرط في العقد فسد والافصح صحته في حق المشتري

ورهن في حق البائع وان باعه المشتري نفذ ١٢

قوله والقول السابع - مثل السادس بيد ان المشتري لا يملك بيعه ١٢

قوله والقول الثامن - فاسد في بعض الاحكام وصحيح في بعض ورهن في البعض

وانما هو اشتراكا لا بملك ١٢

قوله والقول التاسع - بملك المشتري الزائد دلالته بالافتلاف ١٢

قوله ولو بشرط البيع لا - اي مطلقا بان قال بشرط ان تبوه او بشرط ان تبوه

من احد ادمي شئت بخلد فلان اذ على ١٢

قوله ان لا يجب عليه تحمل الظلم - لكان في جانب المشتري شرط عدم الفهر

وهو جائز ولا يبعد شرطه فبفتح وفي جانب البائع هو شرط فيه ضرورة لا يفتح بشرط

كذا لا يفهم ١٢

قوله وذوي بقله لغلان لا يتوقف لفظة ذوي بقله زيادة على لخص به الفصل

منه وبسبب الخلاف فان عبارة لو قال سميت منك نفعك لفظي اشتريت لو قلت

لغلان لا يتوقف وبنفسه عليه بالافتقان لكن في الثانية مثل ما في هذا الكتاب وهو

الا قرب الى العوالب والتمتاع اعلم منه في البحر عنه دون بل بنفسه عليه كذا يسمى

قوله لا يقتضيه العقد وعلى قول بعض مناح - لان العقد لا يقتضي تسخيه فهو نظير

الى انه عقد بشرط فيه الفسخ ١٢

قوله لا يفيد لانه بشرط يقتضيه العقد - لان العقد يقتضي لزوم ومن قضيته



فذلك احد العاقدين الفسخ لا بحفرة صاحبه فيؤخر الى ان الشرط عدم آخر  
واحد بما بالفسخ لا الفسخ ١٢

٢٠ قوله لا يجوز اخذ الاجر على البيع - لانه غير مقدر ولا جبر لقيامه بالثمنين ١٢

٢١ قوله ولو شرط ان لا خيار له - كذا في الخلاصة آخر ص ١٢ ١٢

قوله لا عبرة لهذه الزنة - اقول محله لان خيار الفسخ ليس من مقتضيات العقد  
حتى يكون شرط يفوق خلاف مقتضاها فيفسد بخلاف ما اذا شرط عليه الاجر

جرى الماء او القطع نانه خلاف يقتضي العقد فيفسد كما في الخلاصة ص ١١٦ ١٢

٢٢ قوله ثم شئت على المقتضى - جوابه كما في الخلاصة ثم شبه بغيره الفرد او ذلك المتداول ١٢

٢٣ قوله وبه وقد مر انه يعقل - به القدر زيادة على ما في الخلاصة ط ١٢

٢٤ قوله ادعى عليه عشرة اشياء الدقيق - تالق مسألة النفقة والدقيق ص ٢٩ ١٢

٢٥ قوله او الاقرار بطل من التلذذ - جوابه الواو كما لا يخفى وبديل عليه قوله كل من التلذذ ١٢

٢٦ قوله من باطله - اى ان لم يقبل منه قابل فان قبل وكليه نفذ او نفوذا توقف على

اجازة المكفول له ١٢

قوله المكفول له - اقام المظهر مقام ضمير المتكلم ١٢

٢٧ قوله لعل يفسد على ان المكفول عنه - الكفالة بالمال اذا دعت تابعة للكفالة

بالنفس وكانت الالة معلقة بشرط فوجب لزوم المال ولا يقطع ليقط المتيقنة

بمعد ذلك لان المال اذا التزم فلا يسيل الا للاداء او الابداء ١٢

٢٨ قوله باللسان ملدبة - اى لا يدخل بديل عليه ولا يفي مجرد رضا القلب راجح رد الخيار

وما تقدم ما يفيد اوله ١٢

٢٩ قوله لعل يفسد على انه من لم يوافق به عملية ما عليه - الكفالة - بال التابعة للكفالة

بالنفس لا بشرط في القيومة من القدرة على الاضمار ولا يسهل للاضمار بل يلزم

المال اذا وجد شرط عدم المواتاة وان طالبه الطالب به في سواد ١٢

١٣ قوله مسافر او عرف ذلك سنة - اي على غريضة السفر ١٢  
قوله كغيلة ولا حاجة اليه احسن الكفيل - فان المدي عليه بغيره الحضارة بخلاف التقار ١٢

٢٢ قوله بخالف رب المال للباس - صوابه بخالف المحالفة بالطا ١٢  
قوله بالمخالفة ان شأنا له تعالى - لعل صوابه لفباضة القدر المحار صمد الحضارة ١٢

قوله والبرج على ما شرطنا - النظر للدرويش ضربه ١٢  
قوله وسيل المستقرض - سئل بالبرج عطفاً على لينة كان لا بالنصب عطفاً على عطفه  
يكتفى اذ لو شرط يكون العمل على المستقرض خاصة لم جعله الزعم قد راس اقل

من ماله بحرم الشرط ١٢

٢٢ قوله وضمن المضارب لشريكه حصة السهم - اقول به السابق قلم وانما هو حكم ما اذا فعل  
باذن رب المال دون الشريك كما سئله كذا ما حكم به انما به بغير القيمة الدقيق  
قبله الاتخاذ الى قيمة السهم فما اصاب حقه الدقيق فهو على المضاربة وما اصاب  
حصة السهم فهو من المضارب وبين الشريك كما في الخامسة ١٢

٢٣ قوله يوم زمان محلة وانما - يعني ان الماء شلى وقد ذكر انه قبي ١٢

٢٤ قوله مقهور بالبيع - بايراد لفظة بعث عليه مفردة ١٢

٢٥ قوله وان طلبه عند لقائه على البنان فان قال المشتري - اي ان انكر المشتري  
طلب النصفية مؤنثية حلفه اعني المشتري القاضى على العلم باله انه لا يعلم ان النصف  
طلب مؤنثية وان انكر المشتري طلبه اي طلب النصفية عند لقائه اي لقائه النصفية  
المشتري وضميمة يحلف القاضى المشتري على الثبات لاحاطة عليه به ١٢  
٢٦ قوله لجران المعادة بالتأني دون الادل - اقول فيه فان جواز المعادة انما لشرط

في وقف المنقول والعبرة بما يكونه قرينة فليتأمل ١٢



- ١٤٠ قوله لا يجوز اعطاء الاجرة من مال الوقف - لو استأجر العقيم الامي كالتبالة لا تكون  
الاجرة على الوقف بخلاف اجرة الكنايين ١٢
- ١٤١ قوله ولا يميز قتيلا - سقط من بينا لفظه مثل قال غيره ونحو ذلك كما يحرف محام في  
البدنية عن التغيرية ١٢
- ١٤٢ قوله يا كلها في الحال - لان السكة لا تتخذى بالمال ١٢
- ١٤٣ قوله قبوله ولا يملكه رب الارض والعقيد - اي لا يملكه الظاهر فان الذي حقق في الغنم  
وغيره انه يملكه رب الارض في الحالين غير انه لا يملك جميع اذ امان لا يوفد الا بحيلة  
لعدم القدرة على التسليم ١٢
- ١٤٤ قوله فردد يا بان يكون العلم نفعيا - اي يضر اليه مدقوما غير نادر على دفعه ١٢
- ١٤٥ قوله ولكنه قلنا اذا شتمه عليه الصلاة والسلام - الذي الدرر ٣١ عن هذا الكتاب  
ولكنه حق الخبر قلنا ان ١٢
- ١٤٦ قوله صوابه لزوما فخذ اي سردياني - صوابه سرخداي اذ هو على قلب الاضافة ١٢
- ١٤٧ قوله تعاليت في كل واحد لا كفرت - صوابه التقوير الترتيب كما في الجاحج والمجج  
فان التغير انما هو بالآخر ١٢
- ١٤٨ قوله فقال لو بودا حذني الله تعالى - سقط من بينا لفظه على ادمح ١٢
- ١٤٩ قوله قال بالاستلزام - اقول هذا خطر عظيم والحق انهم انباء لما كانوا اذ النبوة  
لا تنزل بنسخ الترتيب ولا بالموت الا ينشأ ١٢ وقد مر جبه في المسابقة من حب الايمان ١٢
- ١٥٠ قوله قبل يكفر وقيل لا - والحق التفضيل ان قاله تجوز ان ينفذ كغيره ونحوه انما هو ١٢
- ١٥١ قوله قال انما محله يكفر - الذي في المحلصة وغيره لو قال انما محله يكفر ١٢
- ١٥٢ قوله لا غير صالح - انما لا منكر كائن في ذوات ذاك اسم الله او العلوي ١٢
- ١٥٣ قوله فقال بياده ادي بر دم يكفر - صوابه تا بياده نيارى نرم اديا ده بيار تا نرم ١٢

قوله وانه مخلوق بلا نزاع تكليف بغير - هذه زلة في التعبير فان الحادث بموقراتنا  
 اما المقدور فليس الا لقرا ان ديو قديم غير مخلوق وانما مبني هذه على ما لم يه التاخر  
 ان يقسم من كلام الله تعالى بالنفس واللغوي ومن اللغوي حادث وهي  
 قول باطل والحق ان كلام الله واحد ١٢  
 قوله او قال الم لشرح راكس بيان كرتي - صوابه كبريان فقد ترجمه في نسخ الرضي

بالجيب ١٢

قوله ان لم يرد به الاستخفاف - بل فقد ان عمرتك لا تفعلك الم تؤد وصقود العباد ١٢  
 قوله لم يحل حولة عمره رابعه كون زن انداز استغفانا بالهوية ليقينا ١٢  
 قوله وانه امواتي لما ذكر في مساوي الاصل - الذي في الخلاصة وانه امواتي  
 لما في سيرة العقادي والاصل فيما كنا بان لا واحد ١٢  
 قوله في راسنيق اذ ربيجان ان قولهم الله تعالى - ليفيدك ما ضم به الله السبت  
 ان نه اسن نه يانات الحوام ١٢  
 قوله وانه رابعه ذلك - اي فيه الشراء نهذا ١٣  
 قوله واذ قال فلان يد عبدا في الحقيقة - انظر الفرق بينه وبين قوله نيازيم

دسب مطلق ١٢

قوله دسبته لما قلنا ولو قال لي عصباني - انه لو عانته وسفه الشراء ١٢  
 قوله او يقول جاز الشراء - لانه لو عانته ياخذ منه دسب جاحد لم ليد الشراء ١٢  
 قوله ما لو قال اشترت بها منه - لان الاخذ من يدعي الملك نصيب ظاهرا فلو عانته  
 لم يخر له شرا فكذا اذا اجرة ١٢  
 قوله ليس له الشراء ولو كان البائع - والفرق ما مر المنجز نهذا ١٢  
 قوله البيع لم يشتر ما كان البائع - اي الذي يدعي البائع لكونه آخذا



الشرع منه من جاحد ١٢

قوله في الغالب لا ينافي عدم العلم به - صوابه في المعارض بهذا نقله عنه في النسخة ١٢

قوله حكمن حريات وبيع الذمي - صوابه كما في الدرر كالمعنى ١٢

قوله اربعة آلاف سوى الوصية - اي لا يكون نصيب احد منهم اقل من ذلك ١٢

قوله بعد موته لا يجوز - فيه رد اتيان كما سيأتي آخره في ما ياتي في صلبه لطلانه عند الامام ١٢

قوله ثلاث مائة لفلان - الذي في الهداية سبعمائة ١٢

قوله ادعيت بان يوجب لفلان سبعمائة - ادعيت بان يوجب لفلان كذا ١٢

وصية دلت المسألة ان لا حاجة الى تعيين من يتولى عبده العتية والاعطاء ١٢

قوله مطلقا كالوصية - اي عند ما دعاهم ١٢

قوله مطلقا كالوصية - كذلك ١٢

قوله عندنا كالوصية - لا عندهم ١٢

قوله ليحج عنه الامام - نظر الى زعم الموصي ان فيه قرينة فلا يحتاج الى التعليل ١٢

قوله لا عند سماع الذمي - نظر الى الواقع فانها محصية فلم تكن قرينة دلائل عليه ١٢

لقوم باعيانهم فانفق كلنا حصة الهبة ١٢

قوله ادعى بان يعطى لولده ولده - ادعى ان يعطى لولده لدى من كفارة بمبنيه ١٢

يعطى ولا يجوز عن الكفارة ١٢

قوله فالتحيز للورثة - بخلاف الوصية به لفلان تعيين اعطاء العتية ١٢

قوله اوله بقى اربعة تاخذ الربع - اي ان المسألة تجعل من سبعة ياخذ الموصي ١٢

له منها اثنين اوله ام ١٢

قوله بل تجوز فيه رد اتيان - في الجزم بعد الجواز في ما ياتي في قوله انه قول الامام ١٢

قوله ولا تراث بالرددية - لانه لا ارث الانكاح صحيح ١٢

## حلیہ شرح منیۃ المصلی

منیۃ المصلی فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔ ان تمام شروح میں حلیۃ المحلی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ آج بھی فقہ حنفیہ میں یہ شرح متداول ہے اور مفتیان کرام اس سے جزئیات فقہ میں استدلال کرتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری اور دوسرے فتاویٰ کے مجموعوں میں اس سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے۔

حلیۃ المحلی کے مولف یا منیۃ المصلی کے شارح علامہ محمد المعروف بہ امیر الحاج حلبی ہیں۔ آپ کا لقب شمس الدین تھا۔ علامہ امیر الحاج حلبی قرن نہم کے مشہور و معروف فقیہ، محدث اور امام اجل تھے۔ آپ نے علامہ ابن ہمام اور دوسرے فضلاء وقت سے اکتسابِ علوم کیا۔ تحقیقِ علم کے بعد جب آپ کی شہرت الکناز و اطراف میں پھیل گئی تو آپ مسندِ افادت پر متمکن ہوئے اور تفسیر و تالیف، حاشیہ نگاری اور تعلیقات پر قلم اٹھایا۔ آپ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔

۱۔ ذخیرۃ الفقہ

۲۔ تفسیر سورۃ العصر

۳۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی

۴۔ مقدمہ ابی الیث

آپ کی تمام تصانیف میں حلیۃ المحلی کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اُسی طرح مقبول و معروف ہے۔ امیر الحاج حلبی نے ۷۷۵ھ میں شہر قدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔





# حواشي حلية شرح منية جلد اول

بسم الله الرحمن الرحيم

٢٢- قوله ولطائف الاشارات واما الفرق - واما الفرق الى قوله بين اي

دافعي حلة معزفة بين المحطوف عليه وهو بالنفس والمحطوف ذنوبان

ادارة ام بربحان الكلام على بنه اربعة اربعة غير ان الكتاب به البقي واما

الفرق بين الحمد والشكر والمدح فبين غير محتاج الى البيان ١٢

٢٣- قوله وان محمد اعبد دروكة - بنه ان النسخة ليست في الشرح كما هي ظاهرة

من بنه الشرح ١٢

٢٤- قوله في صحيحه غيرهما - داحم دابوداد و النساى ابن ماجة دالحكم البقي ١٢

قوله في فائدة - او مللته ومجتمعة در ١٢

٢٥- قوله اذا كان المكره لا يطلق على الحرام - اقول دان عم المكره الحرام و

خص التزبي بالنبي سادى المكره والنبي و تركه بطوره ١٢

قوله والترجمة من الوصف الحكمي - بنه التعريف الحديث و بنه تعريف آخر

لطلق النجاسة مستمدة على تعريف الحديث و النجاسة - حقيقة - سوا ١٢

٢٦- قوله وقال الفياض لا تقتصر بالسواك - الذي في الدرر ولا مجيب فانه يورث الحي ١٢

٢٧- قوله والاصل كالاقتضال بالبدل - عمل هو اياه والاصل كون الاشتغال ١٢

٢٨- قوله وقيل الثانية نفل والثالثة سنة - به قال اللام الفقيه ابو الليث كما

في مقدمته السنة رنة شرعا التوضيح بانه على انه تعالى عليه وسلم قال

في الوضوء اربعة بنه ارضوا ولا تقبل اليه الصلاة اللهم وفي رتبته

الاجر مرتين وفي ثلث بنه ارضوا وارضوا الانبياء من قبلي فما ذكر

الحديث في الرتب من الترتيب وفي الثلاث من كونه دونه صله الله تعالى عليه وسلم  
بغيره اشارة الغنية

١٢ قوله ليس كذلك فانه لم يوجد في الواجب ضرورة - اقول لو قال المودل مكان قوله  
سبب قراءتهم ابا السبب اذا كانا نوايد كرون الله تعالى بهما بعد الوضوء السلام  
من هذا الايراد دفعل الاستبعاد فان فعل كلام الله هو كلام المخلوقين كفضل الله سبحانه  
على جميع خلقه وفضل كلام الخبر المخلوق على الكلام المخلوق اعظم من فضل المخلوق على  
المخلوق فالفقير الذي فيه بالنسبة الى درجة النبوة ينجز بفضله ان شاء الله تعالى  
لفضل الكلام على الكلام كما ان ليلة القدر خير من الف شهادة مع ذلك لا  
لطمع القلب الى ما ذكر كيف وقد ذكر معجم الحبيب صله الله تعالى عليه وسلم  
مال ان ياردى ثواب قراءة احد ثواب قراءته دلا حول دلا قوة الا بالاله  
العلي العظيم فالحق انه كما وصفه ~~الشيخ~~ الشارح اللام رحمه الله تعالى مما  
نكره الثواب في محله الاسماء والله تعالى اعلم ١٢

١٣ قوله فيستل خلافا له - في هذا البناء خفاء واضح وسبب انكاره عن المحقق  
على الإطلاق او آخره ١٤

١٤ قوله وبينها مع فحاسة المحل - لم ادري فحاسة في فحادة انا في الفوج اصلا ١٥

١٥ قوله لم يذكره في الخلاصة - اي صورة الشك في حال التذكر ١٦

قوله عن ابي يوسف در ايتان - في صورة التذكر حيث لم يوجب الغسل في  
بذره الردية بردية المذني ولو جبه في الاخرى الحاكمة اجماع اصحابنا على  
الوجوب في التذكر بردية مذني بل بالتحليل ينبغي ان مذيا ١٧

قوله لا يجب الغسل منه جميعا - عامة العنبريات على نقل الاجماع في بذره العورة  
على وجه الغسل وفي بعضها صلي الله عليه وسلم في ابي يوسف وصاحبه ابا حنيفة



الجماع مبني على عدم الوجوب فمما لفته لمح السجرات ولقد كتبت ان اقول ان  
لادققت زائدة من فم الناسخ فلا اني رايت في جامع الرموز ما لله لم يتحقق  
باللهي لم يجب تذكر الاضلال ام لا والله اعلمهم على ما في المصنف من التعليل  
لكن في المحيط وغيره انه واجب حصة اهل ١٢

قوله واما وجوب الغسل - التي على المسألة الذخيرة المذكورة في المتن ١٢

قوله ويتحقق انه مذى اذ شك - كما يفيد قول المصنف من الكتب المتقدمة في اي  
مذاهب اهل التمام اعلم ١٢

قوله اذ مذى للوجوب غسل - وهو الذي يشي عليه الصانع من صب النية كما ترى ١٢  
قوله لا يجوز على المذهب - بل الطرف من يوحى ان الغسل الثاني مله بوجه ١٢  
قوله وكذا ليس في محيط رضى الدين - اقول بل هو في محيط برهان الدين كما نقل  
عنه في التمهيد ١٢

قوله واما المعنى - اقول نقل عنهما كذلك البرصية وعن المسوط النبهية ١٢

قوله واما الذخيرة فاصحنا - اقول بعض هذا النقل في النبهية عن المحيط فاعلم ان

السنة اى كليهما دقت عن النبهية سواء ١٢

قوله فوجد السبل في اطلية - اقول ما لا يدري ابو منى اذ غيره ولذا عرفت في رواية

بالجم اى الفيدل بالاباح اللغوي على المعنوي ١٢

قوله مله جرم ان ذكر المصنف - لانه يجب فيه الغسل وان كان قبل النوم فمشر ١٢

قوله انه لو كان اكرامه - اقول للمصنف ان يقول اكرامه في النفقيا ان ملحق

باليقين مله خلف ١٢

قوله واما اذا لم يكن مذاهب فلا لان الاشارة حصة - اقول كل محل يذى لا تا

لست ام الاثنين العهد لينة رضى الله تعالى عنها في حديث رواه ابن المذنب

دفع ذكر في الفتح وهو مثل سائر في الحرب والانتشار فلما يخلو من مدي وكفى  
 بنه الكونه مظنة اهل القلوب في الجواب ان الرجل اذا راى محبه ولم يتركها  
 احتل انه منى او مدي فقلنا بانحسل احصا لا استواء الدخايل من اما اذا كان  
 ذكره منتشر في جميع جاب الذميه وان امكن مظنة الذي بمعنى استتباعه له  
 فابا عدم انفكاكه من الدنادر انقص احتمال المنويه لم يجب انحسل فانهم  
 والله تعالى اعلم ١٢

قوله في القنادي الخاتية - اقول اصرح منه ما في النديه عن المحيط اذا تاهم الرجل  
 قاعا او قاعا او ما شيا تم السقوط ووجهه بلده فلهذا والروام سقطوا سواء  
 ١٣ قوله تالود و... الانام اذا السقوط - من تالود في قوله ذو وجهه كلام الامام  
 برهان الدين صاحب السدائه في التحسين والزيد كان فلهذا في الفتح ١٢  
 ١٤ قوله قال الشيخ الامام ابو بكر محمد بن الفضل - سقط من بنا فلهذا به اي  
 به قال الفتح الامام اعم كافي الخاتية ولا يمكن ان يكون قوله وعليه من بقوله  
 الشيخ الامام فانه مقدم على صاحب المحيط في المحلده ١٢

١٥ قوله ما لم يكن ملاء الفم انبي - اقول قد توردن الخابج من السبلين لستوى فيه  
 التعليل والكنز فلهذا الخابج منه غير ما ١٢  
 ١٦ قوله ولم يغفل في الحسل بانه يوزن - اقول كيف يتم بهذا ان النقل  
 في الوضوء يغفل في الحسل بالقياس الحلي بل به لانه انظر فان الحسل سنة كما  
 لوضوء فان كان يوزن ما وضوء فلهذا اما ١٢  
 ١٧ قوله داللا فلهذا - وفي ذلك تامل - اما ان الاستسنان لا يثبت بالوضوء

وسواء استفاد من كلام الفتح منها وهو ظاهر ١٢  
 ١٨ قوله فمن عمرانه كان لا يقدم مكنه - الذي رايته في البخاري من مانع قال كان



على الدليل فيها اى فى الحديث ١٢

قوله الدان فى هذه العبارة بالتحقيق - نانه لم يشترط الكفاية للمسألة ونجوم  
قوله فعل الممتد رتبتم للحديث اذا كان ان قلبها من شرط لينة الشرط ١٢  
قوله ونه الم يذكر المصنف - وقد ذكره فى الكفاية بوجه المحم - ولم يذكر فى  
الدليل اللدنه ان يتم فعل فعل الممتد لم يخرج عند محمد جاز عند ابي يوسف ١٢  
اى ان شاء كما تقدم فى نظره من المحوط الرغوى ١٢

قوله بما يخرج من العصف - اى ينفع الغائبة التوفيق بما الرغوى وزوج العصف ١٢  
قوله رتبة للحتاج - اقول لم لادقة بخالطة للغايبه الا فى وصف واحد  
فله سخر الله اباه دان زاد على الباء اجازة العصف به باطل واما ما  
قوله سخن عن الثاني كما هو ظاهر - اقول لم دتره للجب والركبة الشئ على  
الما و اخرا و نزل بل اسم منه كما باتى فى الرغوى ان هو الزاج والتعويض ثم  
لديف عن الثاني سخن عن الثاني لث لان بزدال الرقة ماء كالغص  
عليه من العمدة فى مسألة المخطوخ مع ما لبقه التلخيص راجع به فى  
الفتح والنجى

قوله دغرى الى الاضاحس - عزاه البها شجرة فى الفتح رحمة الله تعالى وقد عرفت الاضاحس  
الى مخالف الاضاحس ١٢

قوله وفى بعض الروايات - لعل صوابه ففى ١٢  
قوله وفى بعض الروايات لم يشترط - ذلك بل كفيه بغير الكون ونحوه من الدواصف ١٢  
قوله ذلك الشئ - بزدال الرقة ١٢

قوله وفى بعضها اننا الى الخلية من حب الدجرا - ناذ الاضاحس الى يوسف  
الرداية الاولى وهو المشهورة منه وهو الشراط الخلية مطلقا فى المتعلق





الماء بحال لا يخلص بحقه اے بعض لم یجز رضوہ وان خلص غیر اے بعض  
 جازاھ در علیا شرح فی الخیر فقال لا یخلص بحقه اے بعض لا یشناک  
 اصول الفقه لم یجز لاستعمال الماء المستعمل وان خلص جاز لا یشناک  
 الماء المستعمل فی الکثیراھ فیجوز الخوص علی لیسہ العتہ الجریان ای قبول  
 الماء بحقه اے بعض بالجری وعلی لیسہ وعلیہ السریان اذ فی الماء بحیت  
 لیسہ آخر واقع فی محل منہ اے محل آخر فانیہ خلوص یون کثیر علی یون  
 قلیل علی اثنتائی ۱۲

قولہ لو کان یخلص بحقه اے بعض - ای لصل الذی فی بحقه اے باقیہ ۱۲  
 قولہ لا یجز کما ہو المفہوم المخالف - لانه اذن قلیل ۱۲  
 قولہ ان القدر الذی یخیر فیہ - اقول یندر فیما لا یتنبی علی ریح فان ریح  
 ان الماء المستعمل اذ کان اقل اجزاء استعمل فی المطلق بادل  
 وقومہ فانیہ لا یكون الا الماء مطلقا ۱۲  
 قولہ المستعمل المنقلب - محل صوابہ المتصل بہ ای من المتوضی لایاتی  
 اذن "عفی" اللیسۃ و یجز المنقلب ایضا ۱۲

قولہ لفظ جودارہ ناری - جنز دارہ بحیم مضمونہ فحسب محمہ ساکنہ غازی  
 مضمونہ بعد ما دارو مالغ داخرہ رای مضمونہ دالہا والی تکتب بعد ما دارو  
 نحماد ہی حکمہ تارسیہ معنایا خرد الفندقم دی بالحرسیہ الطحلب ۱۲  
 قولہ لم یحل ما من لیزد ای بکر الاسکاف - اقول قد طهر لی بہ الاول ما دقت  
 علی اندرادہ ہو توجیہ وجیہ در مار دلیہ بہ غیر توجیہ فان قولہ وان کان  
 متعلقہ بالجید لیس شریفا خراہ ما لغوی حصہ لغیہ ان قول لیزد ای بکر ہم کن  
 صوریہ ای لقال بل ہو کن تمہ قول ابن المبارک دان و صلیہ و افادہ

ما اختص به نصية والماصل ان جعالت الفعل جازيلا خلقت وان الفصل كذا  
منه ابن المبارك وما نالنا ولا فتوى عليه ١٢

قوله في نصية المذكور - قد علمت انه لا نصية ذلك بل نصية لمجودة الله  
لفعال اذ هي الطهارة في الماء والمجد ١٣

١٣ قوله معنى اذ لم يخرج منه - اما اذا اشد وزاد حتى فاض وخرج منه شيء  
قوله انوار من الماء - مثل صوابه وغيره لانه كلما دخل الماء ما هو بمادة  
البدن في التحليل ١٤

١٤ قوله على هذا المسمى - قد علم ان الحمة البعج الماخو به ما هو اوسع من هذا  
بما هو اوسع لظلاله استهلاك المستعمل فيما هو اكثر منه ١٥

١٥ قوله في المسح لغيره جاز - مثل صوابه لا لغيره ١٦  
قوله حقق شائنا لا خلقت - الذي في نسخة البدلح بعض شائنا ١٧

١٦ قوله في الآية او وجه بناء - اعني في قوله قد يكون راجع الى الماء يعلم  
ذلك الفصل في نسخة الخالق عن غاية البيان ان هذا اللفظ النقص  
كانت الفظة - اصلا وما قد يكون من الابد او ما لا ١٨

قوله والروح لا يكون - سقط من بينا لفظة بجائنا لغيره ما لم يزل  
كذلك في الفوائد المحصية - نقل من شرح جاسع الصغير لقاضي خان ١٩

قوله وقد كان الظاهر على التقديم - اقول تقدم الرجلان ان يكون اصلا وما  
ينبغي ان يفتح حتى يصير ما كان يكون اصلا من الابد او ما لا الجواب ان هذا  
اللفظ لا يوافق ما ذكره الامام قاضي خان لان ما احدهما ليس بالمعنى  
في صورة الماء ٢٠

قوله قال الشمس لا تخرى - مثل صوابه قاله ٢١



قوله على ان يصح - صوابه انه ١٢

٤١ قوله الشيخ الواحش الدوري - صوابه القداري ١٢

قوله هذا مقيد للمذكور - المعنى وانه الى موضع التفسير ١٢

قوله سائل احد بما ذكره المصنف - اقول اخرج آله الظاهر بشرط

بالجماع فانه من الراس لم يعلى الالف فصبته الالف لا يكون ناقصا عند

احد سواء قبه النجاء وركونه الالف بالفتح او لا وصل الفائه قد ظهر اذا قلنا با

لانفاض خبره الالف ما اشتبه من الالف لادنى الامان فعلى الرواية انطلق

لا يلزم الوضوح عدم التحريم فانه في ان ضمن على الرواية المقيدة بلزم

الى ما يحقه حكم الله وعلى هذا لا يكون نقاد هذا القيد اخص من ان يعلق

بل نعم نلتنا ١٢

قوله المذكور الادعية - فان حمد الله يشترط ان يحمده

٤٢ قوله على هذا مما فيه - ما مبتدأ خبره - ينبغي ان يحيل ١٢

قوله فيه القاء - اى في شرح التراجم ١٢

قوله اذا كان الماء الخارج - سقط من بيننا لفظ ينبغي على ما دل عليه نقل المحقق

على المراتى من الحلية ١٢

٤٣ قوله وعبرادان نام على راس - كالحلقة البرازية وفي السنية من الحانية

وفي البحر عن الخلاصة ١٢

٤٤ قوله عن شرح الجاسع الصغير لقاضي خان - بحسب السطر قوله لا تخر فيه

للهذا لا تخرى من السوى اهد ١٢

قوله في الظاهر عدم تمام الوجه - اقول والجواب ان المراد بها الالهى نعم الوجه

٤٥ قوله وقد يقال مستفح - اى بالميم او الباء المحوطة مكان النبرة ١٢

قوله نيتا لم الحنن - الذي في القاموس كالجبن ١٢

قوله زبدا علم مواعيل - الظاهر سقوط لفظ اعلم بعد قوله والله اعلم ١٢

٥٢ قوله كان ذلك الماء مستعملا - لكن ذكر في النية ان قوله اذا استعمل في

البدن احراز عما اذا استعمل في غيره من النوب ونحوه بغية القربة فانه

لا يصير مستعملا قال وينفوع على ما ذكرنا امر آة غسلت القدر ١٢

٥٣ قوله وان التراب الذي قال الله يصح - قلت ان غسلة من محبة الله فالتعبد فالتعبد

بل لم يزل ١٢

٥٤ قوله الخفافس من به اللقط سقط منها ١٢

قوله الخمس للغنم - صوابه له للغنم ١٢

قوله بالاستعمال - لعدم نية القربة ١٢

٥٥ قوله وفيه لفرمانه يجوز - اعني استخراج ذلك الخلاف من هذا ١٢

٥٦ قوله وفي المنتقى من محمد - قوله وفي المنتقى ان بيانا في الذخيرة لا عطف

على في الذخيرة لما ياتي آخره ١٩ ١٢

قوله عن ما مل دستورني - حاصل ما ياتي ان مما به اذا لم يسئل من في مكان

في سنده فلا يعتبر ١٢

٥٧ قوله بان الفتوى عليه - اعني اعتبار غلبة الظن ١٢

قوله لانه عمل عمل الغسل - من ازالة الخامسة وهو المقصود ١٢

٥٨ قوله انه القول المرجح - هنا خطأ من الناس فاما بهل المرجح بالمرجح

لانه اصل العبارة بلذا يتم على القول بان الظلم بحس العمن لا على القول

بانه القول المرجح وذلك بهل ما ياتي من ان في ١٩ و ٢٠

ان الراجح هو القول بعبارة عنه ١٢



٢٢ قوله الموضح عن عائشة - كذا ما عن الرازي من مكرمة دنداما يأتي من  
قادة ومن القاسم من ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها ١٢

٢٣ قوله من غير تعقب من عبد الله ابن جعفر - لكن اشته تعقب الذي به  
نقال الله موفو ما الى آخر ما نقل في تعقب الراية ١٢

٢٤ قوله دكان ذكره على ما يدل الحذف - وقد تقدم ود مثل نه لا التاديل ١٢

قوله يوم عسبه على الظافرين - اقول اذا قلنا ان على الكافرين خلق محب غير  
سير ينفق السير مطلقا بحيث لا يكون فيه لغير الظافرين اطلاق لم يكن من ذلك  
اباب نان اشته ربما يكون محيرا مع ما فيه من بعض لغير ما شئت العسرة  
سيندم نفي السير مطلقا فكان من باب التاميس دون التاكيد ١٢

٢٥ قوله وقد ارجب عنه بانه قد قيل بان التعليق - المحجب الامام المحقق على  
الاطلاق في الفتح واقره عليه في الغنية ونازحه في البحر بما هو محجب  
كما ذكره في المتن ولكن بحث المحقق الثاني في نفس حجة ١٢  
قوله والثاني ان المكشوف - من الكل لو كان قد ربح اضرابا من الاعضاء  
المكشوفة يمنع الجواز حتى لو انكشف من الاذن تسعاد من الساق  
تسعا يمنع الجواز لان المكشوف ١٢

٢٦ قوله مستقلة لك القراءة - صوابه للملك ١٢

قوله اذا فتت سفيلة المخارب في وقت الحناء - في اداء الصلوة  
بما في الرضوي عنه ١٢

قوله سحرطا والبطوا بما ثلثوا ١٢

قوله وما قاربها قليله - الى الشيرازي كما في رد المحتار ١٢

٢٧ قوله ان ظاهر كلامه الى بريرة في الانقياح - وعلية المعنى في الخبر

فجعل المدحرات تغفل تنفيعا على قول من بشرط اصابة الصبي ١٢  
قوله وقيل مكة وسط الدنيا - قبل ما ذكره الى كون مكة وسط الدنيا فقل لا اله الا  
الغريب بعد ما كاسياتي هان الزند وليس نسلح في روضة به دكنه انقل عنه  
في جامع الرموز ما سبب اليه بصيغة الحرم فقال قال الزند دليبي الغرب قبل  
بل الشرق وبالعكس والمجرب لبل الشمال وبالعكس اذ انقل عنه لا  
تقول في الحبرية من الامام المذهب وهو المؤيد بالحديث والعرف والعقل

قوله لان الاراد بالمسجد - صوابه لان ١٢  
قوله مجسم دلائل افراده الحرم - صوابه دلائل ١٢  
قوله ثم عمدة بن عليم - انما تعمر ان القبلة هي الكعبة لمكة - ذلك الجهة التي  
بني مكة ١٢

قوله وصحتم ادبنا فحمل ان يكون - فذلك من ارودي فيسعي ان لا يحتاج  
العلاقة حتى يرتفع مقدار المحسن لوقوع الشك في ابا صها فبادر به  
سبق الطلوع بمطرا ١٢

قوله من الحسن من زياد اذا سخر النعمس - واختر الطحاوي في شرح ساني  
الذنار ١٢

قوله دور في غم في الخاتمة الفيا - اقول كيف يتاقي تعقبكم اذا كان محبا افي  
خان اركا به اياه فيه ما نعيم ومبار صلته بنا على الدابة اذا كان محبا

اجنبى مفصوص في سالة المتن ١٢  
قوله في صدره الاسم والمكتف به - كنية الفتى شلدا ١٢

قوله اشارة الى انه لو ركم فنام - يكون ناما حاله فيفيد مغارة الركوم  
والنوم تنفيعه عدم اندجراو بما اذا صدر لكرم وحالة النوم فيستفاد الا



جزاء اذا امام في انشاء الركوع رقة كان ركع متيقعا ١٢  
 قوله وفيه نظر لمن صنف - قد يقال ان هذا من الاستفاد من الضمان  
 انما يصح في اهل الجرد بها في غير الصلاة لشرعها كون ذلك مستلزما  
 وجوب حمل نظر كما فتح آخذ برضا

١٣ قوله من اتم الصلاة رواه ابو داود - اقول ورواه الترمذي باب ما  
 جاء في الرطل بعدت بعد التزنية زمان بارئاده من عبد الله بن عمر وقال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ضمت بئر الرطل رقة جلس في  
 آخر الصلاة قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده احم ثم اعلم بحجة  
 الرخص بن زياد الا فرقة ١٤

١٥ قوله واصل المذكور - اقول ومن دأب عن ابن ابي سبيبة سمعته يقول  
 لمن الغاد النعة - حال ١٢

١٦ قوله صحبة بنيه محمد وآله وصحبه ثم ذكر المصنف - صلى الله عليه وسلم وبارك  
 وسلم ١٢

١٧ قوله لعجل الجائر فقط - اي الجرد عن الادوية ١٢

١٨ قوله وهو المخففة من حيث الجملة - في طلب المخففة لجميع الذنوب وان

كان الصوم في المنع من تامين بالدن ومن ١٢

١٩ قوله ان الدعاء المذكور - اي الدعاء استغفورة جميع الذنوب لجميع المؤمنين ١٢

قوله لا يكون الدعاء به محرما - لكونه طلب امر جائز ١٢

قوله سياق النبوت فلفظ فان الصوم في هذه الافعال - اقول قد استغفرك

ما عند العبد الضعيف من سعة كلام القرآن في حيث لا يريد عليه الايراد

فانه رحمه الله تعالى لم ينف الصوم المستفاد من والله بن بل نفي عموم

بسخفون وانغفر يعني ليس معنى الغفر اني اسالك كل مغفرة اى  
مغفرة شاملة لجميع الذنوب فانهم ١٢

١٢ قوله ترجم القول بجواز الخلف في الوعيد - اقول ان الزيادة الجواز العقل مثلا  
معنى لقوله الله سبحانه ولا تقولوا ترجم فان اهل السنة مجمعون على جوازه  
في المؤمنين مقلدا لم يخالف فيه الا شذوذة من المعتزلة وان اراد  
الجواز الشرعي اى يجوز منفرد جميع ذنوب جميع المؤمنين بشر ما باطل  
قطعا وسبغت بان المفروض ناهية على عدم ذلك وقد نقل غير واحد  
الاجماع على استحالة شرعا وبالجملة فكله رحمه الله تعالى هنا ليس محرا  
كما ينبغي التحقيق ان الخلف في الكفار جائز عندنا مقلدا الله عند الامام نسخ  
ومن نية وقيل ما هم ومحال شرعا بالاجماع واما في حق المؤمنين مطلق  
الخلف اى ترك الوعيد في حق مبغض بائز بل واقع شرعا والخلف  
المطلق اى ترك الامور اذرت جميعا في حق كل فرد منهم فجاز مقلدا  
باطل شرعا بهد التحقيق معلوم بهذا ان المحقق العلامة رحمه الله تعالى  
ان محل النزاع في جواز الخلف على الجواز العقلي بطل ان المحققين  
على منعه بل الاجماع قائم على ثبوته وان محل على الجواز الشرعي لم يمس  
ما جعله الله تنبيه محل النزاع فانه انما يصلح للتنبيه الجواز العقلي لا الشرعي  
كما بينه والله تعالى اعلم ١٢

١٢ قوله لان النسخ جواز - اقول يجب ان يراد الجواز الجواز عقلا لا شرعا  
لان ورد المفروض بالعدم لعدم الجواز الشرعي وعليه اهل العلامة  
الناسي رحمه الله تعالى كلامه وهو المحمل السخيف وحي فيكون رحمه الله  
تعالى ذيبا له ما ذيب اليه الامام النسخ رحمه الله تعالى من انشاء



الحق من الظاهر عقلاً نأبه في الصفحة - السابعة فرق بين المؤمنين  
والكفار بجواز الخلف في حق المؤمنين دون الكفار وماذا بينان  
الجواز من حق المؤمنين هو الحق فنثبت أنه منفي الخلف في الكفار  
عقلاً إلا أنه يرد عليه أنه لا يصح بناءة على خصوص أدلة المانعين  
الخصوص لذلك على الاستماع الحق فافهم والله تعالى أعلم ١٢

قوله على وقوع محضه - وهو تخريب بعض الموصفين ١٢

قوله بطريق القطع - وهو قوله تعالى في نحو ببادون ذلك ١٢

قوله مرفوع نحوه - أي سجود الصلح ١٢

قوله أبو في الصف الذخيرة أبو ظفار الذيب - أي دلائل حاصل بغيره دين  
الامام من انان قائم ادعاه كما تم ذلك بان سلم الامام وتفرق  
وبقي رجل سبق له في آخر مات المسجد بل يجوز للامام ان يستقبل  
بوجبه وان كان بينهما صفوف أي قد رصفوف ١٢

قوله أنه لو فرض جد في السجدة فالصحة أنه لا يكره - بناءً على ما بحث المحقق في وجه  
في الفتح غير ان الذي صح في الذخيرة وجه في البحر والشر بل لا يكره وعبر عما ظاهر  
المنزب كما في نه الكتب في ترجمه ترجمه والله تعالى أعلم ١٢

قوله ثم الذي يظهر أنه اذا كان بين الامام والمصلح - قول نه اذا عارضة نائدة  
زائدة ولا يكتفى ان يكون استنداً كما على كلام الذخيرة كما يتوهم من  
ظاهر العبارة وذلك لان الكلام الذخيرة فما اذا لم يكن بينهما حاصل  
وقد قدم ان بان قائم او ما قد تقع الحملوا فكيف يراد بقوله وان كان  
بينما صفوف ناس قيام او جلوس بل معناه قد رصفوف وبها ظاهر الله  
الحمد والله تعالى أعلم ١٢

قوله بالغيبة المذكور للعالم به دال على انه تعالى اعلم - اي عدم صلوة وصل الو  
تأخدا بين الامام والمصلح ١٢

قوله من حديث عائشة زوجة النبي - اي قول يكن التوفيق بمحمل حديث  
ام المؤمنين علي الملبوس في محله بعد الصراف في ذلك الامام انا  
ما يوم والمنفرد فاما لمعلقا دال على انه تعالى اعلم ١٣  
قوله في نفس قوله من التراب - اي قول ليس لفظ من التراب في قوله  
ول في انبائه من صرح في المنبائه بالمراد فقال انفس كعليه يعني صورة  
قال في السجدة اي في غاية صورة الدسية فقط والبراهات كلها لا  
قوله لا كبره فلان لا كبره اذ حال - اي قول كيف لا كبره مع ان الواجب عليه  
الانباء بالسلام لا القطع بمحل غيره وان اراد بالقطع الانباء منعاً  
القياس لانه ما حوربه فكيف يقاس عليه فطوبى وبونا لم ننبه له  
يعني ما يقع الدال في خلل الصلاة نعم لا كبره اذ لم يكن من احوال  
الصلاة ولا تعدياً محضاً الى غيره دال على انه تعالى اعلم ١٤  
قوله ذلك لانه كان يؤذيه فكذلك - اي قول فرج الله امره في الصلاة

وسمى لا يعجز للمرأة ١٥  
قوله لا يعجز لانه يحتاج - اي قول التحليل للدول يعني ان المراد بالاركان  
ما بعد التشنه الاخر الثاني ان المراد من التشنه قدر التشنه شامل  
درسياتي من الامام شخص الامنة العلواني ان هذا الخلف في فهم المراد  
فتح فما اذا سمع بمسح السجدة الاخرة قبل التشنه  
قوله من الاركان يعني - اي السجدة الاخرة ١٦  
قوله من الاركان - اي التشنه الاخرة ١٧



- قوله رجواب المحقق - انا ومن النار  
قوله في ضلال الصلاة - اي قبل الرضح السجدة الأخيرة ١٢  
قوله محل ما اذا سمع - اي من الذخيرة ١٢  
قوله وصاحب البهائم - وعلى يعليل بمنى احدهما على احد الوجهين  
والله عز وجل لا خير ١٢  
قوله واعلم من العلم - اي التوفيق بالذخيرة او غيره ١٢  
قوله رخص على انه الصحيح - اقول هو الادق الاصلق بالوقوع كما لا يخفى ١٢  
قوله لا يكره ان يصلح - هو نفس محمد في الجابح الصغر ١٢  
قوله عن مجتهديا - نفا الطائفي في مجتهديا ١٢  
قوله من القبة المذكورة - اقول ماله ان يراخه نفس الجابح الصغر فانه  
بكذا لا بأس ان يصلح على باط فيه تعادير ولا يسجد على التعادير  
الله ونبوه لا يحتمل ما ذكره كما لا يخفى ١٢  
قوله اسنوا الطحاوي في شرح الدنار - اقول لم ار اسنوا لهذه الدنار في  
شرح معاني الدنار في باب التصوير في الثوب فلعنه الشيطان في  
محل آخر ١٢  
قوله فيما كان كذلك كما سيأتي - انظر من يأتي فان الذي يأتي في  
آخر صوم هو الدصالة على ما سبق ١٢  
قوله الى النخرج ادا الى الحمام - كذا هو في نسخة - المتن المطبوعة  
وزاد في النسخة التي شرح عليها والمحقق ابراهيم الحلبي ادق ذلك  
هو في السندية عن المحيط عن محمد ١٢  
قوله لا ينبغي ان يكون هذا محالاً - اقول لا شك فيه والمسالمة

مطلقة قلنا وقد ذكرنا من كراهية النهية عن المحيط من محمد وعدنيا  
 مع المخرج والحام ولا شك ان استقبال القبر كرده في الصلاة سواء  
 صلى في المسجد او بيت او قصر او دارا الفوق كما دفعه الله تعالى نعمه  
 ان يناسئلتين صلاة ذات ركوع وسجود عن التوجه فيها الى  
 القبر وبذا نسلم الا ما نحن كلنا في جعل سيرة في غلط اصبح رطلوا ذراع  
 وفي الفجر او بعد القبر من موضع نظر صلاة الخاشع والآخر في تعليم المسج  
 ان يكون متلية انه هذه الاشياء وبذا تحصل المسج المقصود دون ساجد  
 اسبوت التي محل الجماع فيها ولا يحصل بعد ذلك التوجه وما سلك السيرة  
 بل بما كل كالمات في الترتيب ١٢

قوله دون ثابتهما - وما بعدهما ١٢  
 قوله ولا يخفى انه يلزم من هذا التوجيه اقول وقد ذكرنا فساد هذا السليل  
 على ما مر في الغية ص ٨٥ فراجع ١٢

قوله من صرح به وفي الذخيرة - بل صرحوا بانها لا يقف شيئا عند  
 الشخص كما انهم عليه في الغور من مسائل النوازل ١٢

قوله وذكر القدوري - اي في غير مخففة كما سيأتي ١٢

قوله صلواته انتهى - هذه بعينها عبارة الثانية ص ١٦٩ ١٢

قوله ولكن التعليم ليس بحل كثر - اقول انما يتباعد على ما مر في النهية في المال في الفتح  
 ان التكرار لم يشترط في الجاهل يعني الجاهل العزاي لم يشترط له فساد تدارا  
 قوله وانه ثلاثة صقوة - اقول هذه العقوبة لا تخفى الا على قول اللام الى  
 يوسف الفتح بل حكم بالفساد مطلقا قال امن المحقق وهو العج لا به كلام  
 فلا يخفى عليه انه ذكره اصح في الثانية ١٢



١٢ قوله في علم صلاة اخرى - فلهذا في ما تقدم ان تكرار سجود السجود في صلاة واحدة

غير مشروع ١٢

١٣ قوله اذ ان بحيرة الناس بين يديه - اقول انظره مع قوله ان سرقة الامام سرقة

لمن خلفه ١٢

١٤ قوله من السوء ببدون العاق - فقد ذكر في كتاب الانف والباء الله

سواء وان يمنعها ببدون العاق كما نادوا في بعض من دلالا اقول المكور

الكوم كذا نصحت في دلالا اقول باب الدار مكسول ١٢

١٥ قوله ولم يترك حكمه اذ اختلف المصنف - فلهذا العاد عنه بما خلا ١٢

١٦ قوله لمن كان بنده - ولم يخص بكلامه ان صلاة سبعة وامامة كل ذلك جائز

على خلاف ما نادى به من العلماء كما نرى في الملل وغيره مما نحن ان الصريح فساد

امامة واليه تعالى اعلم ١٢

١٧ قوله بهذا نقله في علم ١٢

١٨ قوله ثم بعد هذا - به الفيا من كلام الثانية ١٢

١٩ قوله قص - وذكر الطحطاوي في حاشيته الراقي من الفقرات العشرة

للعادة وذكر في النذرية ما يغيبه الخلاف فيه بين المتأخرين ١٢

٢٠ قوله ذكر ابن سير - ولله الامام الشراقي في الميزان ١٢

٢١ قوله وبه مستحق الخطبة - اقول معرج به في خلافة دخراته المقتنين و

جزء الكور في غير ما يبلغه بحرم في الملاقاة بحرم في الخطبة ١٢

٢٢ قوله ما ينكر - سقط من ما ينكر فان الذي عبده انما يتعلق به من ما روى

لجام من خدائش ١٢

٢٣ قوله رواه ابن خزيمة - بل رواه الترمذي الفيا وغيره كما فصل في الجامع الصغير ١٢

١٢٩ قوله تفيح به نان لوطي - اي بافزا فيها علينا لفيها في الله تبارك و ١٢  
 ١٣٠ قوله قبل ان يعلم في هذا خسرنا - اي قبل ان نعلم في هذا خسرنا - اي قبل ان نعلم في هذا خسرنا  
 برسل داود بن يحيى **يا** لرسول ١٢  
 ١٣١ قوله وفيه نظم غابر **يا** لرسول الله - اي في ذلك نظم غابر **يا** لرسول الله - اي في ذلك نظم غابر  
 من اصحابنا كما في السند من الغابة و زجاج الدرر ١٢  
 ١٣٢ قوله كما تقدم في موضع من هذا الكتاب - اي كما تقدم في موضع من هذا الكتاب - اي كما تقدم في موضع من هذا الكتاب  
 بسم الله مائة على الله ١٢  
 ١٣٣ قوله واما غابة على يد موصلة - اي واما غابة على يد موصلة - اي واما غابة على يد موصلة  
 ١٢٩ ١٣



## دررالحکام شرح غرر الاحکام

دررالحکام شرح غرر الاحکام کے فاضل مصنف محمد بن فرامرزا الشہیر بہولی خسر وہیں۔ اکثر فقہائے حنفیہ کا یہ دستور رہا ہے کہ جب اپنی تصنیف کے بعض مقامات کو خواص کے لیے مشکل سمجھا لیکن اپنے تبحر علمی کے باعث تصنیف کے وقت یہ خیال نہیں آیا تو خود ہی اپنی تصنیف کی شرح یا اس پر حواشی و تعلیقات تحریر کر دیتے تاکہ عوام و خواص اس سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے متون اربعہ میں مختار ہے کہ اس کے مصنف نے خود ہی اس کی شرح اختیار کے نام سے لکھی۔

علامہ مولیٰ خسر و علوم معقول و منقول کے بحرِ رخا رہے۔ آپ کے فضل و کمال کا شہرہ جب سلطان مراد خاں عثمانی کے کانوں تک پہنچا تو آپ کو قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کر دیا جو ایک بہت ہی عظیم اور اعلیٰ منصب تھا۔ یہاں آپ طمانیت و سکون خاطر کے ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور مشہور زمانہ کتاب مرقاۃ، مطول اور تلویح پر افادیت کی غرض سے حواشی تحریر کیں۔ خود علم فقہ میں ایک بلند پایہ کتاب غرر الاحکام تالیف کی اور پھر خود ہی اس کی شرح دررالحکام کے نام سے لکھی جو آج بھی فقہ حنفیہ میں مشہور و مستند اول ہے۔

آپ نے ۱۲۸۵ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی اور شہر بردوسای میں دفن ہوئے۔ آپ قرن ہفتم کے مشاہیر فقہائے حنفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں حسن چلبی اور حسن بن عبد الصمد سامسونی اپنے عہد کے نامور عالم اور فقیہ رہے۔



حواشی بر الاحکام شرح غرر الاحکام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غورالحق

٢٢ في قوله والساخر التي - مطروضة اي مائة ذراع وثلث ١٢

قوله على نصف القطر - بل على ربع القطر او على القطر ثم ضرب المااصل من

اربعہ کا جو حکم انعام ہے ۱۵

۴۲ قوله ان عدم التفع شرط وليس كذلك كما سيأتي - في الاستصحاب بالميزان

صے لو مان نفعی وجب الاستیجاب بالنفع وليس كذلك اذا الحق ان

الدجاج ١٢ اثنان لتخليل اذالم يدخل الخبار بين اطالجه قول محمد

كما من الزور كما، بشرط استعمال جود عن الارض فله محمل له الا لا دل

ای تحویل الاستغیاب بالنفح کا

١٥ قوله وهو الحرة فبيد لا يابيد خل - رونا عليه في المنش ص ١٠١ في السجدة

۲۴ قوله اذا ما ان اللاحق المحسن على البعض ادلا - اقول قد يرد هذا الاستظهار

رجوعہ سے الہ تعالیٰ علیہ وسلم الی اہلہ وجماعتہ ہم حنین الی المسجد و

قد صدقوا فيه ذلك ان تعجب باننا دار فخره عيسى عليه السلام صدق الله تعالى عليه

دسلم ارمحضم انه ان تاخر صلی باناس تم کیون صلاۃ ال

امام اشعین لکونہ خلیفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والقبافی ترکہ صلی اللہ

تو اے علیہ وسلم الجماعۃ بالمسیح حکمہ - اخری بیابا علیٰ المنسرد المحارک

الحمد لله رب العالمين في الفتح - قبل باب ألف الصلاة كما

الكون بل تمتح اى الصخرة - اضلعوا انما على الدرامم ركعة انقل البحر

۱۰- قوله نبی که کز تک واجب فلینا مل - اقول دلوقه افاد و اجاد رحمة الهی علی



کلی ما کان الواجب الاقتصار علی قوله ان القنوت واجب مطلق لمراد له

خصوص المردود فکل ما آتی به یكون فردا للوجوب لا بد له کما قد جری

قوله و بهذا التبرک الی انه - لتخفيف العبارة بصورة السلام دنی التواضع لمراد

قوله و هو اللوح لم یکنه - ینافضه ما یندرک صلا ۱۲

قوله بوجوب السجود استنباه و لضعف - ثم وجوب التواضع لمراد

انما وجوب السجود فی الصلوة صحیح فی البداهة و الفقه و هو المخرج به فی الاصل فیه ۱۲

قوله اقول الفصح قد فیه - اذ انما کان قد استوجبه هو الفیاض بما لم یکن طاک ۱۲

قوله ادره بهما لمراد فی کتاب الحج - له قول بل اذا تم الحج فقد حل المحرم و

قال تعالى اذا حللت من احللت ما صطادوا ۱۲

قوله هو اللوح فلا یجوز من هذا القول - اقول فایة بالنزح محاذ کران له

ینقص المهر من مهر المثل فمن نقول به کافی فی الزلیج فایجاب ذکر المهر بما لم ینبت

لکن به ان یقول علیها لا ترضی الا بالکثر من مهر المثل بقدر مضمون فلا یجوز به

علم الزوج الا اذا ارسل لها المهر فی الاشياء و تسکت فیدل لکونها علی

المرئیه به اذا کان قد ربه المثل او اکثره و لا سدت لکن لک ان نقول

مهر المثل هو الاصل العدل و احتمال ان لا ترضی الا بالکثر منه جمیع لا یلتفت

الیه و قد قال فی الطافی الاب یعرف مراد فی ذلک و هو صدق مثلها

فلا حاجة الی التسمیة اه و بالجملة فالمرضا به هو الخائب الظاهر و لا

اعتبار بالبعید انما در ۱۲

قوله و فیه ما تشبه - رجوعه فی فتا و دنیا ۱۲

قوله ان المهر حق الری و الفاذ غیر ما طب به بخلت - احضرنا للبعض و لذا

یحجب مع نقبه و لو کان حقها لا ینفخ بنقبا ۱۲

در الحکام

غیر الاحکام

در الحکام

١٢ قوله تنزديجى ابتغى الازداج ) قد عده ما يصح ردافى الخانية والحق قول دحل  
 وجهه ان المنحى انك انما ليس الطلاق تنزديجى فبى تنزديجى ان المنك ما  
 انما انت مطلق فاده العلالة مقصود على انشان

قوله لا سبيل لي عليك لانكاح - اقول كون لا سبيل لي عليك ما يصح ردافى  
 يوافى ما فى الخانية عن ابى يوسف عن الامام الا فطيم لكن فى البداية عن ابى  
 يوسف انه ما يصح سبأ وانه لك نقل فى السندية عن مسبوذ الامام شمس  
 الدومة السرخسى وعلى اجام الهنوز لقاضى خان والنيايح دفاتى السردجى و  
 هو الموافق لما جزم به فى الخانية بعد ذلك حيث عده ما لا يصدق فيه  
 المذكرة وانه تعالى اعلم

قوله ملك ما هو صامح للجواب فقط - اقول جعله فى السندية عن السخانية فزاله  
 عن النيايح عن الامام ابى يوسف ما يصح سبأ فقد اصبحت فيه الد  
 قسام الثلثة على الاقوال الثلاثة فليتل

١٣ قوله فى المنحى الليرى انه عينا - اقول الظاهر من قوله منحى من الحمام ان  
 المنحى شرعى ولو اراد منح الزم الدل الفيا على لزوم منحه اياها فبرجع  
 الى المنح الشرعى وذلك لان الظاهر من امثال التركيب من انفسها الا  
 بجواب كما فى الحلية وغيره لو كان المراد ما فهم العلالة المنحى لكانت العبارة  
 له المنح من الحمام ما فهم وانه تعالى اعلم

١٤ قوله ربا ولا يرد على من قال بيع بمنى التمن - اقول قد تم الى تصوير الغصب  
 فصدق ما قام عليه لم يصدق التمن الاول وهو ربح برضى بيع غصب كبر  
 لم تجز الزيادة بكونه ربا ودور على من قال بمنى التمن الفيا  
 ١٥ قوله معنى المواثبة هو يوقد على ذلك - بالاشهاد وبالجملة فالمراد منها با



الشهاد وطلب المواتية للشهاد على طلب المواتية والشهاد ورجا  
يطلق عليه رتبة استن السلطنة خسر ونفسه قال فيه تستقر بالشهاد  
نفسه حاشي لطلب المواتية ١٥

١٤ قوله وفي النسخة القنوي في اجارة الشاه - شاذ مجهول القائل نكاح جاري  
يا ذكرنا ام التوردي ١٥ نقله عن تقي القدر ١٥

در الختام

١٥ قوله ابدان في النسيئة - لعل موابية النسيئة بالعمى - اذ لم اره هنا في النسخة الا  
قوله لان صيغة على - اقول رحمت الله ليس على هذه الا صيغة القائل  
اللعن التي له على فلا يزال على القضا ولا على القضا وعنه ولذا  
شرط في الله المختار بقوت الرجوع ان يقول عن ارضي الله على رتبة  
النسيئة وقال في النسخة ١٥ نقله بان لنقل كلامه على نقله عن او  
على قوله وانما من ونحوه فلو صحت ضمن اللفظ التي نقله على  
لم يرجع عند الداء ثم ذكر وجهه ثم قال وهذا قول ابي ضيفه ومحمد بن سبل مافي  
اشارات الدبر راجع وبيان نقله عن الخاتمة عن المجرى عن الامام فاني  
ما في الباب انه خلاف ما قد مر الخاتمة بما راي اياه الى الاصل ١٥

١٦ قوله في الجامع الصغير - اي في بعض شروحه اما الجامع لم ينفذ في الوصية لاهل  
الحرب باجلته اه ١٥

قوله وهو في دارهم - قد علمت انه ليس فيه نعم هو في سيرة الكبير ١٥

## بحر الرائق ومنحة الخالق علی البحر

بحر الرائق اور منحة الخالق علی البحر دو جدا گانہ کتابیں ہیں۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور بعض مقامات پر تعلیظ مصنف کو بھی نمایاں کیا ہے اور بعض مقامات پر تعویب بھی فرمائی ہے۔ پہلے فقہ حنفیہ کی مشہور و معروف کتاب کا جو ایک مبسوط اور جامع شرح ہے، آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

**بحر الرائق** ۱۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" کی ایک بہت ہی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ بحر الرائق (شرح کنز) علامہ فقیہہ دوراں زین العابدین ابراہیم بن یحسین مصری کی تالیف ہے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور و معروف فقیہہ، قہامہ دوراں، عالم اجل اور فاضل اکمل تھے۔ یوں تو آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی شہرت کا موجب آپ کی شرح "کنز الدقائق" اور "شرح اشباہ والنظائر" ہے۔ آپ کی تعلیقات ہدایہ اور حاشیہ جامع الفصولین بھی بہت مشہور ہیں۔ ۹۲۶ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور ۹۷۶ھ میں وفات پائی۔

**منحة الخالق علی البحر** ۲۔ منحة الخالق کے مصنف مشہور زمانہ فقیہہ زین العابدین کے فرزند امین بن زین العابدین ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف شرح "کنز الدقائق" معروف بہ بحر الرائق پر حواشی تحریر کیے ہیں۔ یہ حواشی فقہ حنفیہ میں منحة الخالق کے نام سے مشہور ہے۔ ان حواشی کو فقہ حنفیہ میں اعتبار حاصل ہے لیکن یہ حواشی بحر الرائق کی طرح مشہور و معروف نہیں ہوئے لیکن "بحر الرائق" کے مشکل مقامات کی تفہیم کے لیے مفید اور قابل قدر حواشی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے وہاں کتاب کا نام عنوان میں دیدیا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو۔



# حاشية البحر الرقش كنز الدقائق ومنحة الخافق

بسم الله الرحمن الرحيم

١- قوله دسماة وقال عليه السلام ان دماثة - قال الحموي في كتاب الوقف في  
الحوادث لما دخل من رجب سنة تسماة وسبعين ١٢  
قوله دسماة وسماة - لعل فيه تصحيفا فان مره دسماة تعال على هذا لا يكون  
الا تظاهرا لبعض سنة ١٢

٢- قوله مرداه ابن ماجة والنسائي - اقول عندهما من زاد على هذا فقر  
دعوى وظلم وليس عندهما ادق من نعم بوعد الامام الطحاوي لبند جود  
من سنة هما كما ذكرته على ما في النسائي ١٢

٣- قوله دسماة بخرة - بالجر عطف على الاسرف ١٢  
قوله موصي الاستسما وذرعه - بالرفع عطف على الترتب ١٢  
٤- قوله ان يدا في غسل الوجه - اقول ليس به زيادات على الصم بل هو  
ذكر لما من السنن ١٢

قوله فاما في المتن موافق لما في السراج والمراد - الذي في الشرح المتيقن ١٢  
قوله صوابه لما في الخانية - اقول بل صوابه ان شاء الله تعالى لما في الشرح وادار  
به الزمعي حيث نقل عنه في البحر التفرع بالكرامة فقال بهذا اطلاقها للتحريم  
فاما في المتن موافق لما في الشرح ١٢

٥- قوله لعدم الخرج - اي كائنة في الفرج الخارج ١٢  
قوله داخل الخنوا - عن الفرج الداخل فائبة فيه ١٢  
قوله ليس ذلك الا لكونه - وهو معلوم ان بائزول الى ما اشتهر بتحقيق النزول الى  
الى فية الانف نفق وفي البدن ١٢

بحر الرقاق

القصة وان لم يصل الى مالان ١٢

قوله انه لم يصل الى ماليسن - يعني ان الحائض خاضت ١٢

قوله من تنها بل المراد بالجاذب السيلان ولو بالقوة - الذي في الفوائد المحصنة

نقله عن السريين جميعا ١٢

قوله فيه ان الماء من فروع الدم - اقول ليس كل ما من فروع الدم ولا يصحج الى التفصيل

فاما ان من علة حمل على انه فروع الدم والالا ١٢

قوله في صفة صديا - لفظ من انبها ما يتم به الحرام وهو انه ثم ينضم فيه ما ١٢

قوله في فم القدر يصرح بالوجوب - اقول هذا عجيب بل هذا انما هو كلام انتم اقبله

البحر من دون غزو ثم رانت الفتح ودره في مقام به خبر ١٢

قوله كذلك في المختص - وقد مال اليه صاحب البحر آخره في باب السحيف ١٢

قوله وفيه لم يل القاهر - هذا كلام الحلية الى قوله ما دلائر ١٢

قوله وبهذا التعليل - هذا كلام الفتح ١٢

قوله كلامه دام كلام القول - اي كلام اللقاني ١٢

قوله في الاصل دون الثاني اخر - اي انها كلام في زاده ١٢

قوله كذا في البداية - اقول ليس في البداية قوله غير غلط بل في ما ياتي عن

الامام الربيعي ١٢

قوله زاد بعضهم وفي الثلاثة - هو كلامه الحلبي شايخ الدر المختار ١٢

قوله ان كان في صلب فليتا - الى ما كلام الفتح ١٢

قوله فحلية الخسل - اي عنه بما نقله فانه في ابوسف ١٢

قوله انه من فيلزة الخسل - اي ولم يتبين كذا كلام ١٢

قوله با اذا لم يكن ذكره منتشرا - فانه ان كان منتشرا لم يجب منه ما كان

منه الخالق

بحر الرائق

منه الخالق

بحر الرائق

منه الخالق

بحر الرائق



قوله دونه تقييد خلف المتقدم بمن الى يوسف وصاحبه - اقول في  
العمارة الواحدة من صورة الخلف في ما اذا اشك في العنى والمعدن  
اما اذا اشك في العنى والودى مدخل فيه لا يشتر قبل النوم ١٢

نقطة الخالق

٢٢ قوله في البهية العام قضى اقول دالى للبيرة - من زمان ١٢  
٢٣ قوله صوابه ويحتاجون - اقول هو على وزن حديث كما تكونوا يقول الله وهى  
لغة غير مادرة فنضرب خلف صلات الصواب ١٢

٢٤ قوله فعبارة القدوى - زاد على الزيلعي عبارات الكفر التوار والجمع التهمة والتجسس ١٢ بحر السرائق  
قوله ولا من حيث اللون - متد في البداية ١٢

٢٥ قوله فالجمرة لا حرا مان كان اما المطلق - اما عدم جواز الوضوء باماء المستقطر  
من مسان التور وفوه ١٢

قوله ان مقتضى ما قاله شامس ان الخارط الجامد - اقول احتاج الى به من التبيين  
لأنه صدر كلام الزيلعي وذلك لانه قال اما اذا بقي على اصل خلقه ولم ينزل عنه  
اسم اما جاز الوضوء به وان زال صرحا رقية المبحر في النقية باحد من ١٢

قوله لان غلبة الخارط الجامد - اقول رحمه الله السيد عدم المجيء من غلبة الماد لانه  
غلبة المعنى لا فانقلب فيه ذكر ١٢

قوله والجواز الذي في الشايح - صوابه الزايع ١٢

٢٦ قوله لا على عدم الخارط لما قد يتوهم - بل هو المراد بفتح هه كلمة في غير الباقي فراهبه مسكا ١٢

قوله لانا نقول الماد القليل - فانه لا يتشكك فيه ديه الجزاء بمقدور العلم به ١٢

٢٧ قوله ابن ديسان وقال لا تفر - فليمنه ابن النخبة ١٢

قوله احتاج صار مستعملة كلمة - لعل صوابه لغير حاجة ١٢

نقطة الخالق

٢٨ قوله على سبيل الاستدلال - اقول يوسف - او فاما الماد المستعمل - ان لا يميز

الاستعمال الى بقية ماء اليد المحض الصغير لان الظاهر لا سلب الظهور ظهوره

فاجاب عن محمد ان كلمة ليعبر استعماله حكما كما بينت في النجفة - الانقيده ١٢

٢٢

قوله اطلاقاً فكذلك على رواية الطهارة - اقول مرحوا ان ما ورد على نفس من

فيكون للمعنى ان النجاسة تحصل للماء سواء كان هو الوارد على النجاسة او بالعكس

واذن نقول بمثلنا كلما ان الماء الوارد على نجاسة حكمية ليعبر استعماله كذلك

النجاسة الحكمية - اعلى الحديث اذا ورد على الماء ليعبر استعماله في الملقى لم يرد

ماء النجاسة على حدث ولا الحديث عليه بل يرد عليه ما ورد على حدث وهو

غير حدث وان تغير بالورد على حدث ١٢

الاستعمال على حمل تلك الروايات على القول النجاسة ١٢

قوله ان في العضو يشبه الاستعمال في الجيب - اي في الحوض لنفس الاعضاء فيه ١٢

قوله وتشخص الاضغال بالجملة فلا يحفل - اي ان المصوب كان ممتازا عما

تشخصها ما ينزوره على البدن ثم تفصل عنه بخلاف الوضوء في الحوض غمسا

فان الملقى البدن غير مروره ولا الضغال ولا يقدر على تعيينه ضربين جزاء

الماء اقول دلالة ليس من شرط الاستعمال مذنية مروره ولا فاعلية الفاعل ولا

ليفر شخصه عدم قدرة على تميزه وليس الاستعمال مقبولا بالتشكيك فيكون المراد

اقوى من غيره ودلالة لزوميت امر في ازديادنا شرا فاما العمل بمحله في النفس ان

الماء لا في ثم الفصل وثانيا فرقه بالتشخص في الصب دون النفس منى على ما

سبح في باله ان الملقى هي ولا جزاء الملاسة وليس كذلك بل لكل كما حققناه

ولو ممتازا من شخص سائر ورود الاعضاء عليه والفعاليات منه وما

الاعراض من بعيده لفظه الشروع فانه اوسع

مبادرة الماء المطلق

بحر الرقيق



للماء المستعمل يجعله مستعملاً ولا شك ان هذه المجاورة داخله في المصوب فيها  
فلذا قال الشيوع والاضلال في الصور يمكن سواء وليس الامر كذلك فان لا  
نقول بالشيوع والسرمان بالجواز ولا السبب الاستحال في الذنب الصريح انما  
سببه شيء واحد هو ملاقاته بدن محدث او يتقرب وقد وجدت في بعض  
لعل الماء ولم توجه اصلاً بغير المصوب في صورة الصب والله تعالى اعلم ١٢

٤٢ قوله تدبج ويصح قلت الطاهر في رسالة العلامة قال بل ينبغي ١٢

٤١ قوله شرح الانقياد - الاضافه بيانه اي في شرح بولله نياح لانه رحمه الله  
صنف نفا ساه التخرثم كتب عليه سر حاشما والقياح ١٢

٤٢ قوله اخلف المتأخرين فيه - العلامة اخلف المتأخرين فيه ١٢

٢ قوله وينبغي ان يكون الجواب - فقبل عن لان التي كان ماء واحدا وقد تنجس  
العله ولا عبرة بالحق بل هو نايح فتجنس جميعا وقيل هذا طاهر لان حكم النجاسة  
يقصر على القليل وراى السحالي منه اما السافل يمكنه فله تنجس بوقوع نجاسة  
فيه ولا مجاورة للمحالي المتنجس ١٢

قوله ووقع الماء الجبس في الانقبيل حمله - اقول لا عبرة في النجاسة بعلية  
الاخرا بل الوصف فالجس لا ينجس وان كان المتنجس كثر اخرا

٤٢ قوله فان قيل العبرة بعوم اللفظ - اقول لا نسلم ان الامام في الماء لا ينجس  
لله استخراق بل السمعة وهو حاصل حمله على بر نجاسة فلا عموم اصلا ولا حاجة  
الى حية ما ياتي من الابحاث والله تعالى اعلم ١٢

٤٢ قوله قال الرملي اقول وبالاولى - اقول له ما ياتي شرعا آخر ١٢  
عن الامام بن زياد المحسن ١٢

٤٢ قوله وفي حالين يحول الى الماء - اي حال اقامة القرية وحال ازالة الحديث ١٢

٥٢ نجاسة حكمية فادرج تغيره اه نجاسة الحدث في الثاني ونجاسة الله

نام في الادل لان المحنات يذهب السيات ١٢

٥٣ قوله اذا سمع راسه يبلل اخذه من الحية لم يجز - اقول ينبغي ان دليفة  
اللمحة في الوضوء المسح ١٢

قوله وان السجدة في المصولات - الباقية على الوضوء الحول بعد الغسل ١٢

٥٤ قوله ما ذكره في نعم القدير تبعا للثبوت - اقول لم يخرج عليه المحقق لضعفه وما  
رضته لغرام حجة منقوضة عن الدلالة ان الحديث ان ادخل عفوانه في الاء  
القليل لم يغير على استعماله ١٢

٥٥ قوله جلده بالذباغ والرمح ٢ - وليس يصح لانه محسوس العين ١٢

٥٦ قوله وذرعه عليه فروما - اقول بل انما في كذا من التفرع ما سببه على  
القول بالطهارة ثم انه رحمه الله تعالى قد افهم بان سواه نجاسة عليه  
بغير النجاسات التي يادى اليها كما بيناه ذكره في متناوينا ١٢

قوله عند محمد فيجوز ان يكون عن محمد واثبات اه - اى ويجوز ان يكون  
فرعه على مذهب شيخ الامام رضى الله تعالى عنهما ١٢

٥٧ قوله لكن قد اجاب في المحيط - معنى الرضوى وتمام عبارته في الحلية ص ١٩٨

٥٨ قوله لكن المنقول في متاوى قاضيان - استدراك على قوله الملقوا

بان الاطلاق انما هو بحسب المردى منه فلم يخصه بامام دون امام  
اما في غير ذلك فاضلوا فمنهم مطلق كالشيخ ومنهم نقيض بالتعليم كالحائض  
وعلى كل فلا يشي الا على القول بالطهارة كما لا يخفى ١٢

٥٩ قوله ادحكاد ان اخرج ميتا - اى وحكم وقربه كالتجاسة للو ١٢

قوله ولا يخفى ما فيه - اقول ينبغي على فرق الملقى والملاقى فلا نظر ١٢



٤٢ قول في النارة خاتمة معربا الى بعض المشايخ - اقول صرح بهذا المعنى الامام صاحب

الهداية في التجسس كما في الفقه ص ٢٩٠ وقص ٤٩

٤٣ قوله ائتم اصحاب بدن الميت - ثم الى هنا كلام صدر عن المتأخرين والذي بعده الى ان  
بمعناه في الخلاصة ١٢

قوله لانه ماد ضاير برؤية الماء ١٥ - اما ان الجنب لا يجوز دفنوه فاحفظ ١٢

قوله فيه منه نعم النظر منه بر - اقول كان ينهض لو كان البحر عن الماء لا ينبت  
الا بطلان الرضوخ ان وضوءه ليس كذلك بل كونه مشغولا بحاجته اتم  
الضمانه للبحر كالمعد للعتش فانه لا شك ان لو وضوءه جازد مع  
ذلك بومر بالنسيم ١٢

٤٤ قوله ومن كان في مكة جاز - بحمد الله ١٢

٤٥ قوله فيه نظر لانه ان استعمال بادل الوضوء - النظر ظاهر لكن الذي في البحر عن  
ما في البدن ونقله معنا في الحلة - مقرر ١٢

٤٦ قوله اصابته الجبارة في المسجد - بقية المسألة آخر طبع وادراك ١٢

٤٧ قوله هكذا روى عن محمد لعمري كما نقله - ذكره في البدائع عن ابن سمانه عن محمد ١٢  
قوله ان ما في القبة من قوله - بل مثله في الطافي ١٢

٤٨ قوله والاشبهه باق فلو انهما تم سألنا فان اعطاه استألف وان الى تحت  
وكذا اذا ابى ثم اعطى وان غلب على ظنه عدم الاعطاء او شك لا يقطع

صلاته فان قطع وسأل فان اعطاه توعد ولا تقسمه باق وان اتم ثم

سأل - اقول من القدرة ظهر البحر مع تقسيمه بخلات ما كان في موضعه فظن هو

فيه الماء فربما قلنا قويا فكان يجب الطلب فلم يطلب ونجم وصله ثم ظن ان

للماء هناك فانه بحمد الله كما ياتي عن السراج الوهاج ١٦٩ ولكن فرق بين

حكم الاعادة وحكم نقاء التيمم فليشأ مل ١٢

قوله فان اعطاه بطلت وان ابي تمت وان كان خارج الصلاة فان لم يسأل وتيمم وصلى جازت الصلاة على ما في البداية ولا تجوز ما في الميسر فان سأل بعد ما كان اعطاه اعاد ولا يملك سوا من الاعطاء او التيمم او التيمم

اقول من التيمم ظهرت القدرة لم يصلح تيممه بخلاف ما اذا نسي في رصده او لم يعلم بما قرب من طهر بعد الصلاة ١٢ وبالحكمة لم يغير وانى هذه المسائل فله بل لما للظهور من محرمه وقدرته واعتبره فيما اذا نطق قرب الماء فلم يطلب وقيل وفيما اذا نسي او لم يعلم وصلى فله لا ما للظهور فيما مل ١٢ ومنه التوفيق واليه تعالى اعلم ان الماء بما معلوم الوجود فالعبرة لا بالظهور لا لانه على ما نطق حيث لا يتطهر يحصل العلم بان سبيله فيعطى او يابى بخلاف تلك الفروع فليس الماء معلوم الوجود فيها فبني الامر على ظنه ١٢

قوله ان التيمم يتقضى - انتفاض التيمم عند رويته الماء بالحدث السابق وان

كان حدث طارئ الفيا ١٢

قوله توقف بعض الفضلاء في صورة ذلك ويمكن تعوير - وهو الفاضل ح مخنيء الدر ١٢

قوله وكذا التيمم في طه - مرت ١٢ ١٢

قوله امر بالاعادة - اقول بهذه رواية عن ابي يوسف قال لانه في عبده والمصلحة

لومردي عنه الى يوسف ١٢

قوله فلم يجبه وجبت عليه الاعادة عندهما - هذا في الصلاة وهل يجبه التيمم ظاهرة عن المستفتي في هذا الظاهر اعادته لان الطلب كان شرطه فلم يلزمه ظاهر ما مر ١٢ عن الزبادات غير كما انه لا يجبه لانه ان كان عند غيره ما نطق الاعطاء فلم يسأل وتيمم وقيل نعم سأل فابى فبنيته باق بل ولا يجبه الصلاة فله به عن فرق ١٢



١٤٢

قوله في تلك المسئلة - بناء على اشتراط - ارساله - نسيان الماء في الرجل بناء

على اشتراط الطلب في الرجل عند ابي يوسف لان الرجل منقطة الماء كالرجل  
العدم عند مالك لانه ليس منقطة ماء الوضوء بل الشرب كما تقدم عن الفقيه ١٢  
١٢ قوله قبل الفراغ فساله - ايتيم وراي ماء فساله محمد بن حسين فقال الفقيه - ولو سالت  
لا علمت فعمله بذلك التيم لعينه الاصح ١٢

قوله وان كانت العدة قبل الشروع قبله اه - اي فلما انه بقاؤه عند فقال  
قد كان عندى لكن الفقيه - ولو سالتى ولو سالتى قبل ذلك لا علمت ١٢  
قوله في صحة الشروع فراغ هذا عن صلته ١٣

١٣ قوله على حفيه وفاقة الطورين في المهر - الى هنا كلهم المخلصة من غير الله مثل ١٢  
قوله ولو تزوا - لعدم حدث آخر ١٢

قوله وينزع الحفيه - يجوز الجناية لو جحد ان الماء ١٢  
قوله في الجناية ينزع المرأة زوجها - فصل المرأة بالذكر ليعلم حكم الرجل بالولد ١٢  
الراس فانه اذا انزعج الشرا النازل الذي لا يعمل انزعج نفسه نفس الراس  
فانزعج نفسه احد ١٢

قوله قال في الغنيص وهو عجب - التبع الى محمد بن سفيان ما يجيبه ويندفع العجب  
فراجع ما قبله على ما سنن رد المحتار ٢٦٨ ١٢

١٤ قوله وسمع لان هذا الحديث - لان اعضاء الوضوء محسوسة وان كان يتيمها عن الجناية بعد ١٢  
قوله يجوز المسح - الى هنا في الفقه ١٢

قوله عن الرجلين فهو ممنوع - واعضاء الوضوء ولو لم يجان التيم لاسائر البدن على  
بالمستغفبه فافتر ١٢

قوله ما ذكره ليس سبيد - اقول كيف هذا هو نفس محمد في الاصل كما في المخلصة  
فليأمل ١٢

١٢ قوله تعالى معنى قوله لان المنابة - اقول به الكلام مع صحة في نفسه لا المسمى المقصود

ينتهي بل الصواب بمجر البحر انظر ما كتبنا على ما من الغنية ١٢

١٣ قوله اي قائله قياسا على اباحة الدخول بغير العلاء - انظر ان لفظة - كما دعت زائرة من قلم الناسخ ثم راجعت نسخي البحر المكتوبة فوجدتها خالية من لفظة - كما كما ظننت وله الحمد ١٢

١٤ قوله لم يصح بخلافه - اقول التقريم بخلافه يجري مثله فسياتي بعد السطر عن الخلاصة جواز ثم نظر ولم يولد للحائض اذ لم ترد به القوادة وبها لا يختملان دعاء ولانها اذا عادت الفهر الى زبده مثلاً ١٢

١٥ قوله بدون خروج الوقت مبطل وليس كذلك - اقول نعم لان وضوءه اذ كان على انقطاع منزه كان كوضوء الاصحاء فينقصه سيلان من دون خروج الوقت وكلام الجاسم الكبير في وضوء المعذور وهو ينقصه العذر بل خروج الوقت وقد قال العلامة المحقق في رد المحتار ١٣ اذ انما انما على انقطاع دوام الى الخروج فلا حدث بل هو طهارة كاملة ولا يبطل بالخروج اهـ فلما لا يبطل بالخروج وجب ان يبطل ما سيلان لان هذا هو حكم الطهارة الكاملة ١٢ قوله يوجب الزوال - اي زوال العذر ١٢

قوله الدم الثاني - الحارث بعد هذا الوقت الطامس في الوقت الثالث ١٢  
قوله الثاني بالادل - الحارث بعد هذا الوقت الطامس في الوقت الاول قبله هذا الطامس ١٢

١٦ قوله على الضعيف ويخفى على الصحيح - اقول بل لا يخفى اهـ لانه صادق في انه لادم فيه وان كانت نجاسته الطهارة له البهول باقية الا ترى الى قول الفقيه وان لم يبق عين ودم نعم تباد في الخلط اذ اختلف



ان لم يسن قبلها سنة دم هو ١٢

١٢ قوله ورسني ترجم التخليط - اقول بل نقص في المذنية عن العبديية ان الفتوى  
على التخليط لا نقلنا نصه على ما مشردا المختار <sup>١٢</sup> فسلم ان بحث البحر دافق  
فتوى المكنة الفتا ١٢

١٣ قوله زوايا بامرة - بظاهرة عذره زاد الفقيه للامام ابن الهمام ١٢  
قوله وادعلم ان النجاسة - من بها عبارة مشروطة العلامة الغزي ١٢  
قوله على تسعين مرتبة - الظاهر ان هذا اللفظ دقح زائد من فلم الناسخ ١٢  
قوله اعمدة المصنف - او الامام ابن الهمام ١٢

قوله ان يعود الى المنحصر المصنف - او الامام ابن الهمام ١٢  
١٤ قوله دلالة عندنا يابذة - اقول الذي في صفلي عن كتابا انه اذا دخل من السجدة  
الضعيف في الشئ او بالعكس يقدم اليمنى ووجه ظاهره تعالى اعلم على قياس  
بقال يقدم اليسرى في مجلس قضاء الحاجة الفتا ١٢

١٥ قوله والذنية في اطول ايام السنة - هذا سبوق في طقا البلاء من الكربتين اما المذنية  
الطيبة بعلان الفئ لا يتفق فيما قط بل يكون في اطول ايام السنة قدر سبوس  
القدحم الاشياء صفيقا جدا واما بكرة الكرمه فلان انشاء الفئ فيما ليس في  
اطول ايام السنة بل في السنة مرتين الاولى اذا بلغت الشمس للدرجة انا  
دسة من الجوزاء ٢٨ منى بل من ٢٤ منى الى ٣٠ منى ثم يبدى حبله يباد لا  
يزال يزداد الى دخله يسقى في اطول الايام قدر ربع قدم اى ظل تمامه الا  
انسان المعتملة قدر ثلث اصل لو ثم يباقر الى ان ينتفى عنه بلو عما  
الدرجة الثالثة والخمسة من سرطان ١٦ جولاني بل مره اجولاني الى ١٨  
جولاني فالانشاء في السنة ثمانية ايام ثم فيطر شماليا ١٢

٩٣ قوله البرد على الدوام والصف - احتراس منه شدة برد السحار حتى تنزل  
 برد المعنى يكون فيه البرد شديدا عادة في جميع الاوقات ولا يريد ان  
 لا ينزل سببه البرد ويزداد دائما حتى لا يصدق الا من اول الشتاء الى  
 اوسطه الذي ينتهي منه الاشتداد ويبتدى بعده الانحطاط ونسبه يقال  
 في الصيف ولا شك ان في بلادنا شتية ثم من نصف الحمل وان نزلت  
 امطار غليظة اخر اشتداده من راس الثور ثم لا ينزل شتية الى آخر الصيف  
 يكون شديدا دائما الى آخر السنة بل دايما في النيران فالصيف منه ما  
 ستة اشهر تقريبا

٩٤ قوله ثم قال الجلسة - تحقيق الفصل - لعل صوابه قال اي صاحبان ١٢  
 قوله ان يكون الاذان في المنارة - اي اذ في مقام المسج كما في الصبح وغيره  
 وهو التحسين في اذان الخطبة - اذ اذ كان على المنارة لم يكن بمن يركب  
 الخطيب لكن لم يجتمع الشيخ الى ما طه سنان الكلام في المغرب ١٢  
 قوله انه يجب التحول للامانة الى غير موضع - اقول بل هو السنة وقد تقدم  
 له انفا ان السنة ان يكون الاذان في المنارة والامانة في السجدة ونسبه  
 في القبس وغيره وقد قال في الفتح ان الامانة في المسجد لا بد ان تثبت ولا تنزل ١٢  
 قوله اي غير المكي فموضع اصابت - من هنا الى قوله في حرفة المعنى الى القول  
 طلم الجلسة واشارة رحمه الله تعالى رجايا الى الكلام من دون عزو اليه ١٢  
 قوله اي ينبغي ان يصلي وجوبا اي ان ينبغي للوجوب اما التاويل الاخر فمحملة  
 بخلافه وهو منصوص عليه ١٢

٩٥ قوله لم يصح صلواته اقول بناء على ما قدمه انفا في تفسير قول الجرجاني ١٢  
 قوله ليس فيه غير بل العيوب - قلت وفيه امير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه قيل له



اتقوا الله فالصق خذ به بالارض كما في المدارك تحت قوله تعالى واذا قيل  
له اتق الله اخذته الحشا بالآية ١٢

٢٢ قوله وهو دليل ثوابه كونها قرآنا - الصحيح حذف لفظ ثوابه من بينا كيدنا قفص باباتي  
كما قرأه المحض ١٢

قوله وثوابه كونها قرآنا - العوالب وبعدهم ثوابه ١٢

٢٣ قوله واقول لم لا يجوز ان يكون المراد الاستحباب - هو ايضا انه آخره من كلام  
المؤرخين بدليل ما في رد المحتار من قوله بعد تمام العبارة ١٢

٢٤ قوله لا محل لهذه الجملة - اقول بل هي في محلها وبكذا بس عن التبيين في سلة النوازل  
في الندية عن الخلاصة في اول فصول باب الامامة ١٢

٢٥ قوله من عدم التكفير بالنسب الذي هو مذنب اهل السنة والجماعة تأمل - لا عدم  
التكفير بالتكفيرات فكيف وقد صح عن ابي يوسف انه قال اصبحت راى در رأى  
الى ضيفة بعد ما نال في القائل مخلوقة القرآن ستة اشهر انه كافر كما

٢٦ قوله ان استوى الجانبان تام عن اليمين

وان ترجم اليمين تام عن اليسار ١٢

٢٧ قوله او فاعدا مختلف ما اذا كان الامام - اطلقه فشمس ما اذا كان الامام  
يومي فاعدا والمقتضى فانما لا سيما في الايمان والاختلاف بالقيام  
والقعود لا لغيرهما في غير موضع بل اولى لان الموامى لا يجب عليه القيام

وان قدر ١٢

٢٨ قوله كذا في البرازية - اي بنا عبارة النبر ١٢

٢٩ قوله ما يفهم ما وقد منا ان المحدث ما نوه شريعة - اول باب شروط العلام ١٢  
قوله

٥٢٢ قوله

عمود نفسه بالقرآن للحمى ونحوها تفهيد ١٢

٢٢ قوله ولو لم يكن الحاج تفهيد صلاته - اقول ما قاله فانه ذكر رد دعاء وليس في شيء خطاب من الناس وجوابهم دلالة عليه كلامهم لانه ما تور فكيف يفهم وقد تقدم ٢٣  
 عن المحمدي ان لو قرأ ما بها الذين اصفوا فقال ليبيك يا سيدي الحسن ان لا يفعل ففدا عدم الفساد وتقدم بالماثور آخره شرعا فان لم تكن كلمة لا ساقطة فاخت ان يكون من صفات الزاهد في فليجرد الله تعالى العلم ١٢

٥٣ قوله والنظر ما جناه - محل محناه والله تعالى اعلم ان محمدا طلب قراءة

الفاخرة لقضاء حاجة فقرأ الامام فتب المسبوق ١٢

٢٤ قوله وتعبه العلامة الحلي - انظر ما كتبناه على متن ١٢

قوله كما سياتي فحمل الكراهية - بعد اسطر وفي اوله ١٢

قوله على ما اذا لم تقدم اليه حاجة فليتأمل - والمراد بالكراهية تحريمه ١٢

٢٥ قوله وصح في المحط - اقول ان المراد المحط البرهان والافعى المحط الرضوى انما صح ما صحه الامام ثمس الذممة المحلواني ما عتقنا على انه ظاهر الرواية انه يكره في اوط  
 العلامة فلا بأس به اذا فقد قدر التثنية كما في الحلية ٣٧٦ وهو انه وفق الام  
 تفهيد بقواعد المذهب فعليه فليكن التحويل ١٢

قوله مسح الزراب عن الجهة بعد العلامة نسخ ١٢

٢٦ قوله اسلفناه قريبا الحق - في صدر البحث ان الدليل ان لم يكن نها كانت

الكراهية تنزيهية ١٢

٢٧ قوله كذا في التنزيلية تامل - وجهه ظاهر فان من كشف انزاسه فقد صدق

عليه تشييعكم عن الساعده وانه اوضح جدا ١٢

٢٨ قوله ليس بانه من دخول - من نها الة قوله لا يكره اتفاق كلمة ما خرد من الحلية ١٢



قوله كذا قالوا وقد عرفت - اقول اخذه من الحلبة - ولم يقدم ما قدمه يوفى  
 كون التشبيه الملة وهو انه يلزم حرام ولا يكره امره لم تكن امامه ولا فوق راسه  
 لان التشبيه لعبادتنا لا للغير الا اذا كان على وجه الوجه  
 له قوله وقد عرفت ما فيه ١٢

قوله ما فيه والمراد - ما حذف من الحلبة ١٢

قوله لا تبد للناظر - كذا في الفتح ١٢

١٢ قوله فان اللاحق من ان ينزله - صوابه السقاط من اداسقاط ان وفتح  
 يم من ١٢ ثم رأت في الحلبة احق من ينزله وهو الصحيح ١٢

١٣ قوله ما بين الالباس صلاة واعتكاف وذكر شرعي - اقول يريد ان كل احد  
 مجاز له ما دون من جهة الشرع في اتيان تلك العبادات في المساجد من  
 دون نزع ولا حجر ولا يخلو شئ منها عن نوع لخط عليه اليد في الغرض المقص  
 الاصل هو الصلاة حتى جاز للصلاة ان يعالج القاعد من موضع الصلاة عند  
 ضيق المسجدين ان كان مستحله بذكر ادرك الصلاة او اعتكاف كما سياتي  
 له قد كسر سره آخر الوقف <sup>ص</sup> فلا منافاة بين ما بناه ما ياتي ثمة بل هما اخصا  
 من ان المسجدين لم يكن لذكر التذكير ان جازا فيه فافهم ١٢

١٤ قوله ادوقفه في ذلك البيت مسجدا - اى اوله يكره ما ذكره في بيت في ذلك البيت مسجدا ١٢

١٥ قوله وهو منه بنوا عليه المحجور - هذا من كلام الحلبي دون الفتح ١٢

١٦ قوله خمسة اشياء الدل - اقول بل ستة وقد ظهرت لي كلمة اول ما نظرت  
 الكلام الحمد كور خمسة هذه والسادس ان لا يوتر الصلاة فانه يترك الوتر لا  
 يكون ما سقا الفيا ففعله عما لوجب عدم صحة الاقنعة به فان الوتر و  
 المكان واخبا عنه نالته محبة فيه ولا تنسيق بالاجساديات وهذا ظاهر ثم ظهر لي

اثنتان هـ آخران وهما صلواته الوتر بتسليمين واقتراره على ركعة كما ذكرت في  
الصفحة الماضية فخرجت ثمانية وبعيت ستة لكن يزاد الوضوء من القلتين  
لغيره والآخرات المفرد بالتحري مع وجود المحراب القديم فترجع ثمانية وتخرج  
ستة ونهايات آخر ١٢ اي اخرنا جاوز الشارق الى الغارب ١٢

قوله في الزلزالية تنزل بالام منزلة اهل الكتاب اهـ - ليس هذا في نسخ الزلزالية انما  
نصها المأخوذة من اهل السنة والاعتزال لا تصح وقال الامام الفضل رحمه الله وذكره كذلك  
في قال ان موسى الشاذلي وقال الامام ~~الفكر~~ دري لا ينبغي للحنفى ان يزوجه بنته  
من شافعي المذهب لكن تزوجه منهم وسحت عن بعض ائمة خوارزم انه تزوجه من  
المعتزلي ولا يزوجه منهم كما تزوجه من الكوفي ولا يزوجه منهم ولعله اخذ به التفصيل  
عن كلام ابي حنيفة ~~الفكر~~ دري اهـ ١٢

قوله لا يصح للائمة اربعة - اي اخرنا جاوز الشارق الى الغارب اخذ به التفصيل  
عن كلام حنفى ~~الفكر~~ دري اهـ ١٢

قوله وان الاصل احتياط في المبطل فاذا فعل فهو جائز - اي الاحتياط المطلوب  
من الشافعي لجواز العلامة خلفه انما هو في المبطل خاصية بان لا ياتي ما هو  
مبطل عنده ١٢

قوله كافي بعض الناس - هو العلامة صاحب النهر حيث قال بعد ذكر قول البه  
واني وعلى هذا فيصح وان لم تحتط اهـ واعتبر به العلامة المحشي في رد المحتار  
حيث جعل قول الرازي مبنيا على قول الفقيه وليس كذلك بل هو قول تفرد به  
الامام الرازي وله المنيبوه قط الا اليه ولم يصح احد بل مرح في شرح الوصاية  
انه غير صحيح وفي ط انه ضعيف بخلاف قول الفقيه فنيبوه له وجماعة در حجة  
في النهاية وشبه ابن مالك في شرح المحج وقال في الكفاية انه ولا يصح وكذلك



اخصاره بحر العلوم في الاركان ثم يؤيد الادلة بحجة كعلم لغوا باعتبار داي الماوم  
فلو كان منسوبة قول الفقيه ان البرية برأي الامام فقط لكانت لغوا انفسهم وقد مر  
لسندي ثم الحلبي ثم الطحطاوي بما انفردوا به من علم ان بعضهم فهم من عبارة اللزدي ان  
مذهبه اعتبار رأي الامام فقط والظاهر ان مذهبه اعتبار رأيها معا اه فثبت  
قوله لا يجوز (اقول) المحض في الكفاية في قوله انها سنة الفجر داغا الموكدة  
للسنة

- قوله قد مر عدم جواز - المقصود به الاعتراض على السج بان المسألة لا تدل على  
الوجوب قلت نعم لا بد من الدلالة على ان في المذهب قولاً بالوجوب فان  
الفياض لم يقل بذلك في الوتر الا مراعاة لقول الوجوب فافهم ١٢
- ٢٢ قوله قال تعارف في شرحه على هدية ابن العماد - انما يلبس قدس سره القدسي ١٢
- قوله والذي رحمه الله تعالى - سعيد السمويل بن محمد الخني مخني الدور ١٢
- ٢٣ قوله لان يتم لا يصح - بالاضافة للفاعل ١٢
- قوله فيه فصل في المحطى وسلم اليه - فصل صوابه للمحطى ١٢
- ٢٤ قوله ولا يسجد عليه - لا معطوفة على لا اي وان لم يكن عامداً فلا تفيد مطلقاً  
ولا يسجد عليه الفلاسفة هذا ان وقع سلامه قبل امامه او سمع صوت حقيقته ١٢
- ٢٥ قوله فانه بجبهه احتياطاً - اقول اطلق فمثل ما اذا لم يتكلم فبجبهه ولا يقال يمين  
لوجود التحليم من خارج فافهم وحرر والله تعالى اعلم ١٢
- ٢٦ قوله وهو في القوي ليس له ان يحج بالناس - اقول ماذا يفعل المسئلة تمح من  
في الموسم ١٢ اللهم الا على جبل من من فناء مكة المكرمة وسحقه ١٢
- ٢٧ قوله وبذا غير سعيد -

اعد لصالح المهر ولا شك ان من مودة للقرابين وهو من مصالح ملة قلعها  
قال تعالى ثم حملها الى البيت الحقيق وعلى هذا الاضياح الى حضور  
الامة الرجل اقامة المودة - لا ينفك ١٢

قوله بينهما اربع فراسخ - معله رحمه الله تعالى قال قبل حجة فليس بينهما الا فرسخ ١٣  
قوله وهو خلاف المنصوص عليه - اقول علمه في الدلالة بتعليق الاصل ما ذكر  
والثاني ما عوتم عليه حيث قال محبة والحدود قد يقينية به غيره اه ولا  
غرو في تعليل المسألة على كل من القولين على ان قول التوحيد القيا قول  
قوى في المذهب كما يظهر مما علقف على رد المختار فالا عراض بمثل هذا على مثل  
به الامام من مثل هذا الفاضل العلامة مما يفيد الى العجب وقد تبين فيه الفتح و  
لكن الفتح انما يقتصر على بيان هذا الوجه مبني على قول التوحيد قال وعلى الرواية  
المختارة عند السرخسي وغيره من جواز تحده فوجه انما رجا يتطرق  
ولم يذكر ما ذكر به البحر فهو ليس

قوله كذا في السراج الوهاج - وكذا القيد في الرحمانية عن المصنف عن العميد ١٤  
قوله اعلى جبال الان - اقول هذا عجيب فيكون المنع ان النبي عن الامر بالمعروف  
من اتيان السنة بل جبران محذوف فلم تقامه من الامر ان هذا المنع كائن  
من الامر بمعروف فكيف بما دانه ١٥

قوله في الخلاصة وانما عبارة ما يخرج في الصلاة - اقول عن الخلاصة وغيرها فلا  
مضالقة في كون بعض المرد فيها وبغيره في غير ما علما ان قول الخلاصة او كلاما  
آخر لنسب التسمية ١٦

قوله واذا انزل قبل ان يلبس واذا جلس عند الثاني - ا ل ابن شتم ما في التمدد  
ملتقطا بالمعنى وما بعده ليس فيها ١٧



قوله وذكر الشارح ان الاحوط الالفاظ اهـ - اقول رحمت الله انما قال هذا  
في مسألة الثاني عن الخطيب حال الخطبة ١٢

قوله كما صرح به في الخلاصة وغيره - ولو شمل حال الخطبة فذكر ان الكلام عندنا  
لا يختص بقول الامام ١٢

قوله والنظر في كتب الفقه - آخر فصل القراء ٣١ ١٢

قوله وعن ابي يوسف - هذا ما قال الزيلعي ١٢

قوله بمقتضى الحديث - سبحن الله بل على قول الفقه كما قال آغا عليهم اي قراءة  
الحديث فانها قبل الخطبة ١٢

٣١ قوله ولان ذكر الله تعالى اذا قعد به - اقول هذا الذي ذكر الامام ابن الهيثم  
عن قوله اذ لا يمنح ام لم يقله من قبل نفسه بل يوصل امام المذهب رضى الله  
تعالى عنه كما في البدائع وغيره كما في رد المحتار ولو استخف العلامة صاحب  
البحر هذا لم تقدم على ما اقدم ١٢

٣٢ قوله ان باطل - عمل صوابه لا باطل ١٢

قوله وهو يعطى لفي القذية - انما استحباب التركة ١٢

٤٢ قوله وهو يقتضيه ترجيم قولهما - اقول التردد باستحاضه والتكافؤ لا يجوز وجود دليلين  
وقولين كما حققه المحقق لقله عن شيخ الاسلام في مسألة سورة الحمار وفي  
مسألة قسمة التوائم قبل الاحرار فلا مسائل لهذه ابانها ١٢

قوله ان العبرة بقوة الدليل - اقول هذا الذي يدعى المحقق ان الاقوى من  
حيث الدليل قوله لا قولهما ١٢

قوله وبه اندفع ما ذكره في فتح القدير - قد علمت ان لا اندفاع ١٢

قوله الا ان يريد - ابالواجب المذكور - استثناء من قوله بوقتيه ترجيم قولهما ١٢

قوله الغرض ويلزم - اقول هذا خلاص قضية كلامهم وراجع الفريفة المحمدية من بحث  
المبدئية فان لم يثبتها كلامها فيما ١٢

٤٣ قوله اذ وجبه او اتمه بغير قرب - اقول اي ان لم تجده ماء والا فالانروجة تغسله اذا  
كانت في قدرته من رجه على تفصيل في الثانية وسيد مكره فيه سطر ١٢  
٤٤ قوله ان معناه والله اعلم انه عالمهم - ذكر الامام النودي الاجماع عليه في شرح

المعذب نقله في مرقاة العبود ١٢

قوله يتوقف على اثبات ذلك - اقول هو ظاهر معنى عن الاثبات فان الولي  
اللاحق هو النبي صلى الله عليه وسلم مطلقا فلم يكن لاحد دلالة الصلاة الا باذنه  
وقد حققنا في فتاوانا والولاية بالقرابة انما هو بالارث ولا يرث النبي صلى  
الله عليه وسلم فله دلالة الا لا بالي بكونه صلى الله عليه وسلم فانه ١٢

٤٥ قوله فيه نظر لوجوه - اقول فيه نظر فان التحقيق ان حضور المسجدة واجب وتركه من دون  
عذر مكره كراهية تحريم فعلى الصلاة لجوار المسجدة في الكمال لوجود النقص والتحليل وذلك  
بكرهية التحريم وهو المراد منها ولم يجبه من النهرم نفى اصل الفعل لمجرد ترك او في فبه الذي  
ابداه جوازا هو المراد به يتم ترجم كراهية التحريم ١٢

٤٦ قوله محضر الجماعة في المساجد - اقول الفتوى على كراهية مطلقا ولو يجوز اذ لو سئل فكذا  
زيادة القبور بل اذ ١٢

٤٧ قوله فانظر فانها تسقط لان الاصل - بخلاف ما اذا افطر سافرا فانها لا تسقط ولو  
سافر بالاكراه ١٢

٤٨ قوله في الاستئناف فانه اذا قدم عدم القضية - اقول قدم الشارح العملة في  
صدره بذهاب الصغية - عن الامام العبد الشبيه عدم الظهور وهو الموافق لما اختار  
الولواحي في اللذين فاذن لا يرد عليه ١٢



٢٢ قوله  
 دلم من شئ يكره في العلاقة المكتوبة ودون

النافلة بسعة الدر في الزاقل ١٢

٢٣ قوله قلت ويكن حمل ما من جانب الفمادى - اقول بل هو المراء المتعين والدليل  
 عليه قول السراجية رجل قال الله على ان اصوم ابدا فنصف من صومه لا يستجاب  
 بالعيشة كان ان يفطر فليعلم لكل يوم نصف صاع من الحنطة اهد من باب ما  
 يكون عذرا في الانظار ١٢

٢٤ قوله وان كان المخم واحد عليه الكفارة - اقول فكذا ابالادى اذا اخبره واحدا  
 الخرب فافطر بناء على اخباره من دون التحرى ١٢

٢٥ قوله ففقد من قاضيان ان الرضوية - وقدم الرضى شبه ان الظاهر ترجيح ما في الثانية ١٢

٢٦ قوله من جانب الحرى بنية - صوابه الشمالى ١٢

٢٧ قوله من اللثة المجنبة من اهد - اقول نه الظاهر مستعين ومن يحج الله الله الله  
 على صلواته ابداد لئلا الحمد ١٢

٢٨ قوله ولو لعبت الفارن بتمن بدين - اى عن ربه عز وجل وانه كما تقول قال الله  
 تعالى واجعلنى على اخر ائى الارض اى حفيظ عليهم اى قال تعالى فاكيا  
 عن عبده يوسف صلوات الله تعالى وسلامه عليه ١٢

٢٩ قوله الاشتغال وكذا لو ادخل ملكية - اقول لعل صوابه في المواضع الثلاثة - الاشتغال  
 فان الاشتغال حاصل فيها وبيد كذا عليه كلام الفقه الماخوذ منه ما هنا حيث علل  
 بعدم الاشتغال بنفسه راجع ص ٢٢٠ ١٢ ثم الله تعالى بهم جواب عنه ذكرته  
 على ما سنشئ من ص ٢٢٠ ١٢

٣٠ قوله ثم قال خمس اللثة رجه الله - لابد من قال آخر اى قال قاضى خان قال خمس اللثة  
 اى الرضى كما في الثانية ولابد من ذكره لذكر الحلوى فى الفيا ١٢

٣٣ قوله في نسخة الخانية كما ذكره المؤلف - اقول الذي في نسخة الخانية الثلث التي  
عندي على الصواب وفيها عمدة العمدة لاب ودام ادلاب كذلك داما عمدة - العمدة لام

للتحريم اهـ ١٢

٣٤ قوله فقال لا يكون رضا - لفظ الخانية قال بعضهم سكونها لا يكون رضا وقال بعضهم في  
قول البعض - يكون رضا ثم ذكر التعليل على قوله والفرق بين اللاب والجد وغيرهما  
والتعليل دليل الترجيح وغيره قدم الدليل وتقديمه دليل التقديم ولقبته الظلام في  
فتاوتها ١٢ اقول الجواب بحسب السؤال فانكم اذا شرطتم لعمدة الاستثناء ذكر المبرر  
ولم يذكر لم يصح الاستثناء فلم يكن السكوت اذنا فافين الرضا وابن ما رضى  
به اذا جعلتموه رضا بالتكاح بلا تسمية فقد صحح - الاستثناء ان بلا ذكر مبرر  
رجوع عن القول للتوجيه له وبالله التوفيق ١٢

٣٥ قوله بعضهم انه غير وارد - هو العلامة ط في جوابي الدر ١٢

٣٦ قوله اي التي ذكرها اصحاب الفتاوى - نصية نقل الخبرية ان الاشارة الى  
بذره دالة مسألة تزويج المهرود لبرء الاختيار من غير كفو او بغير فاحش صعبا  
فانه نقل عبارة البحر فذكر في قوله مما لا ينبغي وعقبه بنقل قوله وقد وقع في اثر  
الفتاوى في هذه المسألة ان التكاح باطل اعم فليحذر ١٢ ومن نامل سباق  
كلام البحر وسباقه القدر في ذنبه ان الوجه مع المحسن وان الاشارة  
لبست الالة القرينة فافهم ١٢

٣٧ قوله ان الشرط الاول عنده - يقيد ان المراد الاول ما تقدم ذكره عند الاشتراط  
كما انما به بقوله وكذا ان قدم شرط الا ليقين قد بما يؤيده ما نقل العلامة  
الشبي في حاشيته التبليغ عن العلامة الاتفاقي ما فيه دلالة خفية ان الشرط  
الاول قد صح لعدم الجبالة فيه فتعلق الحق به ثم لم يلح الشرط الثاني لان الجبالة نشأت



فيه ولم يعيد النكاح لان الشرط الفاسد لا يؤثر في النكاح فلا خالف الشرط للقول  
 وجب لها مهر المثل لان في الملك الشرط نفعا احدى وحط كلام العلامة الشامي ان  
 المعتمد شرط الاقل فان وجد نزع الاقل والافهم المثل فليأمل ١٢

قوله في بعض النسخ - يؤيده علو النسخ عليه ما ياتي في الكتاب اشارة الى  
 بعض ما ينافي الصحيح - الآية ١٢

٢٠ قوله وفيه سائمة لغا والخلوة - اقول بل لا يلحق على الاستحسان فان الخلوة  
 الفاسدة ايضا توجب العدة في النكاح الصحيح على ما هو الاستحسان بخلاف النكاح  
 الفاسد فلا عدة فيه الا بعد الوط ١٢

قوله فظاهر انهما لا يجدان ان السب - اقول استظهار على خلاف القول  
 ونباه ان الفاسد في كلام المحيط مقابل الباطل ولا دليل عليه بل العامة  
 على انه لا فرق بينهما في النكاح وقال في الدر في صحيح الفتاوى تكلم كما فرسلة فو  
 لوت منه لا يثبت السب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل اهو فلهذا هو الحق ١٢

٢١ قوله ان ضربتك فامرك - لفظه اگر ترا بزنم باي خود كذا ده كن ١٢

قوله وهو الملك وهو متلبا - بناء على ان النكاح الفاسد لا ملك فيه ١٢  
 قوله وزاد على ما بناه نصه جعل امرأ - اقول كل ما ذكرنا من البرازية مذكوره  
 في جامع الفصول من حيث ١٢

٢٢ قوله قال الرملي الذي يظهر ببادي الرأى - بنيا في تناوئان الوجه مع البحر وان  
 له حاس بالمقام لما ذكر الرملي دلالا الشامي فراضية فانه محمد اليه نفس ١٢  
 ولكن الحاق الولي بحث من ابن وهبان وقد ظهر فيه ابن السخنة واداره الشر  
 نبه على في شرحها ١٢

قوله والا كان يرده عليه الفيا - ابن الورود معه جعل ما ياتي من قوله ولو

اسلم زوج الثانية ثم استشار من بدأ ١٢

بحر الرائق

قوله ولطيفة بعض الفضلاء التفرج بهم - بوالسيد الى السوء محسن الكثر سيدى على ١٢  
قوله لما علمت من ضياء القديس صليبه - اقول فبول من قدم بنا في الاصول  
ان لاجبة في المفهوم وماذا انقولون في قوله تعالى وربائكم الا في حجوركم  
قوله تعالى ففكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرا الى غير ذلك ١٢

منه الخالق

قوله فالترديد غير ظاهر - اقول للعلم الرضا في قلت صور الاخ الرضا في نسب  
بدا ما فهمت والادخ النسبي للاب الرضا في والادخ الرضا في النسبي  
مثلا اذا كان الاخ اخا للاب الرضا في لادخه وادخه اولادهم فاما النسبي حديثه  
رضا فاما لانا الفيا ام ابيه الرضا في اذا كان اخاه لادخه فاما النسبي موطوءة  
جده الرضا في فالترديد غير ظاهر ١٢

قوله ليس قمية مثلا يفيد ما ذكرنا لاول التنبه - اقول ليس قمية الزواج السيد ولا يلزم  
منه ان لا يكون قمية الاخراج المحرام مثلا اذ بالزوج المحلل فيدخل السيد

ونخرج الزا الى ١٢  
قوله من قول صاحب المبسوط - قلت لكن مراد صاحب المبسوط بقوله كالمجدد

اي مع الشكات ام شامى ص ٦٤ ١٢

بحر الرائق

قوله وان علقه بالحى واليا فوصل الى ابيها - راجع الخانية والهدية ففصلا تقصيه

لا بد منه لهذه المسألة ١٢

قوله لا يقع كان واقعا - ليست هذه النقطة - في نسخة الخانية التي عندي واما  
فيها في تلك الحالة كان واقعا ١٢

قوله كما في الخانية - لو قيل لرجل اطلقت امرأتك فقال عدل مطلقا او  
احسبها مطلقا لا تطلق امرأتك امة خانية قال لها احسبى انتك طالق لا يقع



وان نوى اهد فانية ملحها ١٢

نحة الخالق

٢٢ قوله لا للام منه ليكون كناية ليس مجاز فيه - لعل جواب العبارة بلا لفظ واضح له  
وللام منه ليكون كناية وليس مجاز فيه ١٢ اقول بقية راجعة وهو ان يكون مقتضا  
للطلاق كاعتدائي واستبركي وحكم اما مطلقا كما في الجواز في المدخلة خاصة على  
راي المحقق بل وخاصة وهي الاضمار كما في انت واحدة فيه خمس ولا مطلق  
فيما وراؤك فليحفظ ١٢

٢٣

قوله نذير (قوله ملا تيجاز الواحدة) اقول تبرزنا فوجدنا كلام البحر لاخبار عليه  
فان الاقتضاء والاضمار بينهما عموم من وجه يفرد الاول في نحو قوله تعالى حرمت  
عليكم اهلها كنكم واثاني في مثل قوله تعالى وان احد من المشر استجاب  
ويحتمل ان في مثل قوله عز وجل واسئل القرية ان لم يجعل من المجاز و  
ذلك لان المضمرا اذا كان مما يحتاج اليه تيسير الكلام فهو مضمرة مقتضى وما نحن  
فيه كذلك فله عاينة في الطلاق الاقتضاء على هذا الاضمار وورسندك ال  
به اما ما ياتي للبحر بعد عدة واسطر من قول الاطلاق في هذه الالفاظ الثلاثة يقتضي  
مع قوله وزاد ان كان مضمرا ثم ما نظر كيف جعل مقتضى مضمرا اما المقابلة في كلام  
التركيب فليس مطم النظر فيها تقابلا فان كلمة تقر من صحيح على كلتا صورتي  
الاضمار والاقتضاء وانما التفرقة الـ جعل مجازا في حق غير المدخلة على الاول  
دون الآخر اقول على تفرقة التاويل في حق المدخلة وغیرها والتسوية فانهم  
دالة سبانه وتما على علم ١٢

بحر الرائق

قوله ولما انت واحدة فيحمل - اقول انت بعلم ان التقرير الثاني جار بينهما اليان  
فلا وجوب ١٢  
قوله وهو ظاهر في الاولين - لان المقدر فيها صيغة اسم الفاعل كما مر دون

قوله فامضه وان كان مذكورا بذل صفة - الذي هو صالح للبيعة التثنية ودون العبد المحض ١٢

قوله على الواحد قبيح - اى عدم صحة نية الكبر ١٢

قوله رتعا ولها فمحتاجون الى الفرق - وهو ظاهره وجوب الدرهم كماله ١٢

قوله مقنفي او مفرأ - وهو ظاهره وجوب الدرهم الادنى ١٢

قوله على ما في الحديث لى بامرأة - اقول الى هنا انتهت الاشارة وما بعد فروع

عليه فان الادنين لا ذكر فيها للطلاق والثالث يقع به البائن مع ذكر الطلاق فلا

يرد او رد عليه العلامة المحشى رحمه الله تعالى بل الحق ان الذكر ان يذهب الامم من الملقط

والمفرد المقنفي ولت لى بامرأة واخذ اتباعا على جهة التقفوا وادلاضارا لى لا تطلقك ١٢

قوله بسم لان الهوى - علم بسم اى فى كرم ١٢

قوله انت اجنبية - خلاص صرت اجنبية حيث ينبغي الوقوع اذ انوى كما لو قال

لست امرأتى لا يقع ولو قال صرت غير امرأتى وقع تأمل دراجبه فان فى مسألة با

مرأتى لست خلافا مستمرا عظيما ١٢

قوله كلام المذاكرة والغضب - اقول انت تعلم ان ما صلح ردافه بنصف صلح

ذاك مثبت بقبول دعواه عدم ارادة الطلاق ولا يحتاج فى ذلك الى مذاكرة

او غضب فانه اذا ثبت فى جميع الاحوال علم انه لا يستند الى خصوص حال ١٢

قوله فى حالة الغضب - لافى حالة المذاكرة لانها لا تقبل رد الكا سيماى عن الخاتبة ١٢

قوله عند ابو يوسف بالصلح للجواب - فلما لا يصدق فى المذاكرة كذا فى الغضب ١٢

قوله فقط وهى اعندى واخارى وامرك - اقول ظهر عند امرأته كذا بات

الخاتبة ان صلاحية النتم غير معتبرة فى شئ من اللفاظ عند ابو يوسف رحمه الله تعالى

فكل ما صلح للسب فهو عنده كالصلاح للجواب فقط ومذهب الامام هو الذى اطبقت

عليه المتون وقد مرح ابو يوسف فى الاملاء فى هذه المسألة انه لا يصدق فى



حالة الخوف والمذكرة وعند الامام خلافا له راجع الخاتمة ١٢

قوله ولم يحرص له - بلى قد تعرض له فالتفرج ١٢ ٦

١٢ قوله لفتح بها حال الخوف - يصلح جوابا لاسباله رد ١٢

قوله ادبت منك - يصلح جوابا لاداد ولا سب ١٢

قوله ادسبلك - الذي في الخاتمة سيبتك ١٢

قوله ادانت بانته - الذي في نسخي الخاتمة سبائبة ١٢

قوله وظاهره انه لا اعتبار بنية الطلاق في الكتابات البوائن - اقول في هذا الظهور  
خفاء فان الامام الشافعي رضي الله عنه في قوله ان الواقع بالكتابات رجعي  
لانها كتابات عن الطلاق دلالة الشبهة فيها بنية الطلاق وينقص بها عده فاذا  
نوى بانته بائن الطلاق فكانه قال انت خالق فيكون رجعيا فاجاب عنه في  
الهداية بانها لم يثبت كتابات عن الطلاق بل عوامل بحقائق لان مفاد مغل  
انت بائن معلوم وهو قطع الوصلة غير ان الخفاء في المعلق اي وصلة النكاح  
او غيره فاذا نوى الاول فقد نوى حقيقة - كلامه وكان معناه قطعت وصلة النكاح  
التي مبنيا لشرطية تعين احدهما على البينة اي ان ينوى قطع وصلة النكاح  
باحدى البينتين ولا يشترط ان ينوى الطلاق فانه اذا نوى قطع النكاح بانته  
وان لم ينو الطلاق نعم الطلاق ثبت لزوما واطلع النكاح من دون الفسخ لا يكون  
الالبه ولا جل هذا ينقص عدد الطلاق هذا معنى كلام الهداية وابن فيه انه لا اعتبار  
لنية الطلاق حتى لو قال انت بائن فادما به الطلاق لم تطلق ما لم ينو الابانة  
بل حقق انهما بينهما متلازمان فكما بان فقد طلق كلا طلق باليقيد الابانة فقد  
ابان وانما اراد الشيخ ان انت بائن بمعنى قطعت وصلة النكاح لا بمعنى  
انت طلاقا حتى يكون رجعيا كما يقول الامام المطلي رضي الله عنه في

ما ظهر في داره قماره اعلم ان ليس المراد بقوله تعيين اجد النوعين انه شرط بحيث  
لو لم تعيين احد منهما الا ترى الى قوله بعد وعند عدم النية يثبت الدوام فالمراد  
ما ذكرنا ان الشرط انه تعيين المتعلق اي ينوي النية من النكاح لا من

### جزء الرشد ١٢

قوله وقوله صدقت في جواب - كذا في النية عن الحانية ١٢  
قوله كما في البدلح - اقول والعجب ان النية تنقل عن البدلح مثل ما  
يأتي عن المحيط في مسئلة السؤال حيث قال لو حال لامرأته ثلث بامرأة  
نقال لان قال اردت به الكذب ليهدي في الرضا والغضب جميعا والفتح  
الطلاق وان قال مؤنت الطلاق ليقع في قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى وان  
قال لم اتزوجك ونوى الطلاق لا يقع بالاجماع بدلح ١٢

قوله فعنده اللفاظ - الجنسية الاحيرة ١٢  
قوله ان نفى النكاح اصلا لا يكون طلاقا - اي ما تعين له كالم اتزوجك  
او لم يكن منبها لنكاح ١٢

قوله بل يكون حجورا - فانه يقع عند الامام اذا نوى ١٢  
قوله اذا نوى - عند الامام كما هو ظاهر وكذا عند جما الفقهاء في غير ما نهم لم يقيد مسألة ١٢  
لم يبق نكاح منبها بقول الامام وحده ١٢

قوله وما عده فالفهم - ومنه لانكاح منبها حيث يحتمل الجود والنفي في الحال ١٢  
قوله لكونه من الكنايات - اي ما تعين له كقوله لم يبق منبها لنكاح ١٢  
قوله بهذه الكناية رضى - فيه منبها لا تلتفي دلالة الحال ١٢

قوله لو قال ما انت لي بزوجة - لانه يصلح للمرد او للشتم الفيا ١٢  
قوله لقيام القرينة المتقدمة على انه - كالثانية التي لا يصلح للمرد لا شتم ١٢



١١ قوله قال مع اجاب نفيس من نقدي - صوابه صحيح بالصاد كما في جامع العرفيين  
 ونور من فصول السنادي فالمراد عماد الدين صاحب الفصول ١٢  
 قوله وقد بحث فيه في جامع الفصولين - اقول انما بحث في الدليل وقرار الحكم  
 بوجه آخر زاجه ض ١٢

نحوه الخالق ١٢ قوله تعليق الطلاق - سنائي آخر ض ان مع التوكيل بالطلاق معنى التعليق  
 من وجه لا من وجه آخر ١٢  
 قوله الا ان يجاب بان هذا - اقول كائن كيف لا ينافي اذا سلم انه تعليق و  
 انما الجواب ما اشتهر طه انه توكيل من وجه وتعليق من وجه فلا على  
 الدال لشيء ط العقل ابتداء ودلائل الثاني لشيء ط لانه في السكر او قول  
 صحة في سكره لان التوكيل يقدم مقام المعكل ولو طلق فهو في سكره وفي  
 فلهذا ما نته ١٢

بحر الرائق ٢ قوله ولذا قال في عمدة القنادي - اقول ليس ملل لدا مل مل كن كما لا يخفى ١٢  
 قوله التعريف بالاسم والنسب كالتعريف - اي ولا يكون الا في الغائب فان  
 تعريف الحاضر بالاشارة ١٢

قوله بالاشارة فلو قال فلهذا بنت فلان فلهذا من صرح الشرط ولا يكفي مناه ١٢  
 قوله والجواب ان تعريف الحاضر بالاشارة والغائب - حاصل الجواب  
 ما قد مناه ان هذا ليس تعريف بالاسم لانه لا يكون الا في الغائب ١٢  
 قوله لو قال سكران لاخر ان لم يكن عداك فآراءه - اقول فرض المسألة  
 في السكران لانه لا يفيد منه ارادة حقيقة المرق اما غيره فالظاهر انه لا يريد  
 الا المجاز فاذا لم يفيد منه غيره اذ ١٢  
 قوله بجلت النكاح - لعدم المسامحة فيه ١٢

قوله ليس يقبول على الصم المختار - بل ايجاب يحتاج الى قبول الزوج لان قول  
الزوج كان مصادمه اذا اراد به التحقيق فيكون ايجابا وقولها قوله ١٢

٢٠ قوله في الخبر الثاني كان حاضر عمران الحرمة بنقبت في حقها فلا يحل لها التملكين قال في البرازية الفيض السحمان شدة عند ما عبيد لان ان زوجها ملحقا تلقا بنقبت حرمة في حقها بلا حكم اهـ ١٢

قوله وفي الزلزالية - في الفصل التاسع عشر عن الطلاق في الخطر والاباحة ١٢

٢٥ قوله دبه لغتي لانه زما - مثله في البرازة ١٢

قوله حل لما التزج من غير تفرق ونحوه - اقول لم يجرم به شاك انما نقله  
عن فتح القدر بخلافه وخلافه الفاسد من كلامهم ثم بحث الفتح معنى على قياس  
نقل عن الكفا في قدمه الخارج في الحلو<sup>١٧٦</sup> وخلافه الفاسد ظاهر ما هم  
قيل في مجرم به بناء وخلافه على ما تقدم ١٢

١٢ قول من ذقت النكاح الثاني وفي البداية - لم اره فيها حياء ولا نقل في القدية  
عنها ٥٣ بل هذا التضييق متروك فيها كما هو متروك في الثانية ولذا احتج السجدة  
الى البحث كما ر ٥٦ وقد وافق بحسب نص الامام الحاكم الشيعي في النكاح كما ذكر المحقق ثم ١٢

قوله انه الثاني والنكاح جائز - هذا في البدائع فيما اذا جاءت به لاكثر من سبعين  
منه طلقها الاولى او مات ولستة اشهر تزوجها الثاني ما نسبته

عليه كاشف به سلسلة العلام المذكورة في البداية والمنقول في هذا الكتاب ٢٢

قوله لان اقداما على التزوج - قال في البرازية من نوع في المحلل الاقدام على النكاح  
اقرار بمضي العدة لان العدة حق الادل والنكاح حق الثاني دلائل كميان قد  
الاقدام على المضي مغللت المطلقة - ثلثا اذا تزوجت بالادل بعد مدة ثم قامت  
تزوجت بك قبل نكاح الثاني حيث لا يكون انه امسا دليلا على اصابة الثاني



والنكاح اهـ ١٢ وفي البدائع فصل بيان ما يعرف به النكاح والعدة جعله  
 نوعين قوله وفعلاد من القول ثم قال اما الفعل فيجوز ان تزوج بزوجه آخر فبعد  
 ما مضت مدة تنقضي في مثلها العدة حتى لو قالت لم ينقض عدتي لم تصدق لانه  
 في حق الزوج الاول دلالة في حق الزوج الثاني جائز لان اقدامها على التزوج  
 بعد فسخ مدة محتمل الانقضاء في مثلها دليل الانقضاء واليه تعالى الموافق اهـ اقول  
 ولا يخفى فيما ذكره البحر لانه معروض فيما اقتت به لا قل من سنتين منذ طلق الاول  
 وستة اشهر فماعدانه تزوجها الثاني فمكن ان تأتي به بسبعة اشهر منذ طلقت  
 فلا يكون من طلقها ونكاحها الا اشهر ولا يمكن النكاح والعدة فيه نعم موضح  
 فيما ذكره فيه ملك العلماء وان تأتي به اكثر من سنتين منذ طلقت وستة اشهر  
 فماعداد تزوجت فظهر والله الحمد انه سبق النظر من صورة الـ ١٢

٣٢ قوله عشرة دراهم - لان الواجب فيه من الخلع ١٢

نحو الخالق

٣٢ قوله شفقة عليهن - اقول اي شفقة عليهن التخييل اذا كان السقاط  
 بيده انما التكفيل لا حل الاستيقار بل هو الاخذ التكفيل على ان لا  
 يطلقها بخلاف الموت فانهم ١٢

قوله دون الطلاق حكم بلا ريب - اقول اراد رحمه الله ان الموت مارض  
 شماسي ليس بيده بخلاف الطلاق فالنفس فوق وطاحت وعمر الحكم  
 قوله بمعنى صحيح - اقول المعنى ان يبطل الحجج قضية موقفة لاسالته وفيه  
 اسناد البطلان كل حتى تصدق الموجبة الكلية ولا يفيد كون البطلان  
 في قوة الصلح كقوله تعالى كل من عليها فان فان كل واحد يعلم ان  
 فيه اسناد الفناء الى كل مردود بخلاف قول البدائع لا يرد به من  
 سائر القوة فانما قضية سالة وقد سلب حيا البراءة عن الجميع

فمنه في محمولها عن العجف وبه الظاهر ١٢

٣٥ قوله الظاهر ان المراد بما فتاوى سراج الدين - اقول خرم لبنة الظاهر في الشر  
نبله لانه حيث عبارة السج بالغة وابدل قوله كما في الفتاوى سراج الدين  
تأري الدرية وكتب بدهاه علامة للاستباه ملام السج ١٢

٣٦ قوله قال في الذخيرة لو كان للاب - لا يحتمل في الاشارة الى الفقرة حتى قبلت صرح  
في الفتح ان الاب ليس له ان يحتمل بناءه على كسب بل يجب عليه الاتفاق ١٢

٣٧ قوله اهل الغفلة كذا في المحيطة - الظاهر انه اهل الله اي اهل الاسلام ثم رايت  
المحيطة ذكر انه اهل القبلة ١٢

٣٨ قوله اقول نظري والله تعالى اعلم ان هذا في

الناس والاول في التفقان فانه اذا شرع من المستيقظ ما عليه لم يكن اخذه  
خفية فلم يكن سرقة بل احتلاسا بمجملات النائم ١٢

٣٩ قوله وهو عجيب منه - اقول للعجب فان بناك صورتي الاول سببا هم وعجزنا  
عن حملهم الى دار الاسلام وهم في ارض عامرة والثانية ان وقع ذلك وهم في  
ارض عامرة ففي الثانية نزلهم فمروا غير قاصدين ابلادكم بالجمع والحقق  
وفي الاول نزلهم حيث كانوا ولا نحو اجم الى ارض حرية ليؤثروا جو عاد عطفنا كما  
هو مقتضى الامواجبة المحيطة ١٢

٤٠ قوله والله ابراهيم حيث يتعلق - صوابه اخف اي من الخلف حيث يتعلق بنفس  
الخارج والخارج بالتملن ١٢

قوله وقد اطل المحقق - والمحملة هنا الفاضل المحقق ١٢  
٤١ قوله لكن اتباعنا للمذهب واجب - واثمتنا كانوا اخف واثق ما اصدق  
صالحه ورسوله صلى الله عليه وسلم ١٢



٢٠ قوله آخر الانبياء عند العجف - النقل عن العجف لا يجب ان يكون الحكم عند  
العجف فقط وكله في الانبياء النسبة بالحق لابل هو الحق حيث يقول اذالم  
يعرف ان محمد اصيل الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه في  
الفردريات ١٢

٢١ قوله وهو خطأ وكيف بقوله - كذا من هو الحق وليس من لا يعلم حجة على من يعلم ١٢  
٢٢ قوله لم يذكر كمال الشترطاه للفاقد - اقول الملاقم ليشل هذا الفيا فكيف يقال لم يذكر ١٢  
وبالمجدة كلام المختص رحمه الله تعالى قال في هذا المحل غير محرر ١٢

نحو الخالق

قوله عدم الجواز من قول الخطأ - اقول وبالله التوفيق نفس البراد بالثرة والقلبة  
النسبة بين حصصها من الزرع بل بين الزرع وراس المال فمن شرط الزرع الشر  
بما يقتضيه راس ماله فهو اكثر زجاء والكان اقل عدوا كها حب ثلث جعل له  
خمس اجزاء من اثنى عشر جزء من الزرع وسبعة لها حب الثلثين فما حب  
الثلث هو اكثر زجاء وذلك لان الاصل كون الزرع على قدر راس المال  
فاذا زاد ثلث الزيادة هي الحاجة الى سبب لا استفاضل بين الشريكين فعمل  
ان العامل بينهما هو اكثر زجاء لان ماله المشترق قد جعل له الثلث وذلك بازاو  
عمله فجزا بالاتفاق وله الحمد على التوفيق ١٢

٢٣ قوله عشر الزرع مستقيمة في العمل - لابل ثلث الزرع على الشرط كما علمت فله الحجاب ١٢  
٢٤ قوله كان جائز او ان شرط ان يكون الزرع - ان كون الزرع على قدر راس  
المال هو الاصل ولا لفرعية الى عمل الاثنى لان مقابلة العمل بين الخا  
نحب في المصارعة او الاجارة نه الشركة لا تحتاج اليه ان جاز بينهما بشرط ١٢  
قوله تأمل هذا وقد ذكرنا شرح التزيل - اقول هذا كله مبني على ما فهم وليس الامر كذلك  
لا علمت ولا بناءة بين كلامي المحيد والاصل اصلا وله الحمد ١٢

قوله في ان الشرط العمل على الأكثر - اقول للذكر فيه للشرط اصله فضلا  
عن كونه حرجا فيه ١٢

قوله ما لا جائز هو مخالف - اقول لا خلاف كما افاده في رد المحتار من الشك  
٥٢ وذلك لان كلام الاصل في شرط العمل في كلام الزيلعي وحيث لم يشترط ١٢

قوله فيه باطلا - اقول نعم ليشمل الجميع بحكم فساد الشرط المذكور ولا يلزم منه  
جواز شرط الزعم لضعفين مطلقا ولو شرط العمل على الأكثر ما ١٢

قوله يصح ذلك سواء عملا - نعم يصح اذا لم يشترط التفات في المحل وجعل الدقل للأكثر عملا ١٢  
قوله او عمل احد بما تبرعا - اى يكون الحكم عند ذلك بكذا ١٢

قوله على ما اذا شرطاه عليها - ليس كذلك بل لا شرط فيه للعمل على احد كما افاده  
في رد المحتار نعم يصح به الفياض فيقال ان لم يشترط الأكثر للدقل بالشرط ١٢

١٢ قوله انما البناء عن الاسكان في السادسة - فانه لم يجوز شرعا الدين والمصير  
والحرجة للسنة ما وقف عليه لبنائه لانها ليست من بناءه وقد تم التحريم عن الثانية  
ان ما وقف على المسجد للدين لا يبرق عليه اى غير الدين ولكن ان كان بينها ما  
بنياء على ما شر رد المحتار ٥٢ ١٢

قوله وتوافق الشرطين من الواقفين - اقول كان المراد انه تعالى اعلم  
ان يكونا جميعا واقفا لمصالح المسجد مطلقا من دون تخصيص وجه اصله  
حتى عم اصلاح او فاقه فاذا ن يكون المعنى مجعلا ولا يلزم خلاف شرط  
احد بما عدا ما اذا عين جهة لا تشمل اصلاح او فاق المسجد فكيف يخالف  
شرط الواقف وكيف لم يرد وقف احد بما يبرح الآخر ان  
تنوب الآخر نائبه فيعمل بقلة رسومه ليعرف ماله اى غيره وهذا  
والفكان بالشرط اى المسجد سواء تلبس بالشرط اى الواقف كذلك



والأما غرضه بقاؤه وقف نفسه لبحرى عليه نوابه لئلا يحطل وقفه لأصياء  
 وقف غيره بذات اليد وبوجهه وبهذا الترجية محمد الله ظهر التوفيق وزال ما يأتى  
 للمخشي من التأمل فيه ولله الحمد ١٢

٢٢ قوله على الرمل في فتاواه - ففهم رحمه الله تعالى عدم جواز الاحتجاب

حضور القريب مطلقا ولو لم يشترطه الواقف ١٢

٢٣ قوله قلت وقد تقدم في المسئلة السادسة - قلت وقد تقدم ما نفعه ما نفعه

الحكمة ويوضح الأمر بتوفيق الله تعالى فانظر ص ١٢

بحر الرائق

٢٤

قوله فم يبيح فتاوى المسجد بنحوه القوم - هذا قول آخر وعلى الاول عامته

المستحبات كالنوازل والنجس والحائض ونحوه القدر وتهديب الواضحات  
 ومحيط الرخصي والاسحاف وفتاوى الدلالة هي وقفا وهذا نقله في التآثر

خاتمة من اللام المحمدى وكان التفتة روحا لا للقول الاول وثانيا لهذا

فخذت النارج الرموز وساقها سقما واحدا والمعهده الاول او عليه

الاكثر لا سيما ولم يخبر بالآخر فانه حيث يقول ان شاء الله يعلم ١٢

٢٥

قوله فلا لانه ما بنى له وان جاز فيه - اقول تامله مع ما قدم قدس سره في

الصلوة ص ١٢ ان المسجد ما بنى الا للباى للعبادة من صلاة واعتكاف وذكر

سنة وتعليم علم وتعلم وقراءة قرآن اهـ ١٢ وانظر ما قدمه من التوفيق و

بالحق التوفيق ١٢

قوله اذا كان باجرو يبنى ان يجوز مجراجر - فكان باجرو فيها بحرى لانه صار

من اشغال الدماء فكان حسنة فلما في اجتماع الصبيان من منفعة الاستحقاق

٢٦ قوله واذا راي حشيش المسجد فرمته - صوابه رمى ١٢

٢٧ قوله ما يذكر اوله من كلام المتأخرين - اقول ليس المراد ان لا يكون الاطلا

مبتدأ بل الاول من ركني العقد الا ترى ان لو قيل لزيد اتبني عبدا  
بالف فقال نعم يكون قوله نعم ايجابا مع كونه جوابا لان كلام السائل كان  
استماتا لقوله نعم سواء كان كلام صدر انشاء للعقد حتى لو لم يقل السائل  
بعده قبلت لا للعقد البيع والمساله تاتي ج آخر ص ١٢٠ واول ص ١٢١

١٢٠ قوله لا يكون بيعا - كانه لم يعم تعيين المبيع لان لم يحرم المواضع مختلفه ١٢١  
١٢٢ قوله وكل يوم درهمين بوطيه - محل صوابه وكل يوم سن بالتسفيه كما يعرف مما ياتي ١٢٣  
١٢٣ قوله في على المشتري - ياتي بالبرط في هذا اواخر الصفحه - القابله ١٢٤  
قوله فالبا حقيقه - صوابه حكما ١٢٥

١٢٦ قوله بالتخليه وان كان منفرد - اي في البيع اما في البتة فلا مالم يقطع وسلم كما  
في رد المحتار عن التاخر خانيه عن الفصادي عن محمد ١٢٧  
قوله من غير تكلف - سيما في انه خلاف ظاهر الروايه الصحيحه ١٢٨  
قوله ان القبض في السقار بالتخليه - اقول محل معناه القبض الحقيقي لان السقار  
لا ينقل ما فهم ١٢٩

١٣٠ قوله لان تسليم الفرس - فيه ايجاز محل وصوابه ما ذكرت على ما يشئ ص ١٣١  
١٣١ قوله وفي الولو الخانيه استثنى عبدا - ياتي بظهر المساله آخر الصفحه القابله عن الخانيه ١٣٢  
قوله ومحل تصحيح - يفيد الحزم بهذه الترجي مما ياتي آخر الصفحه القابله عن الخانيه ١٣٣  
١٣٤ قوله يجوز في الاجارة استثناء الخيار اكثر في

الثلثه امام سعه العقد لا في البيع ١٣٥  
١٣٦ قوله للعقد فيها كذا على الكنز - والفي عدم الثمن فز على عبارة البهديه بو  
جسين وعلى عبارة الكنز لوجه واحد ١٣٧  
قوله بانه يقال تام على بكذا - الاول يقول اي المخاصم ١٣٨



قوله من اشترى دراهم بدنانير لا يجوز - اقول عدم الجواز لا يخرج عن ا  
 المراجعة فاسد وشرط الصحة - لا تذكر في الحد لخرجها عن الحقيقة كما في البيع  
 قوله من الدراهم ادمن الدنانير - اقول بما في المراجعة جنس واحد

منه الخالق ٥٩

قوله يستلزم مبيعا وكون مقابلة تمام مطلقا مقيد - معنى العبارة خطأ الراوي ان  
 البيع يستلزم مبيعا ومقابلة بالتمس المطلق نفية كونه مبيعا مطلقا كما في رد المحتار  
 والنقد ان الثمان ١٢

بحر الرائق

قوله ينقل وقوله ادخله - سقط الجواب عن الثاني ١٢

قوله بما يتعين بعين ما قام عليه او بمثلته اذ برقه - قوله بما يتعين بكلمة امي النسبة  
 بالباء وهو مفاد قول المحشى قوله بما يتعين متعلق بملكه وقد يؤيده ما ياتي للشافعي  
 في الصفحة - القابلة في بيان العوض انه لا بد من التقيد بالعين اقول  
 وهو خطأ ظاهر والابطال المراجعة في جميع البيوع المطلقة لان العوض فيها يكون  
 تما لا يتعين ولا فاعل به احد ويرد عليه عندي ان الباء في قوله بما يتعين  
 من خطأ النساء وصوابه مما يتعين اي ما ملكه حال كونه مبيعا معينا ويؤيده قول  
 الدرر مبيع ما ملكه من العوض ام فاعل العوض بيان ما ملكه لا ان يكون العوض متعينا  
 فانه باطل قطعا وجبته لا يرد عليه الا فرع ذهب بذهب بقصة حيث صرحوا بعدم  
 جواز المراجعة وهو يشمل باطلا في المصوغ المتعين المكنى الجواب بان النقد من  
 وان تعينا فقيما نسبة عدم التعين لانها خلقا انما كما في الهدية والنسبة  
 معبرة في المراجعة لكن نزد عليه سألة ذهب بشري بدراهم او قلب فضة  
 بد دينار حيث يجوز المراجعة فيها كما في الهدية من العرف فصل المراجعة فيه ١٢  
 قوله حصته من الربح - لعل صوابه حصته والفهم الى المصارف او رب المال ١٢  
 قوله بما يتعين ما لا يتعين كما قد مضاه - اقول لكن بقي داخل ما اذا اشترى

هيلة ذهب بآنية ذهب او بالعكس فان المصوغ بما يتعين مع انه قد صرح في  
 النذرية من التاخرانية ان في شراء ذهب ذهب اذ فضة لفضة لا تجوز  
 المراجعة اسلا ويبقى خارجا اذا اشترى ذهبيا بمشيرة دراهم فباعه بربع درهم  
 فانه يجوز كما في النذرية عن الحادي كلتا الحالتين في فصل المراجعة في الحرف  
 لكن هذا على ما وثق في هذا النسخة - لفظة بما يتعين بالباء و هو ايه عندي  
 مما يتعين ١٢

٤٠ قوله كما ذكرنا في شرح - ممن لا تقبل شداوة له ١٢  
 قوله لا حراض عن الحرف فانه - قد منا آتفا انه منقوض طردا عكسا لكن المراد  
 بالحرف ما فيه المشتري عن فني فله يجوز للمشتري ان يبيع مراجعة لانه لا  
 يتعين فلم يثبت ان المبني في المراجعة هو المشتري بالبيع الاول كما افاده في  
 الفصح ١٢ كما في العلم ١٢

٤١ قوله كذا في البرازية - اي من قوله اذا اشترى غيره كان ما اشتراه نفسه  
 اس بها غير فية ليس فيها لفظ الصحيح ١٢  
 قوله في الظان بكذا - اخر الفصل العاشر فيه كتاب البيوع ١٢  
 ٤٢ قوله في تعليق الرصية والوصاية جائزاه - اقول كيف تعليق الرصية مع انه عليك  
 وكانه اراد الرصية بشرط ولزاج البرازية ما في حقه وبعبارة ان البنية يجوز  
 تعليقها بشرط ملائم نحو وميتك على ان تقرضني كذا فقد جعل البنية بشرط  
 تعليقاً ونقل بمده عن البرازية في اطلاق التعليق عليه فهذا هو المراد منها ١٢  
 ٤٣ قوله اذا كانت كفالة - صوابه جمالة ١٢

٤٤ قوله ولا يلزمه بيع الاراه - اما ان باع لزمه الادا ومن بينها راجح النذرية ١٢  
 ٤٥ قوله ومنها انها لا يملك الاستحلاف - هذا خطأ والناسخ و صوابه انه اي القاضي ١٢



٣١ قوله وكيل القاضى او كاتبه او محض - الذى فى نسخى - البرازية ولد القاضى احم والحكم لا يختلف

قوله اور ارشى ولده او محض - اى يعلم القاضى كما مر آنفا ١٢

قوله لانه لما اخذ المال او ابنه - اى لا ينفقه قضاء ١٢

٣٢ قوله واصلاح الميم - اقول مل به اذا كان مقرر عليه من جهة السلطان بشاره  
موجب عليه حكم الاضارة فافهم وانظر ما كتبت على ط ص ١٤٤ ١٢

قوله هو مستحق عليه حد الرشوة اه - اى عن الدين لا صلاح بيمه ١٢

٣٣ قوله لا يكتب خلف من لا يصلح له - لا يكتب التوقيع على فتوى من  
ليس باهل لبابل لفرب عليه الخط ونحوه ان قدر ١٢

٣٤ قوله وفاربه ضمة سلطنة الظاهر على المسلمين - اى وكفى رد عليه قوله تعالى  
ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ١٢

٣٥ قوله فيه جلوس المحض من يدى القاضى ١٢

٣٦ قوله لم ير لان القاضى له الا اذا كان القاضى فاذ ذنا باله تختلف كما فى النذبة من المحض ١٢

قوله وفى المصبرات - نقل عن التذيب كما نقل عنها الرولى فى حاشية جامع الفصولين ١٢

قوله بحواب القياس المردى - اى فى ظواهر الرواية ١٢

٣٧ قوله فى مجلس القاضى - صوابه ومجلس القاضى ١٢

٣٨ قوله عدالة المدعى انه عدو - ان كان اللفظ بكذا ولا سقط فيه فالفرق فى المدعى  
راجع الى الشخص وفى انه لادم فى المدعى اى عدالة الذى ادعى ذلك الشخص  
عليه انه عدوى والحاصل عدالة المدعى عليه ١٢

٣٩ قوله ترجع قول محمد - اقول قدم اللام قاضيان قول ابى يوسف واخر فى البداية  
دليله فانما زان ترجمه ١٢

قوله الله فى سائلين وفاربه فى البداية - وقلت رحمت الله على من ترجع قول

ابن يوسف حيث لم يجعله للوكيل اذا اشتري بمال الموكل قلت قد علمت بان معنى  
 الشراد بماله الاضافة انه ماله غير ان ابن يوسف يقول بديل النقة من مال الموكل  
 ان النية كانت له قال في الخاتمة في شرح قول النية المذكور (ولان مع تصاد  
 فيما يحتمل) انه كان نوى ولده ونسبه (دنيا ملنا) يعني حكم النقة (حاصل حاله على  
 الصلاح) لانه اذا كان النقة من مال الموكل والشراد له كان غصبا كما في حالة  
 النكاح اهـ فعلم ان حكم النقة داخل في اعتبار النية ولا يستغرب من ذلك في  
 الجاز لكن في ذلك تعالى اعلم

قوله فقل هذه الدعوى - اقول ملة على تقدير تسليم ان السنة ادانته الى مدة  
 ثبتت عليه النقة من قبلها ستراد الا جازان ليجرب بالفقر والحاجة بعد ما خرج  
 هذه الاموال من يده ١٢

قوله فخص منه المدعيون - صوابه الدائن ١٢

قوله وحاصله ان المدعى يدعى - صوابه المدعى عليه او المراد مدعى الرد وهو جدي ١٢

قوله وفي القضية ليس للقاضي ان يبيع ذى اليد - ليس للقاضي منه ذى اليد عن النظر  
 في الضيقة وان طلبه المدعى ١٢

قوله وحضر ما في المضر بصفة المرض - اي لا يتخلف اذا قال لي بنية خافه في المضر مرض ١٢

قوله وله ان يسن سببا صالحا - اي وانما يصح له اى للمحل ان يسن اى ١٢

قوله وان لم يحكم له - الصلح اهـ - به خلاف المتعار كما في العقود البدية - منحة الخاتق  
 قبل كتاب المتعارفة عن مجمع الفتاوى ١٢

قوله كذا في الخلاصة الفتاوى - نقلها ص ٥٥ في الفتاوى رحيل وبيب للصغير بحر الرائي

شيئا من الملك كول بياخ للوالدين ان ياكل منه كذا روى عن محمد رحمه الله تعالى  
 اهـ وخرج به في النزازية فقال وبيب للصغير من الماكول شيئا بياح



للموالدين ان باطلا ١٢  
 ٤٢ قوله كبيرين او صغيرين - سيا في الكلام على ما لو كان صغيرين وانه ينبغي  
 فيه الجواز عند العقل ١٢

٤٣ قوله مطلق الكرامة للتحريم - اقول دلالة نفي الاستجاب على الكرامة عرفا مع  
 نبوت الواصله عقلا مسلم لكن كون مطلق لفظا انبته للتحريم فالبالا  
 بوجوب ان يكون هو المراد بالكرامة المدلول عليها ينبغي استحباب نزوع  
 من الالتزام بل الحق ان لا يستحب لا يزيد على لا ينبغي وفي الظاهر هو الترتيب  
 فلهذا انها فالوجه مع صاحب البحر وما ذكره من الاستدلال بمعكلام الترتيب  
 والحديث فلا يكره صاحب البحر بل هو الذي ذكرهما دائما الكلام في تغيير  
 المبسوط ١٢

بمراي ٤٤ قوله وانه ما طلب ولم يذكر فيه خلافا - على محرف من لا اى لانه ما طلب  
 اى انما يخلف على العلم لا على البينات ١٢

٤٥ قوله وعن الشبهة - لفظ التبليس وغيره دعه من الشبهة ١٢  
 ٤٦ قوله لانه يريد على صاحب البداية - كيف يريد عليه مع انه رغبة الرعاة قد مر  
 بان المراد بالاشهاد طلب الموازنة ١٢

٤٧ قوله وانه مخلوق رتبة الرعاة في الآخرة - هذا خطأ فاحسن سأل الله العفو  
 السافية بل المكتوب في الكلام القديم الذي ليس بمقدور ولا مخلوق انما المخلوق  
 القلم المداد والرقطاس والكتاب الكتابة دون المكتوب كما اناده سيدنا  
 الامام الاعظم رضي الله تعالى عنه في بيان عقيدته ١٢  
 قوله ما لو احد من العشرة - المثال باطل تعالى الله عنه ١٢

٤٨ قوله ولا راي محشو القرآن المحشور بلبوس - في العبارة سقط غلط برضعا عبارة

البداية ولا يرى بحشو القز باسالة ان الثوب بلبوس والحشو غير بلبوس اهـ ١٢  
 ٣٠ قوله من التملك وهو افضل - صوابه التملك كما في نتائج الافكار ١٢  
 ٣١ قوله قدم فضل السبع عن فضل الاكل والشرب - صوابه آخره كما انه اراد ان يقول  
 قدم تلك الغوار على فضل السبع ثم عدل واراد ان يقول آخر فضل السبع اهـ  
 وقد كان كتب لقطعة قدم فبقيت كما هي ونسي ان يبدلها بلفظة آخره وانته  
 غير نادر من الانسان ١٢

٣٢ قوله هو المذكور في الجايح الصخر - ليس هكذا بل فيه ذكر السجدة الحرام خاصة ١٢  
 قوله وليس بغيره - اي بل يجوز للمستأمن الفيا ١٢

٣٣ قوله والنساء بالقدر والذدائب - صوابه بالقرون كما في التبيين ١٢  
 ٣٤ قوله امارة ماله بالسوية - اي مختلفات والافيد واضح كائن يموت عن بيع غرائب ولا عطية ١٢  
 ٣٥ قوله وكل واحد اولى من دله ودوله اولى - نصح فيه العبارة الواقعة في بعض  
 نسخ السراجية من زيادات بعض الطلبة وقد صرح اللطائف ان لا يحصل لها و  
 ينما ذلك على المشي الشريف ١٢

٣٦ قوله لاب دام - صوابه ادام ١٢  
 قوله في ظاهر رواية الصحابا - هذا غلط او يناسق ١٢  
 ٣٧ قوله قلنا الخالة ولد ام الام - اقول لا تشي اذا كانت الخالة اخبت الام لاب  
 والفر ما كتبنا في فتا دنا ١٢



بسم الله الرحمن الرحيم

١٢ قوله في آية - اقول القرآن في الية كمر لا يستلزم القرآن في الحكم ١٢  
 ١٣ قوله في البكر العربي - ونقل المحقق على الاطلاق في فتح القدير توجع في شعبة ١٢  
 ١٤ قوله في تحقيق شايخ - اقول بعد ذلك طاعت الحلية فرايت في العلامة منبه  
 من اوله الى آخره للعلامة الحلبي شايخ النية محمد بن ابراهيم الحاج رحمه الله تعالى  
 نقل في الشايخ المتأخر عنه من دون عزوله في السلسلة البحر ان العلماء  
 للحلينة ١٢

١٥ قوله في غايبة الحسن والتحقيق - اقول وهو كما قال رحمه الله تعالى في الضعيف  
 غير انه تعالى اول ما طالع كلام الاتفاق في رحمه الله تعالى في فتح في قلبه الجواب بما ذكر  
 في الشايخ المتأخر رحمه الله تعالى في دار دان مكتبة على الباشا في نسخة  
 انظر في آية قد حقق ونفذ ووفق وادوم وقد قامت الحجة على الاتفاق في  
 كلامه في حيث يقول في شرح الية كان قليل في الشايخ في نسخة في نسخة  
 معاصرة دليل المعارضة التحليل في نسخة وما كان فسادا الا  
 لذلك فخليله يكون معاصرة تحليل الية في نسخة ما في ١٢  
 ١٦ قوله في بارواه باين ما جبه من ابن عمر في القوي والمنع بالسر في نسخة ما في

عجبة السجادة

قوله عند مقفلة له فقال عمر يا صاحب المقفلة - المقري وابنه بالكسر من  
 ختمه كما في عجبة السجادة ١٢

قوله في بارواه باين ما جبه من ابن عمر - اقول لم اره لابن ما جبه دلا

معيه انيكون في الكتاب منها سقط فان ابن ماجة روى حديث  
 سينا ما حدثت في ليلتها و سنا ما غير ظهور عن ابى سعيد الخدري رضى الله عنه  
 والحديث المذكور في الكتاب عن ابن عمر خزيمة بنه فسقط قلمنا في نسخة  
 النسخة - ذكر حديث ابن ماجة وراوية و ذكر محمد بن حريش ابن عمر  
 و الله تعالى اعلم او يكون نوا الام على الصلاة الشايع رضى الله تعالى  
 معناه لان ماجة راى نسخة اخرى نعم فخط المرفوع متفقا  
 زبان فلهذا من نداء من في الاشتباه و يوجد انه فيما سياتي لم يتكلم الا  
 الثلثة المذكورة و بالجملة فلهذا من

والله سبحانه و تعالى اعلم ۱۲

قوله و يجب ان يسهل و يسهل - و لا يجوز له ان يتم قبل السؤال ۱۲

قوله قبل ان يتم قبل ان يسهل - فلهذا في نفس ما مر من المخرج ۱۲

قوله لا الفعل لانه مأمور - سياتي العلم فيه ۱۲ ۱۶۹

قوله من اجاره انتهى - فانه رضى الله تعالى عنه كان به شر لا اذن و الا فانه

ينبغي كفاي الشافية ۱۲

قوله من الذبيبة بعض البلاد - فرقة من النسيئة النسبة و هم يفعلونه با

جميع بلادنا و يزيرون كلمات آخر يلحق ذكر ما خذ لم الله تعالى ۱۲

قوله الا ان يقال ان مراده ان القبل - اقول هذا هو المستحسن في المراد له

نعم انه ما تقدم اصلا و لا يتوقف عليه الجواب كما لا يخفى ۱۲

قوله و هذا في المحيط و البهائم - الاشارة الى حكم الاستئذان اذ هو

المذكور في محيط الرضوي كما في البهائم كما نقل فليهما في الحلية لا الخوف

الے محمد ۱۵



١٣ قوله في النقابة من نجم الدائمة - عمله في النقابة او في القنينة فعملهما نقل  
في الحلية واليه تعالى اعلم ١٢

١٤ قوله دامته عثمان - وكان رضي الله تعالى عنه بصيرا ١٢  
قوله في الصحيحين - من حديث محمد بن الربيع الانصاري ١٢  
قوله في صحيح ابن حبان دامته الكرامة - اقول بل هو عند احمد والى داود عن  
النسائي رضي الله تعالى عنه ١٢

١٥ قوله ولكن التعليم ليس بحيل كثيرة دانه تلاوة حفيظة - اقول الفتح كلامه والعلم  
نفسه قليل كان او كثيرا لانه لا يفسد بالفتح على غير ما به ولو صح هذا الكلام  
لزم عدم الفساد فيه الفياجر بانه فيه من غير فرق فالحق ان اسقاط الفاعل  
في الفتح على الامام انما هو محلل بالحاجة والنفس ١٢ ثم رأت بعد اسطر مائة  
من قوله لانه لا اعتبر ملكا ما قبل نفسه قاطعا من هذا عين ما ذكرته دله الحمد لله  
ذكر ما ظهر من العلم في هذا المرام على ما حسن الحلية والسنة ١٢

١٦ قوله نسبت عند سما - اى عند العرف من خلقه فالتفاني رحم الله تعالى ١٢  
قوله سبحان قبل لا يفسد عن الكرخي - اقول لا يجد صلة على ما اذا لم يستقم  
تأخرا فانه يفسد ثم نعام في هذا القيل ودن صاحبة نسبت صلة به بمعنى  
اراد القيام كما في قوله تعالى اذا قمتم الى الصلوة فادعوا له الكرخي  
على حفيظة وانما اجتنب الى ذكره بخصوصه لانه كان مستويهم ان يتوهم عدم  
جوازه مطلقا كما هو ظاهر لفظ البذل حيث قال لا يفسد للامام اذا قام الى  
الذكر بين دلم لفصل وجه التوهم ان الحفيظة لا يطلع على قيام الامام بخوره  
بل يتأخر ولو قبله كما هو معلوم مشاهير منتهى ذلك يسبح فله نسبة الامام بخوره  
ما به آخر التسبيح بل يتأخر ولو لم يطلع والقيام من السجود لا يفتق مكنيا بل

تحقق فی ادنی لمجات فرج الله تنبه الامام تسبیح الاله بافت دقت  
 الحود لا سيما و هو لا يترك بحمد الله بل كثير ما يحتاج الى شئ من التماس  
 التألم والامر اظهر على قول من يقول بعدم جواز الحود اذا قرب الى القيام  
 كما هو مختار صاحب به التمس وعمره بن حنبل المتابع رحمهم الله تعالى في النظر  
 الى هذه عسى ان ينوهم كونه عينا مطلقا فيحكم لعباد الصلاة على الإطلاق  
 فلهذا است الحاجة الى التفرع بمحمد الفاد وانما الكلام في التسبیح  
 بما هو في القامح الى فور الاستقبال اليه

فاضم والى تسبیح دقا لا يعلم ۱۲

قوله عن اللحن - اقول والله لعل سمه كمالا مخفي ۱۲

قوله عند سجاء النبی - اذ عنة الطرفين كما هو معروف من مذهبا متبعين  
 الذكر بخبر التنبيه ضللا فالابي يوسف فان ما كان بصيغة ذمرا لا تعمل  
 النية فيه عند ۱۲

قوله ۴۲ بكرة ان يصل مشددا والوسط ملت

مدارج السنية فقد صرح فيها بالندب الى شد المنطقة فافهم و  
 نه جاء في الحديث النبی عن الصلاة بلا جراح ۱۲

قوله وان صلى في ازار واحد يجوز - الظاهر من هذا القول كاسته التزيم

فاضم ۱۲

قوله ليس بمشروع - قلت والقعود بعد الركوع السند فيه في عدم المشروعية فانه غير مشروع

فكيف يعرف من امته و يغفلت الزايب ۱۲

قوله والله ليجوز الزايب - بل تخفف السند ما يكون من التخفيف كما هو ظاهر ۱۲

قوله انفصل عن الصلاة - ولكن حرم على القارئ وغيره ان ياتى بحقة باصل السجدة في الشرف

اقول وهو انزجاء من سعة فضل الله عليه وجواز سجدة عليه الصلاة والسلام ۱۲

السلام و صلواته على النبي و آله



## شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار مصنف علامہ طحاوی فقه حنفیہ میں ایک بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ معانی الآثار کے مصنف علامہ ابو جعفر احمد بن سلام (بن سلم) ابن عبد الماکل الازدی المصري الحنفی ہیں۔ آپ کو ازاد اور طحا سے نسبت ہے جو مین کا مشہور قبیلہ تھا۔ آپ تیسری صدی کے مشاہیر فقہائے احناف سے ہیں۔ ۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔ اسی گرانمایہ کتاب کی شرح نویں صدی ہجری کے علامہ نہام فقیہ بے عدیل بدر الدین عینی نے تحریر فرمائی۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا حاشیہ اسی شرح عینی پر ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

مشارح کا تعارف :- آپ کا نام نامی محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یونس بن محمود عینی ہے۔ لیکن آپ عینی کے لقب سے مشہور ہیں، آپ کے والد حلب کے قریب شہر عین تائب کے قاضی تھے۔ اس لیے آپ عینی کے لقب سے مشہور و معروف ہے۔ ویسے آپ کا لقب بدر الدین تھا۔ جب کہیں مصنفین فقہائے حنفیہ میں بدر الدین عینی کا نام استعمال ہوتا ہے تو اس سے آپ ہی کی ذات مراد ہوتی ہے۔ آپ کو قاضی القضاۃ کا خطاب دیا گیا تھا۔ آپ ایک بے عدیل فقیہ اور بے مثیل علامہ تھے۔ ۶۲۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم عراق میں کی اور فراغت علم کے بعد ۶۴۰ھ میں مصر تشریف لائے اور قضا مذہب حنفیہ آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ سے بہت سی عظیم اور گرانمایہ کتب و مشروح منسوب ہیں جن کے آپ مصنف ہیں آپ کی تصانیف میں عمدۃ القاری شرح بخاری المعروف بہ ”عینی“ بنایہ شرح ہدایہ شرح معانی الآثار و شرح درمہ البحار، تاریخ کبیر اور طبقات الحنفیہ بہت مشہور ہیں۔ یوں آپ کی تصانیف و مشروح کی تعداد ۲۰ سے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ایک تصنیف اور شرح بہت ہی بلند پایہ ہے فوائد البہیۃ آپ کے ذکر سے خالی ہے۔ آپ کی طبقات الحنفیہ، طبقات الانبیاء کے مقابلے میں علمائے احناف کا ایک مستند تذکرہ ہے۔ ۷۵۰ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

قوله اما ما قبلها من الخاضعين وله سنة تسع وعشرين مئة فقلت فقد ادرك زمان الائمة السنة  
كان ابن سبع وعشرين سنة معين توفي الامام البخاري وفاته سنة ٢٥٦ وكان البخاري اكبر منه  
خمس وثلاثين سنة وكان ابن ثمانين سنة عند وفات مسلم اكبر منه سبع وعشرين سنة  
وفات مسلم سنة مائتين واحدى وستين وكان ابن ست واربعين سنة حين توفي ابوداؤد  
وفاته سنة مائتين وخمس سبعين سنة وكان ابوداؤد اكبر منه سبع وعشرين سنة كان ابن  
خمس مئة سنة عند وفاة الترمذي توفي سنة مائتين وتسع وستين وكان الترمذي اكبر منه  
بعشرين سنة وكان ابن اربع وستين سنة حين توفي النسائي وفاته سنة ثلث وثلاثمائة  
وكان النسائي اكبر منه باربع عشرة سنة وكان ابن اربع والاربعين سنة معين توفي ابن ماجة و  
فاته سنة مائتين وثلث وستين وكان ابن ماجة اكبر منه بعشرين سنة بل خدا دك زمان احمد  
وكان ابن اثني عشر عاما حين توفي احمد وفاته سنة احدى والاربعين ومائتين كان احمد اكبر  
منه خمس وخمسين سنة وكان ابن ست وعشرين سنة حين توفي الدارمي وكان الدارمي  
اكبر منه ثمان واربعين سنة وكان ابن اربع سنين عند وفاة يحيى بن معين توفي سنة ثلث  
وثلاثين مائتين وكان ابن خمسة حين توفي علي بن المديني سنة اربعة وثمانين اجمعين ١٢

قوله البخاري الخ

قوله الغندر اقول ليس هو غندر محمد بن جعفر صاحب شعبة من رجال السنة لانه من الطبقة  
التاسعة من اتباع التابعين قديم الوفاة مات سنة ٩٣ له كافي الميزان فاتي يارقيه الطحاوي  
فان كان محمد بن جعفر غير التاخر منه مشهور الغندر والافوهم والعقد العالي اعلم



ثم طهره محمد بن محمد قال صدقه وان في الحديث مائة النفس كلهم يسمى محمد بن حفص وعلقب بعند  
 احدهم نذر التمسيد والطمح اوى والمنوفى سنة ٢٠ ذكرهم جميعا حافظ الذبي في تركة احواف  
 في الطبقة الثانية عشر في ترجمة نذر الحافظ المذكور وسناني اوشك السبعة ١٢

قوله حدثنا محمد بن خزيمة ثقة قاله في المنبر ١٢

٢٣

قوله حدثنا ابراهيم بن ابي داود ١٢

٢٤

قوله لكاتب قتيبة كان حنظلا وروح جليل في فضائل الانبياء ١٢

قوله لكاتب قتيبة فاضى مصر وحدثنا مائة سنة سبعين مائة قاله في تركة احواف ج ١٢

تحت ذكر داود الناصري وهو ثقة صحيح الامام الطحاوى في باب جوار البرص ١٢

٢٥

قوله حدثنا ابراهيم بن مرزوق بن ابراهيم بن مرزوق بن دينار الاموى البصرى

نزىل مصر قد كثر منه الامام في نذر الكتاب ثقة عمى قبل موته فكان يخفى ولا يرجع

على ما في التقريب روى عنه النسائى على ما فيه ايضا دون قال للنزى لم اوقف على

روايته عنه ١٢

قوله ابن خالد ابو الوليد بن الوليد ١٢

صلوات  
 عليه  
 وآله

قوله وعبد الملك بن ابراهيم بن جريح ١٢

قوله حدثنا اسمعيل بن جبري خال الطحاوى ١٢

قوله ثنا محمد بن ادريس بن الامام الشافعى ١٢

قوله حدثنا اسمعيل المزنى

قوله ثنا محمد الشافعى ١٢

قوله وذلك بعد اى متأخر عنه بكثير ١٢

كتاب  
 الصلاة

قوله مالم يضره الا حسين مالم يضره فامتنع ١٢

قوا ولا تضاد حاصل ما ثبت الطحاوى بهنا ان اول وقت العصر من نصيب كل

كل شيء مثليته واخر وقته المستحب حين يصير مثليه واخر وقته مطلقا حين تصفر الشمس الى  
ومنه الى الغروب وقت مهمل ١٢

قوله يخرج بدخوله الى بدخول وقت الاصفر ١٢

قوله من حجة الاخرين وهم اثنتا عشرة ١٢

قوله من حجة الاخرين القائلين ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس ١٢

قوله في ذلك الوقت فدل على ان وقت العصر باق بعد

قوله في الحديث وهو صلاة عصر اليوم ١٢

قوله واما وجه النظر فاما كيد ما اختار اولاً ان آخر وقت العصر حين الاصفر ١٢

قوله وقت العصر هو ما قبل اصفر الشمس ١٢

قوله فكان كل وقت الفجر مطلقاً لا كعتيقه وفي العصر بعد ما مضى الفرضية ١٢

قوله ان غروب الشمس اي حين تصفر ١٢

قوله وان نفي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جواب عما احتج به الآخرون على موا

فنتبه ما بداء التطبيق بين حديث الادراك وحديث النبي ١٢

قوله ناسخ هو اي لان النسخ مقدم على التطبيق عندنا لان فيه اعمال كل من

الحاكمين بتباميه في وقته ١٢

قوله فهدا وجه النظر فقد اختار ان آخر وقت العصر الى والتغير لدا حال بطلان العصر

بدخول هذا الوقت الناقص كما في رد المحتار ١٢

قوله وهو قول ابو حنيفة رحمه الله اي ما تقدم من ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس فكان

الاولى ابدال هو بذلك ليفيد بعد ما رايه وكيسن مقابلته بهذا لكن لا حرج بعد

وضوح المراد فقد قدم ان ممن قال بذلك اي بان آخر وقت العصر هو غروب

ابو حنيفة وصاحبا امانه الذي اختاره الطحاوي فمعلوم ان احدا من اثنتا



الثالثة لم يقل به يعلم النازونية الحسن بن زياد بن من وقت التغيير الى الغيب وقت مهمل  
كما حكاه عبد الامام شمس المكنى كافي اكلية وغيره ورواية النازونية تسمى قول الاما  
القول بالقدم والسند في قولنا اعلم

قوله حين انظرهم اقول نرا جده المدين اذ يدل على قول الامام لا نعظم من استغنى هو البهاض فال  
المراد بظلمه البهس لا يكون الظلمة امشرفية حيث هي بدو المغرب لانسبة فليست الظلمة  
امغربية واسوداد الانفق جو انبها وذلك هو جنوب البهاض ١٢

قوله حسن يغيبنا فافق اقول هذا ايضا دليل على قول الامام فان المراد قطعا لا فوق الغرضي  
وغنيمته بالنظر لا بالبيان كما لا يخفى ١٢  
قوله وان آخر وقتها المستحب ١٣

٩٥٣ قوله مد ثنا السمعيل بن محمد بن المزي ١٢

قولہ قال ثنا محمد بن ابراہیم عو الامم السافعی ۱۲

قوله كل اصحاب نافع اقول لكن ما به عبد الله بن مسعود اذ قال حدثنا محمد بن شافع قال  
ما يحي عن عبد الله قال اخبرني نافع ان ابن عمر كان اذا جرد له سيره مسح بين المويج و  
العشاء بعد ان الغيب واشفق وايقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جرد به  
السير مسح بين المويج وعند العشاء الترمذي اذ قال حدثنا ينادنا عبدة عن عبد الله بن  
عمر عن نافع عن ابن عمر انه يستغيث على عيسى بن عبد الله بن سيره وخر المويج حتى غاب اشفق  
ثم نزل مسح بينهما ثم اجرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جرد به  
السير قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح فاوجه به الجواب بان جمهور رواة القصة  
عن ابن عمر سالم وعبد الله بن واقد ونافع جمهور من روى عنه كفضيل بن غزوان ومنه  
ابي داود وابن جابر عنده وعند النسائي والطحاوي وعبد الله بن الوليد وعند ابي داود  
تحقيقات واعطاف بن خالد عند النسائي والطحاوي وعيسى بن اربان في الجمع و

واسامة بن زيد عنه الطحاوي كلهم ذكروا ما هو نص في تفسيره لا يقبل التأويل ان النزول  
 وصلاة المغرب كانا قبل غروب الشفق فقول اليوب والقول يري ويحب اليوب  
 للفتضاء لان الفضة واحدة ومن القواعد المسلمة عقلا وافتلا رد المحتمل الى المعين  
 لا عكسه وقد ذكرنا كل تلك الروايات في رسالتنا في نزهة الباب ١٢

اقول وثالثه ايضا موسى بن عقبة فعنه عبد الرزاق عن معمر بن اليوب وموسى بن عقبة عن  
 نافع وفيه فاخر المغرب بعد غروب الشفق حتى ذهب سبوس من الليل كما في النزقاني على  
 الموطا - واقوى الكل بالنجاشي في الجهاد باب السجدة حديثنا سعيد بن ابي مرجم اخبرنا  
 محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن جويان بن اسلم عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر بن الخطاب  
 تعالى عنها بطريق مكة فبلغني بن صفية بنت ابي عبيدة شدة وجع فاسرع السبر حتى اذا  
 كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعشاء يجمع بينهما وقال اني رأيت  
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا حجب السبر اخر المغرب وجمع بينهما ١٢

قوله ما حديث عبد الله اقول نزلت في من رآه رحمه الله تعالى في الجواب فان الذي اجاب به  
 عن حديث اليوب جابر في حديث عبد الله ايضا لان القدر المرفوع منه ايضا يحمل عن بيان  
 للكيفية بان حديث ولا يفرق عبد الله بن عبيدة بن مسعود ابن عمر رضي الله تعالى عنهما وسلم  
 على ما ذهبوا من الصلاة بعد غروب الشفق فكان المرفوع فيه بنسبا من نزهة الوجه فان نزهة  
 ما شئ على الحديث اليوب ايضا فانه اخبر انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع وانا ازيد  
 ونتم جمع كذا فدل على ان نزهة السبر المراد في المرفوع ولو كان رآه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 في آخر الوقت كيف كان يسوغ له ان يؤخرها عن الوقت معتمدا بذلك ونهاهم كلام في رسالتنا  
 حاضرة البحر من الواقع عن الجمع بين الصلاتين ١٢

قوله قال ثانيا الحاشي بن محمد بن عبد الحميد بن اعيان الاحتفاظ بحسب المسند لكنه ليس بمحقق  
 قد اشرعنا فيه في نزهة الكتاب وسماه في احاديث ٢٢ ص ٣٢٠ مؤرخين ص ١٢



٩٢

قوله حدثنا ربع المؤذن هو ابن سليمان المرادي ابو محمد اعطى حسب الشافعي ثقة  
من احوال عشرة ١٢

قوله قال حدثنا بشر بن بكر هو التنيسي البجلي روى عن الاوزاعي وحرير بن عثمان وعبد الرحمن بن  
يزيد بن جابر وسعيد بن عبد العزيز ومحمد بن عبد الحميد والشافعي وجمهم وارباع المرادي وآخر في  
وثقه ابو زرعة وغيره كل ذلك في التقريب وقال في السببان عند ذكره للتميز اما بشر بن بكر  
التنيسي فصدوق ثقة لا طعن فيه اهو وهو من رجال صحيح البخاري ١٢

قوله قال حدثني ابن جابر هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثقة من رجال السنة ١٢

قوله قال كناعه الى سيرة وفي كنعان الحال حرره من ١٩ منسباً في صحيح المختارة  
عن ابي عون قال كان علي رضي الله تعالى عنه يوم رفع الشمس عن ابي طعان ١٢  
قوله عن يعقوب بن يوسف ١٢

٩٣

٩٤

قوله عن النعمان الامام الاعظم ١٢

قوله عن جابر بن عبد الله قلت في مصنف ابن ابي شيبة حدثنا مالك بن اسمعيل بن حسن  
بن صالح عن ابي الزبير بن جابر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من كان به امام  
فقرانه له قراءة وندب سند صحيح وكذا رواه ابو نعيم عن الحسن بن صالح عن ابي الزبير ولم  
يزكر الحديث كذا في اطراف المزي ١٢ جوه النقي وتام به في صحيحه ١٢

قوله عن جابر الجعفي ١٢

قوله وميث كلاما ١٢

قوله قال حدثنا يحيى بن سلام ضعيفه الرازي قطني وقال ابن  
القول قال في التقريب صدوق خطي وروى بارفرض اهو واذا كان صدوقا فممكن يجهت  
الرفع بعد ما سمع ما سمع وانما الله عندنا والله تعالى اعلم ان ما هو كسمع الحديث مرفوعا  
وموقوفاً فكان يرويه على الوجهين وكان اسمعيل سمعه منه مرفوعاً والآل ان حين

سمع الوقت قال له ارفعوه فقال له الامام خذوه بجلدة تاديبا له على اسناده راكبه على  
الشيخ وما كان ذلك ليمنوه من رواية سبعة من ارفع ١٢ حشر

قوله قال فقلت لك ارفعوه قلت ذكر البيهقي في خلافتي انه روى عن اسمعيل بن  
موسى السدي ايضا و اسمعيل صدوق وقال النسائي ليس به باس  
وقال ابن عدي رصته الناس ورواه عنه وانا انكره عليه الغلو في التشيع ١٢ الجوزي  
ص ١٢٢ نسخة روبريدجي

قوله عن زيد بن ثابت ورواه مسلم في باب سجود السلاوة ١٢

قوله فاجعلوا اثبتوا ١٢

قوله في حال حرب هذا ما استقر عليه به بهينا وقد نظفت النقول عنه كتب الهندسب  
كالعينية والمعلقة والاسراج والولاح والاشباه وفتح المعين ورد المحتار وغيره انه قال  
انما لا يقنيت عندنا في صلاة الفجر من غير طهارة فان وقعت فقتنه او بلبسته فلا باس  
به اخر فعلم انه في كتاب اخر له رحمه الله تعالى والذي قاله بهينا انما حط فيه كلامه على نفي  
جوب حيث قال انشع ليكون يجب المعنى سوى ذلك والله تعالى اعلم ١٢

قوله وجب له اي ثبت ١٢

قوله في اشباه فعلم ان الدخول من غير الدخول غير داخل ١٢

قوله من السكاح الصحيح فعلم ان الخارج من غير الخرج به الامور قد بصير خارجا ١٢

قوله فكان قد ثبتت الاسباب سواء ثبتت بريد ان اسباب الدخول والباب  
الخروج كلها قد ثبتت شرعا ونحوه ونحوه اعلم خلافتها مع ذلك من خالف في  
الخروج قد خرج بخلاف من خالف في الدخول حيث لا يدخل اصلا ١٢

قوله يشفع آخر بريد ان الترويح لا يكون على ركعتين قط بل على شفعين وذلك  
لا يصح في احد عشرة ركعة الا يجعل اوتر ثلثا اذ لو جعل واحد التقي الشفع الاخر



بعد تروحيتهن وصدق ولوجهن خمساً فذلك تروحيتهن وشفيع واحد لكن سبقه تروحيتهن يكون  
الاتباع السبع والترويح واحد ١٢

١٨٤ قول عن خالد بن ايمين العافري تابعي ارسلى حديثاً فذكره ابن عبد البر في الصحابة ثم انكر  
عليه بن ابي حاتم ايراد ذلك انكار عليهم فانه بن ايمره اخو اصحاب من القسم الرابع وذكره  
الحديث بعينه ولان البخاري رواه في تاريخه من هذا الطريق طريق عمرو بن شعيب  
وقال وقال ابو عمر لا يعرف في الصحابة ذلك فذكره غيره اي ابن ابي حاتم واما يعرف هذا عن عمرو  
بن شعيب بن سليمان بن يسار عن ابن عمر كذا قال وقد ذكره البخاري كاشري ١٢

٢٨٨ قول لاصفة الفرض اقول جوابه واضح فان منتهى ليس نفس وجوب الفريضة بل وجوب  
القيام فيها دون المناقلة وسجدة التلاوة لا يجب فيها القيام ١٢

٢١٥ قول قال جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطبته جالساً فخطبه جالساً فخطبه جالساً  
ان القيام ليس في الخطبة فريضة ولا شرط لسمعة ١٢

٢٨٣ قول فلم يكن ذلك اي ترك الصلاة على الجنازة في المسجد ١٢

قوله عند حاله اتمه عند المومنين ١٢

قوله حدثت فانها لم تسلم بالكراسه كما حدثت ١٢

قوله وقد حدثني هذا شروع في بيان الرواية الاخرى ١٢

٣٠١  
كتاب النكحة

قوله مثل قول ابي يوسف المذكور اولاً انه يحرم عليهم كل صدقة مطلقاً ١٢

قوله فبعضنا ناخذ فبعضنا القول الا خبرناخذ اقول هذا معنى كلام الطحاوي والذي لا  
محتمل به الا هو كيف وانه قد اورد اولاً ما يؤمحل الصدقات لغير ما شتم ثم رده كلاً  
مرد له ثم قال تواترت الاحاديث بالتحريم فسرنا ثم قال لا نفهم شيئاً لنسخها ولا عارضها  
ثم شبه اركان الطلاق التحريم من جهة النظر وقال انه نذهب الاثمة الثلاثة ثم ذكر للا  
خلاف عن يمينه فافادنا لا خلاف عن اصحابنا في التحريم ثم ذكر رواية

الحواس به لفظ التبريت ثم ذكر سنخ عن ابن حنيفة مثل قول أبي يوسف قبل ذكر  
قوله لا يبو مسف الا التحريم فوجب ان يكون هذا ذكر الرواية الاخرى وفيها قال فهذا  
ناخذ فوجب ان يكون هو المراد بالترجيح ثم اخبرنا ان اكرهها لمواسمهم قبل كان يجرها لهم  
وكيف سبها لمواسمهم ثم ذكر انه يختار جواز العمالة وان ابا يوسف لا يجرها فيما سجد الله  
ان كان المراد بقول أبي يوسف انما هو جواز الصدقات قبل كان ابو يوسف يجلها لهم  
ويحرم العمالة فتتحقق عندي ان الامام الطحاوي انما اخذ برواية التحريم وانه لا يكون  
له الى الجواز اصلا حتى يرسبها لمواسمهم وانما في عجب حاجب من العلماء حيث بسوا ريبه  
الاخذ بالجواز وكأنه راع بعض ذلك البصار اولاً ثم تنابح الناس ليعتمدون عليه في النقل  
من دون مراجعة او تدبر والله تعالى اعلم ١٢

٢٢٥ قوله حتى نسخ الله عز وجل كون الحكم هو ذلك من قبل ثم نسخ بنزول من الفجر في غايته  
الختاء بل الظاهر ان الحكم هو هذا من الدليل وانما اضعف معناه على بعض من لم يخالط النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم فبينه الله تعالى بانزال من الفجر فاذا انما هو القاضي عياض ونقله  
النووي في صياحه صحيح مسلم ٢٢٥ وسواء الظاهر والله تعالى اعلم - اما حديث مذنية فاما  
معناه عندي على وجهين احدهما بالغ في قرب الفجر فعبارة كذا وهي ما دونه ثلثه ومنها  
قوله تعالى فليعلن اجلهن والثاني ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اخبرنا ان قبيل الفجر  
بحيث ظن خذيفة رضي الله تعالى عنه طلوعه وما كان طلع وقد كثرنا من نبيائنا ندين الو  
جيبين في رسالتنا حاصره البحر من الواقع عن جميع الصلاتين ١٢

٢٢٦ قوله فان قلت اي عبرت بالزنا وتم نقل تنزوح ١٢

قوله الواطى صفة المتزوج ١٢

قوله على ذلك رنكاح ١٢

١٥٩ قوله منصرفاً سال من التاء في مررت وكان الاحسن في العبارة ان ليقدمها الى قرب

جلد دوم  
كتاب الحدود

كتاب السب





عن أبي عوانة عن عبد الملك ١٢

قوله من عاقمة بن وائل بن حجر ١١

قوله من أبيه وأهل بن حجر ١٢

ص ٢٨٤ قوله رواه يثرب التبت مرضى الطغنة في صبيهم يمتعون والدرادخل ١٢

ص ٢٩٢ قوله كان نذرا رسم كان ١٢

قوله لاحد الرحلين اى اشارت بلفظة نذرا الى احد هما ١٢

قوله ياتينا جركان ١٢

قوله ان نذرا رسم ان ١٢

ص ٣٢٢ قوله حدثنا محمد بن ابي سليمان بن يحيى ثقة ١٢

قوله قال ثنا ابو نعيم هو الفضل بن وكين كما اخرج الحديث عنه ابو بكر بن ابي شيبة في تاريخه فقال حدثنا ابو نعيم الفضل بن وكين اخو ثقة ثبت من رجال الستة ومن كبار شيوخ خ ١٢

قوله قال ثنا مسعر بن كدام ثقة ثبت فاضل من رجال الستة ١٢

قوله عن عبد الله بن شاذان بن محمد بن عبد الله بن عبد الصخر ثقة من رجال الستة الا ان ما جاءه

قوله عن ابي سوان التقي ثقة فقيه جليل من رجال الستة ٥٣

ص ٣٢٤ قوله قال حدثنا به بن معاوية بن بهير انما سمع من ابي كحن عبد الاخذاط كما في التبريد

قوله حدثنا روح بن الفرج هو القطان بن الزيناع كان من رشتات خاله في نندب

قوله قال ثنا عمرو بن خالد بن ابي حبيب بن برة ١٢

قوله في الجوننا هو ابو الجوننا ١٢

قوله عن سعيد بن ذى لقوة في سعيد ضعيف وجماله كما في التبريد

قوله حدثنا محمد بن رواه الدراقطني في نسخة وهو ضعيف بسعيد ١٢



قوله عن ابن علقمة انظر فان الظاهر ان صوابه عن ابن عمر عن ابيه ١٢

٣٢٤ قوله عن الشيباني الى اسحق ١٢

٣٢٨ قوله حدثنا ابو بكر بن قتيبة البكر اوى ثقة ١٢

قوله قال حدثنا ابو احمد الزبيرى محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمرو بن ابو الثوري الامام ١٢

قوله قال ثنا ابو احمد الزبيرى ثقة ثبت من رجال الستة الاله قد خطفى في حديث الثوري

قوله عن علي بن نديم ثقة روى بالفتح من رجال الاربعة ٧

قوله عن قيس بن حبة ثقة من رجال ابي داود ١٢

قوله حدثنا محمد بن حرملة ثقة نص عليه في المنبر ١٢

قوله قال ثنا عثمان بن الحميم ثقة خضر فصار يلقب من رجال البخاري والنسائي من كتاب

العاشر ١٢

قوله قال حدثنا عوف بن ابي جميلة ثقة من رجال الستة روى بالفتح والفتح ٧

قوله قال ثنا ابو القموص ثقة من الاربعة من رجال ابي داود ١٢ است نص لمحقق على

الاطلاق في باب الشبه في الفتح ان اخذ من غير اذ لم يعلم اخذ لوجه التغير وكان في

الامم اباهم لم ينزل حديثه عن درجة احسن ١٢

قوله ولور صوابه ثور بالمثلثة ١٢

قوله واليسر صوابه النسر بالنون ١٢

٣٤٣

كتاب الكراهية -

قوله حدثنا ابن ابي داود وصحبه ابراهيم ١٢ قوله يابى صوابه بالناء ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود لقول الحمد لله وقدره قوله وان لا يجله صوابه والا يجله

قوله حدثنا ابن ابي داود اسمه ابراهيم ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود اقول الحمد لله وقدره الامام احمد في مسنده في

مسند عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما ج ٢١ فقال حدثنا محمد بن ابي بكر

ثنا ابو محضر البراء ثني صدقة بن شبيبته ثني معن بن ثعلبة المازني والحكي بعد ثني الا  
عنه المازني قال استيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فالتشبهت به بايا ملك الناس وديان  
العرب الى لقبيت ذرية من الذر ب غدوق الغنم الطوام في حجب فخالقني تنزياع حرب  
اخلفت العبد وطلت بالذنب ومن شر غائب من غلب اهر اقول وتابع البراء  
عوف بن نهمس بن الحسن عن صدقة بن شبيبته عند عبد الله بن احمد في زيادات  
المسند في الاصابة ج ٢ ص ٢٤٩ واخرجه احمد من وجه آخر من طريق كنجيد بن  
امين بن ذرورة بن فضالة بن طريف عن ابيه امين عن ابيه ذرورة عن ابيه فضالة  
ان رجلا منهم يقال له الاعشى اثم وخبه في السور يا سيد الناس وديان العرب ومن يدا  
الطريق اخرجه ابن الى عاصم وبنحوه وابن السكن وقالوا يا ملك الناس او يا ملك الناس  
على اختلاف نسخ الاصابة في فضالة بن طريف ج ٢ ص ٢٤٩

قوله قال ثنا المقدسي بن محمد بن ابي بكر بن علي ثقة من العاشرة من رجال الشيخين والنسائي ١٢  
قوله قال ثنا ابو محضر البراء يوسف بن يزيد من رجال الشيخين صدوق با اجداد  
قوله والحكي بعد ثنا الوهاب والحكي بعد ثني محمد بن عيسى بن محمد بن ابي بكر بن علي  
قوله قال حدثني اعشى المازني هكذا سوي لا زاد في مسند الامام احمد وفي الاصابة من زيا  
دات المسند لابن الامام قالوا حدثني اعشى اعادوا الضمير الى معن والحكي عليهم ١٢  
قوله العجبا صوابه الغنم اي اطلب لها ١٢

٣٤٤ قوله قال سألت سعيد صوابه سعيد بن اسود بن ابي وقاص وسياقي على الوهاب ١٢  
٣٤٥ قوله فيقول من اعدى الاول المقبول من اعدى الماخذوف اي يقول بالعدوى ثم رد  
عليه بقوله من اعدى الاول ١٢

٣٤٩ قوله بن مع حب السلاء الذي في جامع الصغير هو زياد الامام الطحاوي كحل بالام ١٢  
٣٨٢ قوله التخيير بينه وبين احد من الانبياء تنبيهه جيب التنبيه له اقول ووجهه بلي



الحمد مراد الالمام بهذا الكلام النبي من التفصيل الجودي والعياد بالبدن الى تنقيص غيره  
 من الانبياء صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو احد التاويلات عند العلماء في حديث الاخيرة  
 بين الانبياء والا فالالمام بنفسه صرح في كتابه المستغاب بمشاكل الاثار بما  
 خذ منته بعد ذكر احاديث في فضله صلى الله تعالى عليه وسلم فاعلمنا انه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 اعطى منزلة فوق منزلة من قبله من الانبياء اجمعين ثم زاده الله تعالى بان عينه ان الناس  
 جميعا خلاف غيره من الانبياء وانزل عليه قلوب بايها الناس اني رسول الله اليكم  
 جميعا وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمساً لم يؤت مني احد قبلي (ذكره باسانيد ثم  
 اسند عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت  
 على الانبياء والمست حديث (قال) ففني هذا ما قد دل على فضله على جميع الانبياء وقوله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخفوني على موسى وما روى عنه مع سلمان عليه وسلم لا ينبغي  
 لاحد ان يقول انما خير من يونس حيث قال قبل عليه بتفصيل الله تعالى اياه على  
 جميع خلقه وكذا اجاب صلى الله تعالى عليه وسلم لمن قال له يا خير البرية فقال ذاك الى ابراهيم  
 حيث ان يونس قبل ان يتخلف الله خليفه فلما جده خليفه عاد بالخلق من الله تعالى بمنزلة ابراهيم  
 في الخلقة وهي محبة التي لا تحب فوقها نورا وعليه بذكره صلى الله تعالى عليه وسلم في حال يذكر  
 فيه ابراهيم عليه السلام والتسليم في التاويل والاقامة واعطاه في الآخرة المقام المحمود  
 الذي لم يحيط به غيره صلى الله تعالى عليه وسلم (ثم اسند في ذلك احاديث ثم قال) فالمقام  
 المحمود ما انتقصه الله تعالى به في الآخرة حتى يغبطه به الاولون والآخرين ففني هذا حكمه يدل  
 ان ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم في ابراهيم موسى ويونس عليهم السلام والسلم انما كان ذلك  
 قبل اعطائه اياه وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخفوني وابن انبياء الله محمول على التفصيل  
 بارائنا من غير يوقيف فلما ما بينه لنا فقد اطلقه لنا امر مختصراً فقد انه حرم الله تعالى  
 على جميع الاحاديث المذكورة ههنا في هذا الباب وذكر الاحواب الصواب عن كل منها فردا

فردا و افصح با هو معتقد المسلمين قرنا فوقنا فاحمد الله الذي كشف الغممة و فرج  
 عن هذا العبد الاذلي نعمة فلهذا كان افضل على كتابه ههنا و حاله في منقطع يوم  
 شد بدة العناء و كنت اسكن قلبي قائل كفا يا نذا ان هذا امام جليل حوى من الاحا  
 ديث ما لم يكون احد بعده بل لم يكن في جامعة الفقه و الحديث احد يمين او كرس متحدث  
 حتى العجاري و سلاما من دوخا رحمتهم الله تعالى فكيف يتصل ان تقضي عليه باحاديث  
 المتواترة القطعية الاية في النفسصيل مطلق و لنبينا مع الله تعالى عليه و سلم  
 محبي الشمس في الوجة النهار ام كيف يتصور ان يتوقف مثل هذا امام في ما اجتمعت  
 عليه الامم من لدن الصحابة الكبار لكن كان قلبي يبارعني و يباريني نفوز امما يعطيه  
 ظاهرا هذا الكلام حتى كدت و العياذ بالله ان اخرج الطحاوي من قلبي الى ان تدر  
 كني رحمة ربى و وقفت على كلام الامام في مشكل الاثار فحمل المشكل و ازال الغبار  
 و الحمد لله العزيز الغفار ١٢

٣٩٨ قوله قال لا تعبیر و انما جوابه لا تعبیر و ١٢

٣٩٩ قوله ان حديث عبد الله بن عمر المصنف به في اول الباب ١٢

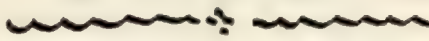
٤٠٠ قوله ابن ابي عمير جوابه ابن اخته بالمشقة الفوقية مكان التهمة ١١

٤٠١ قوله كضلع بن سليمان قال الدارقطني خيلون فيه و لا بأس به ١٢ من ان الله تعالى



# حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری

علامہ بے عدیل، فقیہ بے مثیل، قاضی القضاۃ بدرالدین عینی کی مشہور و معروف شرح بخاری ہے۔ احناف میں یہ شرح بہت مقبول ہے۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا حاشیہ اسی شرح بخاری موسومہ بعمدۃ القاری پر ہے۔ عمدۃ القاری کے مصنف کے حالات شرح معانی الآثار کے سلسلے میں مطالعہ کیجئے۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
 ما نحمدك ولا نصلح على رسوله الكريم

قوله نذل ما ذكرك رواية الى الاسود في مغايرته وقدم آخره بـ **ب** رواية ابن اسحق ما ذا اقره لكن  
 تقدم ايضا ثمة ما احسن ان اقره ١٢

قوله اني نذره الخمس فافهم فانه صرح بالجلد فان نذره ولفاته تعالى لا يحل له الله هو  
 ولا يرجع الى ثلث خمس الخمس ١٣

قوله بانه مما يتعلق بامر الدين والجزا ونحوها احسن منه ان قلنا ان في العلم صلاحي ما  
 يصح رواية عقله رأيته العبادي تھا و يبين عنهما مما يتعلق بامر دين وغيره اه ١٤

وان يقول التخصيص الوفي بما يليق باليق بارؤيه العرفية اما لاكتشافه فيه نيل الله ابراهيم لا  
 ارى ملكوت السموات والارض رأي جلد بنزلي ثم اخر بنزلي ثم ثالثا بنزلي من بلع سبعا  
 وقال الله جللني في المسوف (ما من شئ) من الاشياء اتم وهذا شارحة الى الاحراد  
 على العموم والله تعالى اعلم ١٥

قوله وانما انوا بغير ذلك فاذا في عند صماء اعظم الله اجوركم و اتم نوركم فان هذا هو علم المبادي ١٦

قوله وقال ابن المنذر ان فرد ابراهيم يستعجى اقول كيف هذا قد روه ما كنت عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 قوله منبأ حديثه عن علي بن ابي طالب روه ابن المنذر وابن ماجه ١٧

قوله منبأ حديثه باب بنى النعمان روه ابن ابي فاطمة وحسنه السيوطي ١٨

قوله عن زيد بن اسلم انه مستند الى عليا اقول كيف وقتها انتم انتم عن علي بن ابي طالب  
 رواية منها بلفظ ما بال فاما منه لغيره لا يه تروى فحينئذ لا يتوجه والله يتوبت ١٩



قوله قلت هذا كلام سوء دياساوى سمعته اقول في ضعفه ايضا اقول قفني وبسبب كافي  
المرواة نقله من الشيخ <sup>١٢</sup> ثم خبرني ان خطاه وضع في المرواة ونما نقل ذلك الكلام  
في حديث ابي هريرة جمع في باب ٢

قوله انما فعله لشغل بامر الله عليه اقول في سبب تدنيان سبابة لا تضعه قائما ١٢  
قوله انما في العلم اقول انما اذا علم انما قال عياضى سلاح وجها ١٣

قوله في سبابة عليه السلام لعل هو يكون العرف الذي يميز من السبابة عليه السلام ترغوا  
وذلك كافي المرواة قال اللبيري قيل كان ما يقابل من السبابة عاليا ومن خلفه  
لو لم يكن مستقبل السبابة مستقفا لكانت مستدرا بالها بعد اعمولة لئلا يناس ١٤

قوله من علي بن اسد في المحاربين قلت وفي المرواة عن مسدود وفي رغب عن عبد الله  
وعن موسى بن اسمعيل ومن <sup>١٥</sup> بن ابراهيم ١٢

قوله واخرجه ابو داود في الصلابة قلت بن راية في الجزء ١٢

قوله وبن خباب في مقدمة رأيت في حدود من محمد بن ابي ١٣

قوله واخرجه النسائي في المحاربين اقول في المرواة في الصلابة بن راية في الجزء ١٤  
الزفراني بن ابي نعيم في حدود في رغب عن علي بن ابي بصير ١٢

قوله وقال يعقوب الواقدي بن ابي جبر العسقلاني ١٢

قوله وهو احمد مشايخ رامة اللوام الشافعي رضي الله تعالى عنه ١٤

قوله ولم يذكره الا بول الخول قد جمع من روايات تمام وشعبة وسعيد بن ابي عروبة  
كلهم عن قتادة اخرج جميعها البخاري في الطب والركوة والسوازي على الولاء وجمع  
ايضا من طريق ابي قلادة عن الحسن بن النخعي في المحاربين في المرواة وفي اجماع  
في التفسير وفي الروايات ومن طريق حميد بن عبد العزيز بن سبب عن الحسن بن مسلم في الحدود في المرواة

قوله والحديث رواه ابو هريرة اقول وابن عمر رواه ابو داود وفي اختصار الحدود - وهو المسمى

رواه ابن ماجه في الحدود والنسائي في المحاربة وابن ميسرة رواه الحارثي في كلام الاخلاق

كما في الدر المنتهى ٢٤١٥ وجبر بن عبد الله الجهمي كافي ابن جبريد ص ١٢

قوله رواه ابو هريرة اخرجه عبد الرزاق لكن قال فيه رجال من بني خزيمة كافي الدر المنتهى ص ١٢

قوله قال اخرون انه من سنة الدين وهو الاقوى اقول هذا يعارض الاولين ومثون المذهب

على الاول وقد تقدم رواه ١٥١٣ ان باب السواك من احكام الوضوء عند اكثر من ١٢

قوله قال سالت عائشة فذكرت هذا الحديث اقول المراد غير احولة الحد بطلان في ثبوتها يعارض

الله تعالى منها ما ريت صعب المدح على عليه وسلم ولا راي مني ١٢

قوله فان الذي لا ينحس بالموت لامة اي مسلم الكا في فضيلته العين بالاجماع ١٢

قوله احدها ان يكون احد لفظي الكون رايد اقول للزيادة فان الاول يدل على حكاية

الماضي والتماني على وقوعه مكررا ١٢

قوله على انها اسم كانت لعله غير الاحتمال والحسن بعدم الاخصر للتبادر الى الذي من في

اول نظر والمدح على اعلم ١٢

قوله اما الشافعية فانهم رخوا الصورة مطلقا سبأ ج ه هـ ان هذا اقول بعض الشافعية

وان الدمام الشافعي معناه ١٢

قوله اخرج البخاري ايضا في اللباس سبأ ج هـ هـ مواقع اخر مخرج فيها ١٢

قوله عن محمد بن عرفة عن عولبة اقول سقط بينهما شرب الى زيادة اخرجه في باب القبعة

الحرام من آدم ١٢

قوله فان العقر بالكف لا يتصور اقول العقر عامة الكف عقر بقوله اقول حرم بيده

وقد تقدم بيده ١٢

قوله فضا ليس فيه شيء يشتره في ابن ماجة في العبد من سنة ١٢



قوله ورود النبي بذلك رواه الحاكم و ابو داود و الترمذي و حسنة بن صالح و قتيبة بن سعيد ۱۲

قولہ مکان النور ما اطلع علی هذا وما اعتمد النور بقول احد اهل الفقه ولفظاً بربطہ

نیو افقہ رو کیف بکون فقیہا من یعادى الشفیعہ

قولہ وهو من اخراج البخاری فی مسندہ فیہ عن رجل من رجال الترمذی و نسائی و ابن ماجہ و یحییٰ ۱۲

قوله انصرفوا لا يخرج حتى يغيب الشفق عدد في انجيل من القائلين بالهدى رقم ١٢

قوله والى حورية ومعاذ بن جبل زعم في نيل الدوا خارج اصطلاح ان اباسيرة قائل بالبحر وهو ابن

علموا بن عباس وعبادة من الصحابة روا

قوله واليه ذهب التوسيفه والادراعي الزنه وبه قال سابقه رهنيل وبه قال عمر بن الخطاب

والدوا على المنزلة وابن السكندر واخطابه واقتساره المبرر وتعلب اه غنية ١٢

قوله عند عود الامام على المنبر لا يقف ذروة النسب في نفسه بل يروى في المذكر تحت اللحية

نعم مؤلفه و بیغوی شمس خان ۲

قوله مذعبه وقوى بعضهم ونحوها لا فائدة له

قوله وقد ذكرناه عن قريب في الصيغة الماضية ١٢

قوله فذل جسد الطاهر ان عمره في الدنيا اقل من رقبته في الآخرة وقول اي دلالة في السكوت وكيف يرد الذكر

بعد اذ ذكر ولئن سلم فكيف يعارضه - الصحيح فالحق مع ابن حجر ١٢

قولم وكذا لو اذنا بعد الاضافه بيان

قولہ و فی الحقیقہ مائتہ ضراط ماید یک و من رہناب بند او بار حاصل صرف النص من

عقیده محمد السد و جمنایک ۱۵

قوله فان روى ابن خزيمة في صحيحه سوف ندر نسأى للدقوب وان كانت المرأة احم ١٢

قوله ويجتنب ان يكون الاسم على واحد منهما حقيقة اقول بانه متبقة نويته وبطل عليه قول

ان الامام في اللغة الامام الموم فلهذا في كوز مجازا شريفا وسياتي للشراح ضليح ان رردة القاموس

بالاذن تاويل ١٢

قوله حتى ساوى الظل يطول يتناول اي ما يقول في هذا الزمان ابر مرة بعد اخرى و  
يجوز ان يتعلق بمقدار اي اخرنا حتى انما افان سراج ١٢

قوله المثل سواء التل ١٢

قوله كل حتى متليق آيات عديدة اي فان قليل يسع صلاة الفجر ليسان في السفر ذنبا وانما جدا  
ورندي ذكر المثل في انما يتبين على نعم مساواة حال التل حال الدنيا والشاخصة في الظلال  
الشواخص لها ما دون طول التلول بها وهو باطل بشهادة المشاهدة وشهادة اكاير  
الشافعية كالامام النووي وابن الاثير الجزري والقسطلاني وغيرهم ان الظل لا يحصل  
للمثل الا بعد الزوال بكثير حتى صرح ابن الاثير بحدوث الظل مثل بعد ذلك اكثر وقت  
الفجر فلا تساويها فلا بد في اواسط المثل الثاني قطعوا ١٢

قوله لكونها من اتقل الصلاة على المتأقين اخرج بخروج واحدة فان شفع دم انا خلبها  
على منعه من الخروج باللبن وح لديه اسوان بالصبح ١٢

قوله والذي يدل عليه سائر الروايات هذا كمله البيهقي وسياق ارد غير في الفسفة انما ١٢

قوله رواه السراج اقول بل يوفى صحيح مسلم - وايضا ذكره قريبا ١٢

قوله ولعله ياتي في بقتل صلاة العشاء ١٢

قوله حدثنا عجلان عنه اي عن ربيعة الذي عنه حديث الباب ١٢

قوله وقال بعضهم يعني انما فقط في الفسفة

قوله ولا سند وبما في صحيح مسلم عن ربيعة رفسه الشارح في سياق في بنما

اول ١٢

قوله عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه اي هو اقدم من انما من على توفي سنة م وم على

قوله بان الواجب يجوز تركه لاهو اوجب منه فقد حج مثل ذلك في الجمعة عند مسلم في



عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن  
 الجمعة لقد هممت ان امر بجلد علي يا الناس ثم احرق من رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم اهرق  
 انه قد مر على من مستد عبد الله بن وبيب وفيه نعيم من رجال من حول المسجد واتي للنخاري  
 ثم اخذ شعل من النار وسلم بين ان يذهب ليشعل من النار بيوت حول المسجد  
 فصر على من فيها وبين الرجوع ما يفتون الجماعة نعم لقوت فضل الادراك وليس بوجوب بل  
 ترك لا قتل من بذلوا في كفاية في المشي بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم فادركتم فضلو او ما فاتكم فاقفوا  
 فظفر ان الله ستر ليل ساقط من اصله والله اعلم

قوله ولكن المراد به اتفاق المعصية لا اتفاق الكفر لقول قد تبعه على ذلك نفس فلان في ارشاد  
 الباري وازرقاني في شرح الوطد والعراب عند خلافه فان اتفاق حقيقة في اتفاق العقيدة  
 فلا يعرف الى العمل بل بدليل وليس فيما ذكره اربيل ليشهد بل الدليل قائم على خلافه واما احتجابه  
 بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم لم يخلعون في بيوتهم فاقول فيه كان فيه من بيوت امن وجنس اهلها  
 ووافق لغيره كقول الله تعالى عند من آمن بالله ربهم اهل البيت من امن وجنس اهلها  
 منا فقيم كان قد برز في الصلاة في البيت منذ امن امن منهم ان يشكوه الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
 وقلب منافق اجبن من بذلوا حيله فقيشه اوبن من ذلك علل ان تسمية الله تعالى المنافقين  
 من المؤمنين قد تاحرنا فاعلم صلى الله تعالى عليه وسلم لم يعلم بعد بتفريقهم ولم يعلم قلوبهم قبل العلم  
 العلم فخير فاجرت الله تعالى على من من امن نفعي نفعي ظاهر اسلام او ان بعضهم كان  
 اعتد قبل ذلك بانه يعلني في البيت واخبر صلى الله تعالى عليه وسلم بذلك بغير موافقة علي  
 سبيل الله تعالى في كتابه فذكره النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بناء على ذلك او موافق علي  
 وجه التقدير ان وان صلوا في بيوتهم يبعثون في صلاة في البيت لا تغني عن الشهادة  
 فاقول لا عارض عنها انما يفيد تركها لا ترك اهلها بها وقد تشرها واما عليه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 بانه لا صلاة لهم فاقول لا مانع من العقوبة على ترك الشهادة وكان الله سبحانه وتعالى بما جهم

وكان الله تعالى على ما جهم

يوم القيمة على ترك الصلاة لقوله تعالى عنهم لم تك من المصلين وقد فهم الله تعالى بقوله لا  
 يأتون الصلاة الا كسالى وسواجدة تعالى اعلم بهم وبانهم للصلاة لم يسلموا او شقوا  
 نعم في الخبر بانهم منفعه بالوجه في تعليم الحكم وانذار المؤمنين ان يفعلوا مثل ما فعلوا وبما جعله فليس  
 فيما ذكر وما يقتضيه بانهم مؤمنون وفي نفس حديث ما يشهد بانهم لا يدخل الايمان في قلوبهم وذلك  
 قوله انما يتعلمونهم والذين نفسي بيده يوعلهم انهم ربه يترقا سمينا حديث فضل النبي برجل  
 من اعدائهم الذين ان وجد ان ق سمين احب الي من شهود الصلاة في مسجد سيد المرسلين مع الله  
 تعالى ما به ولم يخلف سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم فليف ليعلم بانهم الذين شهد الله بانهم  
 حسب انهم الايمان وزينته في قلوبهم وكره اليهم الكفر والفسوق والعصيان انما يتأتى بذلك  
 للذين اذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لو داروا وتسليم وانهم يصيدون وهم متكبرون  
 كذلك الشقي الذكبر والكاهن الجمل الاحمر واهل بيته الله الامام الغوى حيث قال لا يلحق  
 بالمؤمنين من الصحابة انهم يوشرون العظم السمين على حضور الجماعة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 وممن بعده اهل ونداء عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه شاهد بانهم لقد رتبنا وما يتخلف عن  
 الصلاة الا لما نطق قد علم نفاقه ومريض ان كان المريض يمشي بين جلوس حتى ياتي الصلاة  
 فخبين ان الحديث وارد في المنافقين الكافرين بهدان ورده فيهم لا يخفى اعلم بهم كما  
 نبه عليه القاري مود في المرات ولله تعالى اعلم ١٢

قوله منها شرعا اي من النية ١٣

قوله عند المائدة اشتد اسم القصد الذي هو النية ١٣

قوله ولا يعتد بافعله ومعنى الحديث كان يريد والله تعالى اعلم انه لا يعتد به في اشتغال  
 امر متابعه بل يكون انما يخالفه لانه لا يعتد به في جوار الصلاة ووضحة القدوة فانه  
 خلاف المنصوص عليه في تنبيه الذميب والله تعالى اعلم ١٤



١٤٠

الجلد الثالث ص ٧

قوله وانما مراده الذي في باب الحج اي في قوله صلى الله عليه وسلم وليقطعا راسي من الكعبين

قوله اذ لم ينالوا اسلوة شاذ ١٢

قوله وبما رووه عنه في تعقيب الآثار صوابه العبري ١٢

١١١

قوله وينزل من ثابت قلت ولا ضاع عن ثابت عند احمد ١٢

٢٢٢٥

وفيه ١٣ عن سعد بن عباد في صلاة صلى الله عليه وسلم على ام سلمة ومنها بشيرة اقد رواه  
الترمذي عن سعيد بن المسيب مرسل ١٢

وفيه ١٤ عن الحسن بن محبوب عن العبراني وغيره ورسل احديث عند مختصر ١٢

وفيه ١٥ عن ابى امامة بن عتبة ذكره الرزقاني في شرح الموطأ فهم خمسة ١٢

٢٢٢٥

قوله زاد بعد ما ومن لفظ بعد ما ١٢

قوله لما حدثت ابى هريرة فمتفق عليه بل رواه بسنته ١٢

قوله ولما حدثت ابى قتادة فرواه البيهقي عنه قد ت وقته اجماع ونحوه كافي لغيره ١٢

٢٢٢٥

قلت وفيه جواز البناء في المصلى يعرف بدليل قوله قلت انه اعلم الذي اخبر قال استام

في بابي صلاة العلم بغيره من ما عمل من بناء ووضعت حجر او نصب عمود او نحو يعرف المصلى ١٢

قوله وفي رواية الى قوله داود رضي الله عنه لم يوجب بناء المصلى في الاصل ١١

٢٢٢٥

قوله قال في الشرح ويعني الشواهد من لاي حول نفس افسه البدئية في قوله من ١٢

٢٢٢٥

قوله ولم يحدث الفساد في الكل الى هنا طالع الكرماني على ما يدل عليه السياق وقوله الذي

يقول ما خلفنا وما قاله من شافعي المعلوم عليه عندنا لا خلاف في الشواهد مطلقا كما

تقدم ٢٢٢٥ بل والعجائب ايضا على المذهب المتفق به كافي في التنوير والدور من عادة

بذل الامام نقل كلام شافعي او ما كان في السكوت عليه عن لا يعرف يتوهم انه المختار

عنده وليس كذلك بل قد ايسر و اقواله خارجة عن المذهب ولا يلزم الى ذكر المذهب ومنشؤه

رأى خذ عن شافع والمالكية ولم يتعن قول الخليفة فهذا الامام ايا به كما هو غير

عاز اليه ولا يرد عليه فثبت ١٢

قوله وكان اذا جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر اذن على المسجد  
الطهران هذه رواية ابن اسحق عن الزهري عن الطبراني يدل عليه ما وقع الباري ١٢

قوله ما روى الزهري عن السائب بن يزيد الطبراني

لعله سقط من هذا لفظ اباب لان هذه رواية الطبراني وقد قال الشارح فيما ياتي حاشا  
في رواية ابي داود كان يؤذن على باب المسجد وكذا في رواية الطبراني اهـ وكف وقد ثبت  
في رواية ابي داود والطبراني معا كونه بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم واذان على سطح  
المسجد لم يكن بين يديه وفي فتح الباري آخر حاشا ١٢ في سياق ابن اسحق عن الطبراني وغيره

عن الزهري في هذا الحديث ان بلالا كان يؤذن على باب المسجد اهـ ١٢

قوله علي بن محبوب في هذا وكفى فلو جهر الكريم الحمد في الاولى والاخرى ١٢

قوله وقيل كل موضع فيه منبه وقاض لعدا تصحيف امير ١٢

قوله ووقع في تفسير موبين عن الضحاك يعني التفسير الذي يرد يشرح به جوهر عن الضحاك  
وقع فيه من زيادة الراوي عن برد بن سنان اتم كما اخذ الحافظ في الفتح وليس معنى  
ان الضحاك يروي عن برد كما توهمه عبارة الكتاب ١٢

قوله خارج في السجدة صوابه من كافي الفتح ١٢

قوله وهو سنة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما تية فيه قط وعلل به واما الاذان الثاني  
فهو سنة اجم وليس في الفتح اذ قوله بكثرة ما سئل ١١

قوله لكن في رواية ابي حمزة تغذت انصار رواية عبيد بن حميد ان الامام كان عليه في  
عامته فلاحه عثمن ثم زاد الثالث ١٢

قوله بين يدي الامام ونفس عليه الشافعي اقول لا يدل عليه بل بيان ان لا يحمل في رواية ما رواه  
يدل على ان النداء عنده واصل

١٢

١٢

١٢



كما هو قول البعض مشايخنا ١٢

قوله بن جرير اللام ومن عتبة ما وقع اللام ما كتب يقول بكونه من يدي بل بن عتبة وخرج ان  
ليس من زمر المتقدم وجمعت المالكية ان السنة كونه على اربعة ١٢

قوله قال ابن جرير ومعلوم عند الناس ان جابر صوابه ابو عمر ١٢

قوله في جميع الامصار اتباعا لا خلف الملك المخرب كما في الشيخ بلاغا وغيره ١٢  
العشما دية الجوامي اليه ١٢

قوله فلو كان الكسوف بالحساب لم يقع الفتح اقول ذلك الكسوف كان في ما شر اشهر  
اربعه او رابع عشرة وذلك ليس صاديا ولا محكوما عليه بالحساب بل بوثق لم يسمع  
منه قط لا بعده ولا قبله فكان حقيقيا بالفرع ١٢

قوله هذه الزيادة من قول وان الله اذا تجلى ١٢

قوله واخرج النسائي في الاسناد عن مروان بن عثمان بن عبد بن اشير روى عن مروان بن اشير عن  
احمد بن محمد بن عاصم عن شعيب بن ابى قحافة عن جميع بنيها بن ابي اسيس فيه قال سام اخ  
ور قصة له فبنيهم روى عنه بطريق اخر عن فافع روى عنه بن بزر بن قارون عن سام  
قوله اخرج النسائي فيه عن احمد بن منصور عن الحسن بن ابي سفيان عن ابي سفيان عن مسلم بن ابي سفيان عن شيخ النسائي  
محمد بن منصور ١٢

قوله حدثنا ابى احمد بن محمد بن ابي بن يلى بن الحسن بن عوف بن حذافى روى في معناه  
بدليل ما بان ١٢

قوله اخرج احمد بن محمد بن ابي الخليل اقول سوابه عكس اخر ان فيه ومجل العسكران بن غنى ١٢

قوله في المصنف واحمد بن محمد بن عاصم والاطمى ١٢

قوله ومنهم من عباس ياتي حديثه من برواية احمد بن محمد بن ابي سفيان ١٢

قوله فيما ذكره ابن شداد في كتابه دليل الاحكام هو ابو اخضر يوسف روى عنه ابي الخليل

٤٩٣

٤٨٥

٥٥١

٥٩٢

٥٩٣

٥٩٤

المشافعي المتوفى سنة ١٢٤ هـ كافي الكشف ١٢

قوله واختاره في التلويح وذهب أبو حنيفة وأصحابه شرح الخاسع الصحيح للإمام الحافظ علاء

الدين مغلطاني بن قايح التركي المصري الكندي المتوفى سنة ٤٩٠ هـ كافي الكشف ١٥

قوله قلت لم يذكره سنن أبي يعقوب في قول إمام الزرقاني في شرح الموطأ عند عبد الرزاق ١٢

قوله عن إمام داود عن سليمان بن يحيى صوابه أبي داود ١٢

قوله وأخرج ابن أبي شيبة في بعض النسخ وليس في النسخ المشهورة ١٢

قوله وعن عمرو بن مرزوق صوابه عمرو بن سواد ١٢

قوله فإن قلت روى إمام بن راهويه رواه عن إمام جعفر بن أبي كافي المنبراني في ترجمته

السنن وقد تفرغ جعفر عن كافي إرشاد ساري ج ٢ ص ١٢٤ ١٢

قوله وذكر بعض السلف هو عبدة الساماني السامعي كافي الزرقاني عن الموطأ ١٢ والحسن بن سببر كافي ص ١٢

قوله قال أبو حنيفة في صحيح مسلم أي عن النبي صلى الله عليه وسلم

قوله صلاة الليل ثم روى عنها الحديث ١٢

قوله ويكره أن يقوم كل الليل أي أبدأ أو لأكثر من ثلثه ويكره بالبدن أما أحياناً وبعض

ليالي السنة فلا يكره كاسياني ١٢

قوله وروى النسائي من حديث عائشة قلت بل هو عند مسلم وأبي داود وغيرهما - ١٢

قوله من روايته أبي محمد بن محمد بن أبي قتادة صوابه عن كافي إمام كافي السند روى عن

أبي قتادة كافي نصب الراية ص ١٢٧ ١٢

قوله ولكنه غير بعيد لأن الطحاوي قلت بالسجل أنه يترك عن عقبته عند الشيخين

وأبي داود والنسائي ١٢

قوله لأن زورات لم يلقه أقول قد تقدم من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه أبو يعقوب ١٢



- ٨٤٠  
قوله وفي رواية اخرى لم يذكر عندنا شئ بل هما وسياقي في البخاري في قوله في سهل ج ٥ ص ١٣٨
- ١٣٨٥  
قوله فان قلت روى سميد بن منصور ثقة امام مشهور مصنف من الرجال الستة ١٣
- قوله عن حماد بن زيد ثقة ثبت فقيه ١٢
- قوله عن كثير بن سفيان ثقة صدوق خطي ١٥
- ١٥١٥  
قوله فلا بأس به هذا قول ابن القاسم المالكي وعنه نقل في هذا الكتاب ١٣
- ١٥٤٥  
قوله هذا الحديث في كتاب الجنائز وفي باب الجماعة في باب وفود الصبيان ج ٣ ص ١٢
- قوله في موضعين في باب الصفوف على الجنائز اقول بل اكثر فمر في باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز ص ١٣
- ١٦٣٥  
قوله احترام المقابر يعلم من ان القول بالجواز لا ينافي القول بالاحترام ان معنى الجواز عدم التحريم ١٢
- قوله ليس في حديث اي حديث الساب يسمع حذف يعاليم ١٢
- قوله وذلك لا يقضي بالحق هذا صحيح بلا شك ١٢
- ٢٠٠  
قوله لما بقية للترجمة غير ظاهر اقول بل ظاهرة ان معنى الترجمة ان الفاذا سلم عند موته اي قبل الغزاة لقوله ذلك هو ثابت بالحديث ثبوتنا بيننا اذ نؤمن بنفوس الامم به كما لا يؤمر حين الغزاة ولا يلقن الفا ١٢
- ٢٠٣٥  
قوله وسند الحاكم في غير الشا والحمد لله لم ار الوفا وبهذا الوعد في هذا بابا انما حال الكلام على ما مر في كتاب احوالنا باب من الملبس ان لا يلبس من بوبه ١٢
- ٢٢٥٥  
قوله وقد ذكرنا هنا بافيا باخا لم يذكر في ما كفي ١٢
- ٢٥٠٥  
١ قوله محمد بن ابي بكر صلوات الله عليه وعليهما بآر وسلم ١٣
- ٢ قوله محمد بن ابي بكر صلوات الله عليه وعليهما بآر وسلم ١
- ٣ قوله محمد بن ابي بكر صلوات الله عليه وعليهما بآر وسلم ١

قوله محمد بن عبد الله بن محمد بن علي بن ابي الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

قوله محمد بن عبد الله بن محمد بن علي بن ابي الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٣

قوله محمد بن عبد الله بن محمد بن علي بن ابي الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٤

قوله واخرجه النسائي في غير محلين رافع كذا في عزاء به في ارشاد الساري من تبين ان

في كتاب الحج ولم يره في غير المحلين فاذن هو في نسخة الكبرى ١٥

قوله ولعله من اسامته كذا قال الكرماني وعقيل وقول بل هو من علي بن حسين بن علي رضي الله تعالى عنهم

اوضحته به رواية ماكب في الموطأ فانه اسند اوله عن ابن شهاب بالسند المذكور في الكتاب

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يشرب المسلم الكافرا هو ثم قال ماكب عن ابن شهاب

عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب انه راض به انما ورت ابا طالب عقيل وطالب ولم يره

علي قال فلهذا تركنا نصيبنا من الشعب اهو ١٦

قوله ثم يخرج الرجال وينزل عيسى عليه السلام ثم للتاخير في البيان لقوله تعالى خلقه

من تراب ثم قال له كن فيكون ١٧

قوله وقال بعضهم واجاب المجوزون بربوبية ان حجر فهو المراد بهذا الملقب في هذا الكتاب حيثما

وقع والكلام الذي نقله عن المجوزين كلام الامام النووي في شرح صحيح مسلم ١٨

قوله انما هو من طريق المفهوم هذا عجيب من مثل الامام النووي قدس سره ١٩

قوله وما رواه النسائي بن عبد الله بن ابي رافع في الرد خفاء فان الدرر في الضعفة لا يوجب

ان يكون المراد من الضعفة فقد يرسل معهم من يقوم بعض حوارجهم بل رواية ابن حبان

بالعطف لقبه بها بل ان الضعفة غير الصبيان ٢٠

قوله واخرجه ايضا في الحج عن الامام سيأتي عنهم جميعا ص ٢١ و ص ٢٢

قوله اما حديث جابر فرواه البيهقي قلت وابن مسنة من طريق حجاج بن نعمان مشام

١٩١

١٩٢

١٩٣

١٩٤

١٩٥



عن أبي الزبير عن جابر كان في الدمامية ١٥

قوله من رواية هشام الدستوائي عنه سبهم عن أبي الزبير عن جابر كما عندنا رواه  
روبو عنه مقطوع كما هو في الكتاب والبرهان على علمه

قوله وليس محجة عند الأكثرين سبرج عن نذاص ١٥

قوله في الذي من السبع صوابه من اللسع ١٢

قوله واللام كين للتخصيص على نحو الفائدة تتبع فيه صاحب الهداية وقد قدم عليه خلافه

فَقُلْنَا لَمْ يَلْعَقْ فِيهِ إِلَّا عَدَى وَحْدَةً كَيْفَ نَدَامُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ إِذَا رَأَى الْوَلَدُ وَالْوَلَدُ

قوله قال بوداود اللبادي الذي في الشهاب ج ٢٨٢ بوداود ١٢

فوله وللاح لنا الصبح خذيه انما فعل جوابا كما في قوله هب ولاح من الصبح

قوله لا يقبل البيل بمعناه احتقيق ۱۲

قوله لا اذا اضر النساء بمعناه تحقيقه ١٢

قول ولا يدبر النصار بمفناه اذ صفي ١٢

وله ان يموت ثانياً اقول لكن لا يستحيل ان يصدق ١٢

وله ان المسكينين احياء ولم يموتوا ولا يمتوتون اقول لم يستنفون من الصعق بمفع الموت ولا

ح من دعوهم في المجلس الصمق مع الغشم فلو مستغنى من الصمق بمنى الزمان ١٢

و قال بعضهم ختم ان يكون موسى ممن لم يمت

وقال النوروى يجتمع له من فضل الله في قلبه ومن هو انضمام من كلام القاضي نقد النوروى واقره

العروش ثم ينظر ثانيا الى الحجة اخرى اى وفي هذه المدة الفتيق موسى بعد سبع المدة تعاين

علق بالعرش ثم ينظر بنباهة الى قفا حبيبته الى جنبه اخرى من القوس فيجد موسى عليه الصلاة

سلام و كتابه اوحى اليه صلى الله عليه وسلم ركب تخرج من قبرك كنز و ناتي العرش

فتجد موسى فاحتمل عنده ان يكون لفاق قبيله لم يصعق ثم علم لجه انه صاع اسوقا لم يدر  
اول من منشق عند الدرس ١٢

قوله وقيل انه مختص بهذا الموضع اي جرت به ابداء الشرف صاع الد تعالى عليه ولم من دون  
ان يحسن كتابته رسمه ايضا فكان معجزة اخرى ١٢

قوله وقيل كذب واما قوله وما كنت تشكواي احسن الكتاب وكتب بالقصد ففارق القول  
الاول باللفظ الأخير والثاني بالاول فان من لا يدرى الدو صاع رسمه كعوض المكون للافعال  
له ان يحسن الكتابية وهذا الثالث قول الى الوعيد للباحث في شرحه الى دراهم وى الى الفتح السباكي  
والاول قول شيخه الى جعفر السمناني الحنفى وابن الجوزى والثاني قول بعض اخرى واهق قول الجمهور  
انه صاع الد تعالى عليه ولم لم يكتب قفط شيئا فذا الامار ١٢ وقد يفرق بينهما المكان للملوك والاعمال  
انه صاع الد تعالى عليه ولم لم يكتب به وكتابه الخاصة قصدا بالعلم الربا اياه بها خاصة في الوقت ١٢  
قوله مكتوب مرة اذ ان يمشى على القول الثالث ١٢

قوله وقيل لا اخذ القلم اوحى الله اليه فكتب به اسمو افعال الاول ان كان المراد الوصى مخصوص بهذه  
الاثابة والثالث المكان المراد اوحى الله له ليعلم صنعه الكتابية ١٢

قوله وقيل ما مات حتى كتب به احتمال للاقوال الثلاثة وظاهر معية الثالث ١٢  
قوله وقيل كذب على الاتفاق من غير قصبة هو القول الاول بل قد يفرق بينهما المكان  
المراد للعلن انه صاع الد تعالى عليه ولم لم يكتب به الكتاب الخاصة قصدا بالعلم الربا  
اياه بها خاصة في الوقت ١٢

قوله فيه هناك وصفية بنيت الى عبادة للتقوية اقول لم يكلم هناك عليه له بنى  
الاذكر ترجمته الى عبادة وبنى من ترجمته وصفية واحال الكلام على ما مر في جواب  
لفظ العدة باب ليلى المغرب ثلثا في السفر والذي في ذلك الباب حديث آخر من  
طريق سالم لا رسم وفيه قصبة وصفية تعليقا فبقي الكلام على سنة الحديث وتعدد مخارج ١٢

الملك السابع  
صنعه



الكتاب  
الاصول  
الاصول

قوله وسكنت منه وكانت زوجة ابن عمر اما الدراك فتعم ولما السماع فلما راجع الاربعة ١٢

قوله والعلمية وعلم من ذرية آدم بلا خلاف الا وفق قول ارشاد السدي انهم من بني آدم على الصحيح ١٢

قوله وقيل كلهم ولكن من غير حواء وهذا البطل لا فاعيل ١٢

قوله كالأروطولهم مائة وعشرون ذراعا شجرة بالشام ١٢

قوله ان نفس العقد مدرج وليس من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اقول في مسند الامام احمد حدثنا

يعقوب (قلت هو ابن ابراهيم بن سعد) ثنا ابى عن ابن اسحق قال ذكر ابن شهاب عن

عروة بن الزبير بن زينب بنت ابى سلمة عن ام جبيبته بنت ابى سفيان عن زينب

بنت جحش رضي الله تعالى عنهم قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو عاقد

باصبع السبابة باهام وهو يقول ويل للعرب من شر قد اغترب فتح اليوم من روم باجوج

وباجوج مثل موضع الدهم اهـ وهذا النص في ان العاقد هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

وقا سفيان هذا العقد كان عقد عشرة لانه هو الذي يوازي قدر الدرهم فانه عرض مقور الكفت

على ان في عامة روايات الصحيحين وسند احمد وجامع الترمذي وحسن ابن ماجه ومصنف

ابى بكر بن السبابة وغيره عقد او خلق موطوفا على دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او خرج

واستيقظ وبعد كل البعد جعلها مدحمة ونسبته العقد في بعض الروايات الى بعض الرواة

لاني في نسبته اليه صلى الله تعالى عليه وسلم فالراوي ربا يردى الفعل فعلا كما يرويه قول الله تعالى اعلم ١٢

قوله واخواب ابن اثنائي ما قاله عياض المراد ان التقريب التمثيل هذا جواب آخر لطفا في وقدم

قبه ابداء تعدد الواقعة فكانت واقعة حدثت الى سيرة رضي الله تعالى عنه المذكور فيه عقد

تسعين قبل واقعة حريق ام المؤمنين المذكور فيه عقد عشرة كما في شرح مسلم لمام النووي واقره ١٢

قوله انا امه الحديث لبيان صورة حاصته معقبة اقول ليس بكذا بل المراد ان في ما عليه اليهود

والنصارى والاول من التوغل في الغنم الحسابة كما هو مشاهد وما عجزت امه من التوحيد

قطعه ومعرفة العرب لعقد الامام معلوم معروف ولا يخربون بهذا عن كونهم امه امه ١٢

قوله فكانه كسبي مع ابراهيم عليه الصلاة والسلام اي نفاسه تجبره الفاعل ١٢  
قوله الحق والمعلنون بالكسائر واذن بالاجواب ان ذلك من بعض الذبول لشدة شغل  
البال فلهذا ينافي العرض ١٢

قوله وجاء في الحديث اي بنيت بهذا الحديث ١٢  
قوله قلت الانجيل ليس فيه حكم فلا حاجة الى قوله لا بالانجيل يقول هذا عجيب مع قوله تعالى  
عن عبده عليه الصلاة والسلام ولا حل لكدر بعض الذي حرم عليكم وقوله تعالى  
وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم  
الفسقون نعم هذا الفاعل في الزبور فسبق ذنبه منه الى الانجيل ١٢  
قوله ابو بكر سالم بن معقل في الاستصحاب ١٢

قوله واما ابو حنيفة في هذا كلامه الى عمر ١٢  
قوله واخرجه ابن ماجه عن ابى بكر بن ابى شبيبته عن يزيد بن يارون عن حماد بن سلمة عن خالد  
المذكور فيه قصته ١٢

قوله عن ابى بريدة مضي صلى الله تعالى عليه وسلم بالعلم الروح عن ابى بريدة هذا مصغرا فان ابن  
نيار الصماني وابن ابى موسى الاشعري التابعي رضي الله تعالى عنهم كلاهما ابوبريده مكررا ومن  
روى عنه هذا ابى سند رواه ولو حلفت حلفت باءا انه لا ينزع عن هذا احد الا قد فحى  
على نفسه بالجهل العظيم فكيف يقضى جبهه على علم محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد علم العلماء  
بالله انه لا يتم لاحد منهم العلم الا بعد العلم بالروح فغيرهم كلهم علماء بالروح مع انهم عبدة  
السمات النبوي ولم يفرزوا بين العلم للشيء من العلوم والعلوم الا بما مراده واخافه صلى الله  
تعالى عليه وسلم كائن عن عبيد الامنة انكرام فاياك ان تنزل ١٢  
قوله واختلفوا هل تموت بموت الاقربان ولا النفس رجاء اليهنة واجتماعه ان الروح



الان نية لا تفنع ولا تموت كما بينا في صلاة الموت فقول القائل انها تموت ان حمل على الروح الحيوانية  
وافضل ما هو وليس الغمر في استغفر وغيره مما ياتي وفي اهل السنة فان زعموا ياتي ما هو كفر مخرج لا يقول به

مسلم وفقد عن سني ١٢

قوله وقال الحفيم بنعت الدرواح يوم القعدة <sup>في حقه</sup> وهو حق وخلافه بالجل بالنوع القاهرة فلا يصح اليه ١٢  
قوله ولا تبوء الابواب للناس من الدخول <sup>كما هو صريح</sup> ومحاذاة الله ان يكون قال يمين يمين بالقرآن القطع ١٢  
قوله وحكى عن ابن عيسى ايضا وهو من المعتزلة وقد قال عبد البر لا يخالف في ذلك اللهم بل البعد

والفصل ١٢

١٩٦

الحل العاشر  
ض ١٩٦

قوله اخبرني النسائي في عشرة النساء عن محمد بن القشيري <sup>ابن</sup> رباح بن عبد الله النسائي ما في سنة الكبرى  
دون المجتبى من ذلك قوله الذي اقول ١٢ ان النسائي اخبرني في الكتاب الطب مع ان المجتبى من  
كتاب الخليل باب الشؤم في الخليل لكن ليس فيه الا عاوى ولا طيرة ١٢

قوله وقالت انما كان اصل الجاهلية اقول ما قالته من قبل نفسها بل رآته عن رسول الله  
صلى الله عليه وسلم كما ذكرته في الحق المجتبى في حكم المنفعة ١٢

قوله محل هذا الحديث في الباب الذي قبله ولا يناسب ذكره هنا اولذي بعده وادري ان  
رحمة الله تعالى كان يكتب الابواب ويبصر بها ثم يلحق بها الاحاديث فوقع هذا حديث في  
البياض المتقدم على قول باب اعضاء الحيوانا اراد وضعه في البياض الذي بعده والله اعلم ٢

قوله قلت على اقلين ليس بشئ فان ما ثبت سب عن اخذ وليس من المجبة حتى جاز طلقه ١٢  
قوله في باب حق الصوم ج ٥ ص ١٢٢ وليس فيه تفصيل يتعلق بانه الضيافة ١٢

قوله لا يستلزم حواء التكني للرجل قبل ان يولد له كيف وفيه ايهام بخلاف الواقع ان له ولد  
او قد يكون تزوج الى المدن ففقد عن الولد ولا توهم في الصبي نداء ما ظهر لي ولقائل ان يقال  
انكم كنتم البياض في الصبي حاله فيكون مالا اذا بلغ فالتقلت اشتباهه بها من صباه يدفعه

١٩٦

مسند احمد

قلنا عنده من علم والا فلا بهام غيره باق لا شك وبهذا يقرب الدخاق لما لا ولا يرفل ١٢

قوله والحديث من اقاربه قلت رواه مسلم ورواه ابو داود والترمذي كلهم في الادب ١٢

قوله بلفظ اجبت السماء ولفظ اغبط السماء اقول لم ارمس شيئا منهما ولا ما عنده في

الظنين بل جميع الدخبت والدغبط في لفظ واحد ولم يصف شيئا منهما الى السماء بل الى جبل

فان لفظ اغبط جبل على السديم القباية واخبرته انهم قد ترجموا القطل في ١٢

قوله وهذا يبلغ من قاضي القضاة اجبتا عنه في رسالتنا في شهباشا ١٢٥

قوله واخرجه ابن ماجه فيه عن يعقوب بن حميد قلت وقد اخرجه الترمذي عن ابن عباس عن ابى

سيرة رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله وقال الكرواني قالوا هذا الاسناد منقطع اقول هذا باطل والذي ابراه احتمال ان زينب

سمعت جنته واسما جميعا رضي الله تعالى عنهم بنو الحق العواب ففي احدى روايات مسلم حدثنا

حماد بن يحيى انا ابن وهيب اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة اخبرته

ان ام جنته بنت ابي سفيان اخبرتها فقد رحت زينب لبساعا من ام جنته بل قد نفهم

في نفس العوامع الصحيح من عددا ان النبوة حدثنا ابو ايمان انا شعيب عن الزبيري قال

اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام جنته بنت ابي سفيان حدثتها ١٢

قوله وصوابه كما في صحيح مسلم ورواه الترمذي وسنن ابن ماجة ١٢

قوله زينب عن جنته عن ام جنته ١٢

قوله في روايته سفيان بن عجل طريف السباية في وسط الابهام اقول قد روى من سفيان از عقد

جدة عشرة رواه مسلم الترمذي وابن ماجه فقول داودى بيان لهذا فلا اعتراض ١٢

قوله قلت لم يقتل الخليفة العوب اقول لم يقل ان العوب قتلوه بل يا جوح وما جوح فان منهم

بلا كولا ان الرزق جعل منهم كما في سيرة اهل رم الله تعالى وجهه واخرون قال الفقيه في ابي العوب



وفي قلوبهم ليأجوج وماجوج ١٢

قوله قلت قد ذكرنا فيه ما فيه الكفاية في باب تعب الزمان لم يذكر ان هذا عند تعب الزمان لان

١٢

القطبان ليس عن قرنين ١٢

قوله في الحديث عن السروعة خبرهم كذا انهم في الفهم ١٢

قوله قلت لم يقل ان في العرب جليقة منهم انهم في الفهم المخرّب وهو الصبح فذكر في تونس ١٢

## حاشیہ کنز العمال

کنز العمال پانچویں صدی ہجری میں کتب ستہ (صحاح ستہ) کی یکجا تالیف و تدوین کی طرف فقہائے کرام نے توجہ فرمائی اور سب سے پہلے علامہ زین العبدین السمرقانی (م ۲۵۰ھ) نے صحاح ستہ کی تمام احادیث کو جمع کیا (بجائے سنن ابن ماجہ کے انہوں نے موطا امام مالک کی احادیث کو شامل کیا) اور اس کا نام تجرید الصحاح رکھا اور ابواب کے لحاظ سے ترتیب دیا۔ پھر علامہ جلال الدین سیوطی نے صحاح ستہ اور مشہور مسانید کو یکجا کر کے اس کا نام جمع الجوامع رکھا۔ ”کنز العمال“ اس جمع الجوامع کی بہ ابواب فقہ، ایک گراں قدر تالیف ہے جس کے نامور مولف علامہ محمد تقی، علامہ علی بن حسام الدین جوینوری الہندی (م ۵۹۰ھ) ہیں۔ برصغیر کے محض مسلمان آپ کی اس تالیف پر نازاں ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عظیم کام تھا جو آپ کے قلم سے انجام کو پہنچا۔

”کنز العمال“ کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور محدثین مابعد میں سے بعض حضرات نے اس کا اختصار بھی کیا ہے۔ کنز العمال چار بہت ہی ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی۔ ان تمام مختصرات کنز العمال میں علامہ ابن الریج شیبانی الیمینی کی مختصر موسوم بہ ”تیسر الوصول الی جامع الاصول“ بہت مقبول و مشہور ہے۔ فتاویٰ اور دسویں صدی ہجری کے بعد میں تالیف ہونے والی کتب میں جہاں ”تیسر“ کا حوالہ دیا جاتا ہے اس سے مراد یہی ”تیسر الوصول“ ہے۔

حضرت علامہ علی متقی (علی بن حسام الدین) ۸۹۶ھ میں دکن (ہند) کے مشہور شہر برہان پور میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم کے بعد ۹۵۳ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور یہاں علوم ظاہری و باطنی کی نشر و اشاعت میں جہد تن معروف ہو گئے اور اپنی بقیہ عمر مکہ معظمہ ہی میں گزار دی۔ ۹۵۵ھ میں مکہ معظمہ ہی میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس گرانمایہ کتاب پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ حاشیہ کسی جداگانہ نام سے موسوم نہیں بلکہ حاشیہ کنز العمال ہی سے اس کو موسوم کیا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ص ١٠٠ قوله ض رضی الله تعالی عن الامام المولف جمع فی الرزین ض وض فاعلم انه اذا ذكر  
احدهما مع غيره فان المولف غالباً يربط الاسماء على ترتيب الوفيات فبهذا ربما يخفى  
انه سجد بن منصور الامام المتقدم او الفقيه المحدث امتاخر الماعنه الافراد فدلنا  
من خطأ النسخ بنقطة او دو حال فليتبينه ١٢

ص ١٠١ قوله البراز الظاهر انه بزازين كما هو مكتوب وقد ذكر في القاموس وناج العروس البرا  
زین من المحدثين المعجمة فمماثلة الربعة وعشرين ليس فيهم احد يجي من لال ولا ادري  
لم لم يجعلها من المسند الامام احمد بن عمر والي بكر و البراز صاحب المسند الكبير المشير  
ولعله لانه اذا اتى بشئ منه يقول البراز والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٠٢ قوله اهنيبت انهيبت ١٢

قوله فيقضي الله لعله فيقبض ١٢

ص ١٠٣ قوله (ن عن جابر) في المنهج ١٢

ص ١٠٤ قوله كر عن المجتري اي والبحري متروك ١٢

ص ١٠٥ قوله واتباعهم النار من هؤلاء والله الصوفية الكرام وخذلة المتصوفة الاليام ١٢

ص ١٠٦ قوله ذات شرف اي خطر يستشرفها الناس كما سيأتي ١٢

ص ١٠٧ قوله فيقول انت اعلم تفريع على المنفى اي ان قلت كان كافرا فيقول انت اعلم

اي وانت اعلم لعبدى منى انا اعلم انه مؤمن وانت تقول كان كافرا ١٢

ص ١٠٨ قوله ويختلفون صوابه وما يختلفون ١٢

٩٤ قوله عن عكرمة قال لما قدم هذا الحديث موضوع باطل اراد وانفع به الطال القدر ١٢

٩٥ قوله الى زبدي في نسخة الدارمي الى زبدي ١٢

٩٥ قوله قال عمر ١٢

٩٥ قوله والا صبيحاني زاد في نسخة قط ١٢

٩٨ قوله (ابن النجار) لما في المحض عزوه للمحكم ١٢

١٠٤ قوله معذور انكم زاد في الترغيب ١٢٥ قد بدلت سياكم حسنا وعزاه لاحمد والى

يحيى وابن اراز والطبراني ١٢

قوله والضياع طس ص عنه كما يأتي ص ١١١ ابن شايبين بالزيادة التي في الحديث

يحيى ١٢

قوله عن سبيل بن الخطلة سب عن ابن نوفل كما يأتي ص ١١١ العسكري في الصحاح

والبونوسي من خطلة الحبش ١١١

١١٣ قوله المصاحفي الاول صوابه الباسمي كما في الجامع الصغير لان الهادي سيأتي ١٢

قوله الباطن السامع صوابه الفاظ كما في اصله سنن ابن ماجه ١٢

قوله الابد العالم هو الواقع في نسخة اصله ابن ماجه لكن في التيسير الابدي بباء النسبة

هو وبوالاظم والله تعالى اعلم ١٢

١٢٢ قوله ذهب عن ابي هريرة ويأتي عن طس ١٢

قوله عن النس والاصحبا في الترغيب كما في القول البليغ والطبراني في المعجم ١٢

قوله توضح على نمة كما في الضياء الطبراني البليغ كما في القول والاصحبا في الترغيب ١٢

١٢٥ قوله يرض على لوجه لترك البياض فان قوله قولوا اللهم تتمه هذا الحديث كما في نسخة ١٢

قوله عن ابي هريرة فبه القدم اعني السدي الصغير المستقيم بالكذب ١٢

قوله عن الابريرة فبه السند جيد ١٢



قوله ض وابن عاصم

١١٦ قوله ويرد على لعل صوابه عليه ١٢

١١٧ قوله طب وابن قانع ١٢

قوله عن الحكم بن عمير مر ص ١٢ الحكم ١٢

قوله عن الحكم بن عمير مر ص ١٢ الحكم ١٢

٢٢٨ قوله لا يقل بها ١٢

٢٢٩ قوله اما القصار حل اقول هذا حل آخر غير صبيغ بدليل باياتي في صبيغ ١٢

١٢٠ قوله راذان هو الصحيح ١٢

٢٢٠ قوله من حديثه والده لم يروى واحكام ما ياتي انفا ١٢

٢٢١ قوله ولا المحبة الا بالاستخراج اي محبة الناس له الا بان يخرج لهم عن شيء من دينه

وشيع يرواهم ١٢

١١٤ قوله قد هي النسوة الصحيحة ١٢

١٨٣ قوله رجل هو الاقرع بن خابس ١٢

قوله قال الرجل ١٢

قوله زين وذمى شين فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال انما ذلكم الله احمد بيت غذا

هو في حفظه وما في الكتاب يوم ان قاتل نذرا هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو لود والد قتل يوم ١٢

٢١٢ قولك عن ابن مسعود وقال صحيح على شرطها ومن طريقه البيهقي وصحح الاستدلال

استنكر المتن ١٢

قوله ه عن الـهيرة والبيهقي والنجي الى الهية ١٢

قوله حمم بحسنه صحيح ١٢

قوله ذهب لسنبر لا بسنبر ١٢

٢٢٣٥ قوله ان ياخذ الراحم اى فى الاقتضاء ١٢

٢٢٣٥ قوله حم م ه عن ابى سعيد وسيلابى بعين السياق عنده برواية حب لا يخالف الا فى بعض الفاظ ١٢

٢٢٣٦ قوله من كانت لاجته ليست لاحاديث من اول الباب الى نهاى فى جامع الصغير فاذن بهى

فى ذيله

قوله حم م ه والترندى ١٢

٢٢٣٧ قوله عن عائشة وياتى فى ص ٤٢٩ ١٢

٢٢٣٨ قوله اعجب الرب لعل الحنفية زيادة النسخ ١٢

٢٢٣٩ قوله حب عن ابى سعيد تقدم عن حم م ص ٣٣٥ ١٢

قوله قتل تسعة وتسعين الكلام الذى يحب يدل على ان هنا سبعة بتقديم السين ١٢

قوله فقتله فصار تسعة وتسعين ١٢

قوله قد قتل مائة هذا يدل على انه سقط من الكتاب ذكر ذلك به الى رابع آخر قبل هذا ١٢

٢٢٣٣ قوله حم م د ص ص ١٢

٢٢٣٤ قوله عليه على الفخر ١٢

٢٢٣٥ قوله انا الابرار لله ومن رحمته به ان جعله معصوما مع الله تعالى عليه وسلم

٢٢٣٦ قوله على الخاق المسلمين منهم خاصة ١٢

٢٢٣٧ قوله نسخة موضوعة غير ان الحديث صحيح مشهور كاد ان يتواتر اوقد ١٢

٢٢٣٨ قوله حم عن زيد بن خالد وابن ابى شيبة كما فى نصب الرتبة من باب التمتع كتاب الحج ١٢

٢٢٣٩ قوله عن راشد بن جبب الذى فى منتخبه المصرى حبش وكذا فى النبى قال و

استلذه صحيح

٢٢٤٠ قوله صدقه الى قوله قلت واحمد لما رأيت فى المسند ١٢

٢٢٤١ قوله لا تسو بها اى بالمدنية الطيبة ١٢



ص ١٢٢ قوله ان يعبره والذي في شرح معاني الآثار من شاء ان يتنزه فليتنزه ١٢

قوله من ستر عجم صوابه ستر عجم ١٢

ص ١٢٣ قوله ت ه عن ابي سريته ليس عنده الا ما قبله ١٢

ص ١٢٤ قوله مساوئ مساوئ يكذا في الجامع الصغير ١٢

ص ١٢٥ قوله اذا اقام احدكم الليل كذا هو في اصله الجامع الصغير ١٢

قوله من عن مكحول رسلا الذي في الجامع الصغير ابو نعيم في كتاب المساوئ عن ابن عمر

قال السامدي وفيه ابن لبيبة فاعمل فيه اختلاف النسخ ١٢

قوله ابن جرير وابن ابي خيثمة لسند حسن واحمد ١٢

ص ١٢٦ قوله طمس ف النظر هل فيه خطأ فانه لا يؤخر النسائي عن الطبراني ١٢

قوله من عن جابر قد تقدم من الجامع الصغير وفيه العزوة للفضيل اصد ١٢

ص ١٢٧ قوله ت عن حذيفة الذي في التفسير في ١٢

قوله عن ابي روع الكلام في التفسير ابي روع بالحاء وادسمة تشبيب ١٢

قوله الشيباني صوابه بالمهمل ١٢

قوله من عن ابن عمر لم ار هذا الحديث في نسخة الجامع الصغير التي شرح عليها في التفسير ١٢

قوله من عن ابن عمر لم اره لمسلم ولا غيره من الستة الا ابن ماجه ١٢

فلم راجعت منتخب المطوع بمصر فوجدته قال لا عن ابن عمر وهو الصواب ١٢

ص ١٢٨ قوله ه عن ابن عمر والنسائي ١٢

قوله م لعل صوابه جرم فليس الحديث لمسلم ١٢

قوله دن معله في نسخة الكبرى والافقي المعتبر باحفظ الاول

قوله الحاكم في الكنى وسناني عنه بقصة ١١٥

ص ١٢٩ قوله ت ه واحمد كما في مكافاة ١٢

عن عمر صوابه عمه وهو عبد الله بن زيد بن عاصم ١٢

١٠٢ قوله من واحد في مسند ١١

١٠٣ قوله دت نه اقول لم اراه عندنا ولم اذت فلم يذكر اسمه الا المرفوع دون قول ابن

عباس رضي الله تعالى عنهما ١٢

قوله عب وابن جرير كما في الدر المنثور ١٢

قوله عب وعبد بن حميد كما في الدر المنثور ١٢

١٠٥ قوله عن صفيان الذي بعد احاديث عن شقيق بن سلمة ١٢

قوله عن ابى وائل هو شقيق بن سلمة ١٢

١٠٨ قوله او الطيب بمعنى بل ١٢

١٠٩ قوله (ش) هو عند البخاري نحو عنه ١٢

١٢٠ قوله ولا يؤمننا ومن عناه مرفوعا ١٢

١٢٢ قوله فلبتوضا اى فليس يده لما ياتى الفا ١٢

١٢٣ قوله فيكون بعده الامر اى فيكون الاخر ما سقا ١٢

قوله فساوى خشية ان يكون صلى الله تعالى عليه وسلم وجده عليه ١٢

قوله حتى خشي ١٢

١٢٤ قوله مسند ثعلب الذي رأيت في دلب وليس في رواية الستة من اسمه ثعلب لا محال ١٢

ولا غيره ١٢

قوله مسند ابى ثعلبة هو اخ شني ١٢

قوله (ش) قلت ورواه احمد والشبان والودود والترغى ١٢

١٨١ قوله عن ابن عباس قلت ورواه ابن ماجه بلفظ لا تدكموا ١٢

قوله (ن) عن ابى هريرة الذي في النسبة تخ قال رمز المصنف لحسنه وقال في شرحه الكبير لصحته ١٢



نعم هو عنه في رخ تلفظ في من المجزوم كما تقرر من الاسد ١٢

كذا في المنتخب وهو الصواب ١٢

قوله (م عن ابن عمر) الذي في التفسير عد ١٢

كذا في المنتخب وهو الصواب ١٢

قوله (عن رجل) سقط من بهنا لا اقول وقد رواه مسلم في صحيحه وهو موجود في منتخبه وقد

رواه ابن ماجه ١٢

قوله (ق من) الذي في منتخبه حقق وهو الصحيح اذ لا وجه لتأخير من عن اكثر من مره

في ليس من روى الذيل وقد تم لابن ماجه ١٢

سقط من بهنا حديث كل مع صاحب السبلات وواضعا لربك وايمانا

الطحاوي عن ابي ذر وهو موجود في الجامع الصغير وفي منتخب الكتاب ١٢

١٨٦ قوله (د عن ابن عباس) اقول انما رواه عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف

رواه في اوائل كتاب الجبال ١٢

قوله (حم عن عائشة) السبعة حسن كما في ارشاد الساري ١٢

قوله (رجز وحشا) ١٢

قوله (حم) يأتي بتجارب آخر في ٣٨٣

قوله عن ابي بريدة مبروك ١٢

١٨٤ قوله عن اسامة بن زيد مكر مع امر صهر الباب ١٢

١٨٨ قوله حم طيب والطحاوي في شرح معاني الآثار ١٢

١٩١ قوله وكان بدريا وقع في المنتخب بدويا بالواو والصواب ما بهنا ١٢

١٩٢ قوله (ابن جرير) اقول حم الله الامام كثير اما جرينا عليه في كتبه كجوهه وانها

الكبرى وغيرها العباد النجعة وكان مقصوده رحمه الله تعالى ان يسبغ لامتانيه القاهرين

قوله لا تصل اليه ايدينا واحديث موجود في صحيح البخاري عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه بعين اللفظ  
بزيادة ولا طيرة ولا لامة ولا صفر لعله ولا عدد ١٢

واجواب ان الخزوة تتبع اللفظ فلا محل للشك الخ على الزيادة لم يعزه بهنا وسياتي عزوه  
اليه بلقطة في العدد ص ١٩٤ ١٢

ص ١٩٦ قوله (كحق عن عائشة) والامام الطحاوي وابن جرير ١٢

ص ١٩٤ قوله (حمن عن ابن مسعود) محل صوابه في المتن في الظاهر ما كتبناه على ما مثل منتخبه  
جرم ص ٢٥ ١٢

ص ١٩٩ قوله وطار سعة الذي رآته في غير الكتاب طارت منها شقة في السماء وشقة في الارض ١٢

هو شرح محماني الاثنا للامام الطحاوي في مسند امام احمد

ص ٢٠٦ قوله (م عن انس) الذي في المنتخب عد وهو الصواب ١٢

ص ٢٣٢ قوله وائمة وروى الدارمي نحوه ١٢

قوله في المواعظ وفي حديث انه امسكه عنده سنة ثم قال است منهم ١٢

ص ٢٣٨ قوله (كرم) وابن عبد البر كما سيأتي ١٢

قوله (كرم) ورواه الدارمي عنه وعن صحابته آخرين ١٢

ص ٢٣٩ قوله ابن عبد البر وابن عباس كما مر ١٢

ص ٢٤٠ قوله حمع والدارمي ١٢

ص ٢٤١ قوله ابو حسن اي على كرم الله تعالى وجهه ١٢

ص ٢٤٢ قوله (كرم) والدارمي ١٢

ص ٢٤٣ قوله الجوهري والدارمي الا قوله الا ان كل شيء اخ ١٢

ص ٢٥٥ قوله مكانك فيه سقط بظهر ما وجد ١٢

ص ٢٦١ قوله تحني تحني ١٢



قوله ان نجيك نجيك ١٢

٣٢٣ قوله ق في الدلائل وابو نعيم كما في الخالص الكبير ص ١٣١ ١٢

٣٢٤ قوله اقرب كاخ لاب وامم واخر لاب ١٢

قوله ليقا تعلم صوابه ان شاء الله تعالى ليقا قلمهم ولعاد هم بدل عليه ما باقى ص ١٢

في ذيل ص ١٢

٣٢٥ قوله حق واحكام كما في الدر المنثور ص ١٢٤

٣٢٦ قوله ان الرجل المصنف ان الرجل يريته اخوه لابه وامه لا لقوه لابعيه ١٢

قوله جعل له المال لانه جمع القرا بنين من جنته الاب والام فكان كالاخ لاب وام

بحجيب الاخ لاب نذا ما ظهر لي في تجميعه ثم رأيت التصريح به في رواية للدارمي قال فانزله

بمنزلة الاخ من الاب دلام ١٢

٣٢٧ قوله عبم والدارمي ١٢

قوله مالك عبصم والدارمي ١٢

قوله مس والدارمي ١٢

٣٢٨ قوله قال او عمر ١٢

٣٢٩ قوله عن الشعبي قال اختلف لفي زبد المسألة للخفاء الاربعة رضى الله تعالى عنهم

اربعة اقوال والخامس قول ابن مسعود رضى الله تعالى عنه ١٢

قوله وقال زيد وهو قول الفاروق رضى الله تعالى عنه ١٢

قوله وقال ابن عباس وهو قول الصديق واختلفنا رضى الله تعالى عنهم ١٢

٣٣٠ قوله مبتنى شتى ولمراجع ١٢

٣٣١ قوله الرجل امه لغيره ما بعث ١٢

٣٣٢ قوله من زاد في الدر المنثور ابن جرير وقال بدل الشاشي الساجي ١٢

قوله الكلام في ابن جرير والدر المنثور بتبليغ لفظ الكلام ١٢

٣٨٥ قوله بعدى الاولى بلوى اهل مصر ١٢

قوله والثانية واقعة كربلاء ١٢

قوله والثالثة تمسك تستحل فيها واقعة حرة ١٢

قوله والرابعة صماء عما فتنة شارا والرجال ١٢

٥٢٠ قوله لها كيف الذى والعسقلاني ١٢

قوله وسنده حسن قلت الحديث في صحيح مسلم بتم من هذا ١٢

٥٣٠ قوله في الامثال قلت سجن الابل هو في الصحيحين ١٢

٥٣٠ قوله شىء وغيم والدارى ٣٦ ١٢

٥٤٠ قوله لصاحبا جرادين لصوصا جرادين اى يغشون الناس شيابهم ويشبهونها والجراد

اخذه الشىء عن الشىء جراد عسفا ١٢

٥٤٠ قوله من امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله الاثلاث لم يقل اثنان لانه لو لم يبق الاثنان لاستحال ان يكون احدهما على

خلاف اهل السنة لان سوادنا سوا الاظم الى يوم القيامة ١٢

٥٤٠ قوله يخرجون اخريم لفظ لان الزلون يخرجون حتى يخرج اخريم مع صريح الرجال والظاهر

سقوطه من هنا ١٢

٥٥٠ قوله فضل ايمان جبريل على ايماني تواضع منه صلى الله تعالى عليه وسلم وانما ذلك قوة قابلية سعة

ظرفه وعظم استعداده للتجليات العظيمة الجلية صلى الله تعالى عليه وسلم وقد تأسسى به على

الله تعالى عليه وسلم صاحب الصديق الاكبر رضى الله تعالى عنه اذ رآه قوماً ثناءً والاسلام

يفرون القرآن ويكون فقال كذا كنا ثم قست القلوب فقد عبر بالقسوة عن القوة ١٢

٥٥٠ قوله ك عن الاربعة ياتي آخره ١١ زيادة مخرج آخر ١٢



١٠٢ قولہ عن عمرؓ بكذا في الد المنثور ١٥

قولہ عن عمرؓ الذي في التيسر عن ابن عمرؓ

قولہ وعن المنثور الذي في التيسر وعن المنثور ١٢

قولہ عن ابن عمرؓ الذي في التيسر عن عمرؓ

قولہ عن ابن عمرؓ بكذا في الد المنثور ١٢

١٠٥ قولہ فاضلكني فاضلكني ١٢

١١٦ قولہ عن ابى الفضل صواب ابى الطفيل ١٢

قولہ وجيب بن مطعم صواب بن ١٢

١٥٦ قولہ اخوك خطاب للاحد الريا ننتين رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ ماسو المسقى اولاً من الريا ننتين رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ ماسو من ههنا جواب لسؤال الزهراء رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ وايك خطابا للزهره رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ وايك وهما احسان رضى الله تعالى عنهما ١٢

قولہ وهذا الرافد على كرم الله وجهه ١٢

١٥٤ قولہ باي الوصيه الشهيد هذا اللفظ في حفظي باي والله تعالى اعلم ١٢

قولہ فانه ممسوس صوابه خشوشن او شدي ١٢

١٩٢ قولہ وان خير هذه الامة لعل صوابه حبس بجاء مبهمة ثم موحى بل به هو جزي ١٢

١٩٢ قولہ ابو سعيد ابو قتاده النس صدقه الجرافع ام سلمه ابو اليسر زياد بن بن القرد

عمر بن العاص عمارة بن ياسر ابن عباس صدقه ابو هريرة جابر بن سمرة جابر بن عبد الله

ابو امامة كعب بن مالك ابن مسعود ابن عمر زبير بن اوفى عمرو بن ميمون ٢١ الف افهوا ١٢

١٨٩ قولہ صوابه يعني ابابكر صوابه يعني ابى بكر ١٢

قوله عن عبد الله بن عقيل صوابه عبد الله بن محمد بن عقيل كما في الاكتفاء

١٩٩ قوله تخ طبعك وعزاه في الصواعق له في الامم المصنف

٢٠٣ قوله اثر جليل في الصواعق مذهب ١٢

٢٠٤ قوله عد عن ابن عباس وعزاه في ص ١٢٢ له ولابن عسكرا

٢٣٤ قوله مثل في عموم ارحمة فيكونون كالفيل حمار كبل شاة ١٢

٢٩٤ قوله فان كل شئ لعل صوابه فان كل شئ ١٢

٢٠٣ قوله وسند حسن ورواه عنه طبع كما تقدم ١١٨

قوله حدثنا الحسن بن علي ورواه ابو نعيم والبيهقي عن ابي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه

عن منبهم بن العاص رضي الله تعالى عنه مثله غير ان فيه زيادة خمسة تصاوير لساواتها لوط

واسحق ويعقوب واسماعيل ويوسف عليهم الصلاة والسلام واختلف في كون موسى عليه الصلاة

والسلام وفي حليمة داود عليه الصلاة والسلام وقد ذكره الطول في الاختلاف ص ١٣١ ١٢

٣٠٨ قوله قال القاضي معاذ بن زكريا ١٢

٢٢٨ قوله في الركن صوابه في الرابع ١٢

٢٣٩ قوله من المتألفين جالس للصلي ١٢

قوله وانت جالس لا تدخل في الصلاة ١٢

٣٨٨ قوله فان الله قتله اي حبسه تعالى وطاعته والقيام بامر الله قتله اذ لو لا ذلك لكان

عليه خلق قميص كان الله تعالى البسبه وكان الناس يربون نزعهم وما نزع فضلة

تقتصر عليه ولا تعدوه بل انا ايضا في ذممة اقتل كما قتل رضي الله تعالى عنه نذا

مفع نذا الكلام القرشي ١٢

٣١٥ قوله حمى طلحة رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله عن ابي يعقوب صوابه ابي نصر لا بالنون والمعجزة ١٢

المجلد السابع  
ص ١٥



قوله جبير اوجبه صوابه جابر اوجبه والمحدث في الادب ص ٩٢ ١٢

٥٠ قوله يدعى لعل صوابه يدعى ١٢

٥١ قوله قال قال علي بن ابي طالب الذي في منتخبه قال لي علي نعم ١٢

قوله به الامور صوابه كما في منتخبه بالامور ١٢

٥٢ قوله الى قبر عبد الله بن عمرو هم الله العالم الكامل الحارث اجماع سيدي عليا المتقي وحمي ١٢

ثم اليس ابن عمرو بن العاص الباقي لعبد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وسراط بلانه او الله  
جابر رضي الله تعالى عنهم ١٢

٥٣ قوله عبد الله بن ابي ما كان سألنا ادخال اللعين في باب فضائل الصماتة رضي الله تعالى

عنهم وغفر لي الشيخ المسلمين ١٢

٥٤ قوله فاسلموا اي لو فاقا فمادة له والدين آمنوا ١٢

٥٥ قوله وجاه صوابه جاء بالمهله ١٢

قوله الله يلقي سياتي من طلب ابن منق ٢١٨ ١٢

٥٦ قوله وقال غير امر زباد ربه ١٢

٥٧ قوله ان عن اوس وابن مردويه في البشير ١٢

٥٨ قوله حمه وابو يعلى وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه ١٢

قوله ك وصحة ١٢

قوله في البعث وابن عساكر ١٢

قوله عن ابن عباس وابن مردويه بسنده واه ١٢

٥٩ قوله كيف انتم صوابه انتم بالعين لجه النون ١٢

قوله اربعين صوابه اربعون كذلك في الحديث

٦٠ قوله لبادي قوم كنتم امواتا ١٢

قوله خفرا و فاحصياكم ١٢

قوله ثم ترميه بيمينكم ١٢

قوله ثم ترميه بيمينكم ١٢

٢١٥ قوله (ه) عن انس وباتي عن ع ٢١٩ ١٢

٢١٤ قوله ومضراهما قول قالوا يا رسول الله ليس سبعة من مضر قال انما اخم ١٢

٢١٨ قوله حتى جاء صوابه جاء بالمهولة كما في مجمع البحار من حولى وحكم ١٢

قوله وابن منذرة والده يرمى كما تقدم ٢١٣ ١٢

قوله جاء جباو ١٢

قوله ابن عسار وحكم على بالظهر من الصواعق ٢١٤ ١٢

قوله عيب ياتي موصولا عن جابر برواية كفي الحديث ٢٣٩ و ٢٣٩ ١٢

٢١٩ قوله عن انس مرابطا واخبر عن ابن ماجه ٢١٥

٢٢٠ قوله جاء وحكم صوابه جاء وحكم ١٢

٢٢٢ قوله وعرضه الذي في الله المنشور ارضه باللف وهو الصواب ان شاء الله تعالى ١٢

٢٢٣ قوله يا ابنة ليخ الاضمار وقال هذا لامرأة حمزة رضي الله تعالى عنها كما ياتي اول ٢٢٣ ١٢

٢٥٩ قوله قيل لعبد الله بن عمرو ١٢

قوله يومئذ معاوية كان هذا الحديث من عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنها في امره معوية رضي الله تعالى عنه فلما حدث ان امير المؤمنين ليلى بالناس سأل احد الحضار هل يكون ذلك

في امره معوية قال لا ١٢

٢٦٧ قوله او سمع كلامي وهو الحفر عليه الصلاة والسلام ١٢

٢٦٨ قوله من تحت اللغاة بالعين وصوابه بالنون كما ياتي ١٢

قوله (كر) ورواه بنحو ابن خزيمة في سورة الانبياء

وقد روى الحديث مسلم عنه في صحيحه والترمذي وابن ماجه والامام احمد مع نقص وزيادة ١٢

٣٣٦ قوله لغتها صوابه كما في كنف الرعا ع ١٥ فغنتها فقال ١٢

قوله عن الوب صوابه عن ابى الوب كما في كنف الرعا ع ١٥ ١٢

٣٣٧ قوله الزمارة (خط على) اسقط الباسخ هذا وجعل الحديث واحدا ١٢

قوله بمثلما قط نقله عن هذا الكتاب في شرح سفر السعادة فخره للدارقطني والديلمي

فلعله جعل قط رمزا وبوافقه الترمذي كنف الرعا نقل الحديث الى حد ما ولم يذكر لفظة قط

لكن لم يوزع الا للديلمي الشئ اخر انه جعل الحديث عن آتيا عباس ١٢

قوله الديلمي سقط ذكر الصحابي وهو النسي في انه تواعه كما في المقامه كنهه قال الخزي

الديلمي من حديث سلمة بن علي ثناء عمر مولى غفرة عن النسي بمرفوعا ولا يصح كما قاله

الغزوي ١٢

٣٣٨ قوله ض صوابه من كما تقدم في الصفحة الماضية ١٢

قوله وابن حنبله صوابه عن حازم بن جبلة كما في الميزان ١٢

قوله وليكثر ليس ١٢

٣٣٩ قوله اذمر الشباب فعل صوابه شباب اذ لا محل للتوقيف وسياق الكلام يدل ان الاء

سواء ينبغي صاع الله تعالى عليه وسلم ١٢

ثم وجدته كما فتمت في منتخبة المفرد ١٢

٣٤٠ قوله والالتضاع الذي في ط اللسان له والافتناع ١٢

٣٤١ قوله فسلموا محل صوابه فسلموا اي قولوا السلام ولا يبعد ان يكون ما تقدم ايضا

فليستم فسلموا لزيادة الحديث بحرف ١٢

٣٤٢ قوله شريفا سندي بان ١٢

قوله ولقد بجة كوسنة ١٢



قوله في الطريق اي الزنوا الطريق ١٢

٩٠٠ قوله (ت عن جابر) ليس عنده فيما رويت الا ذكر صوت واحد واختصر ذكر صوت المنقوت ١٢

٢٢٢ قوله عن النس وياتي آخر الصفحة الثانية عن ابن عدي وابن عساكر عنه ١٢

٢٥١ قوله (ن عن ابى هريرة) الذي في التفسير وهو صواب لا شك فانه في الجامع ولم

اره للنسائي ١٢

٢٥٢ قوله عبد بن حميد وابن ابى شيبة كما في الدر المنثور ١٢

٢٥٦ قوله او نصف دينار الذي في د ٢٥٦ فليصدق بنصف دينار ١٢

قوله (د عن ابن عباس) نعم هو عندن ٢٥٦ نعم هو عندت ٢٥٦ ولا ٢٥٦

قوله (د ت ن لم اراه لابي داود ٢٥٦ ولا النسائي ٢٥٦ نعم هو عندت ٢٥٦

٢٥٦ قوله عند ذلك محل اللفظة عن كما تدل عليه الاحاديث السابقة وما ذكر المؤلف في آخر

هذا الحديث ١٢

٢٥١ قوله حمق لم اراه بهذا اللفظ لهما ١٢

٢٩١ قوله وابن جرير قطق وابن ابى حاتم ١٢

٣٠٥ قوله نجسين دينار كذا هو في منتخبه ٣١٢ والذي في سنن الدارمي ٣٢٢ فامره ان

يتصدق بخمس دينار وكذا ذكره في الرقاة خمس دينار وفي رسل آخر عنه الى داود

بنيان بن عبد بن دينار بالثلثة في النسخ الثلثة فالذي وقع بهنا بعيد جدا ١٢

قوله ومن الدارمي ١٢

٣١١ قوله الامام احمد نسي الله تعالى عليه السلام ١٢

٣١٣ قوله كما بنا اي بنينا ١٢

فان ذلك لم يثبت ان ما افتيت به زبيب رضي الله تعالى عنها

اراد ان يتصدق بم

## اصابہ فی معرفۃ الصحابہ

کتاب کا تعارف :- اصابہ فی معرفۃ الصحابہ مصنف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ احوال پر ایک بہت ہی جامع اور ضخیم کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس کی تالیف سے قبل تیسری صدی ہجری میں امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد الزہری نے خاص صحابہ کے حالات پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی تھی جو طبقات ابن سعد کے نام سے مشہور ہے۔ ابن سعد کے بعد پانچویں صدی ہجری میں حافظ امام ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی نے اس موضوع پر ایک بہت ہی ضخیم کتاب ”الاستیعاب“ کے نام سے مرتب کی۔ ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابن اثیر نے ”اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ“ تالیف کی۔ نویں صدی ہجری میں اصابہ فی معرفۃ الصحابہ مرتب ہوئی۔ جس میں ان تینوں مذکورہ کتب کے بنیادی نکات یا مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

مصنف کا تعارف :- اصابہ فی معرفۃ الصحابہ کے مولف علامہ شہیر حافظ احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی ہیں۔ علامہ ہجر عسقلانی ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد الکفانی عسقلانی مصری (۳۳۰ھ) مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ زبردست محدث فقیہ اور کثیر التعالیف صاحب قلم تھے۔ چونکہ آپ نے ۵۲۰ھ میں انتقال کیا اس لیے آپ کا شمار نویں صدی ہجری کے حفاظ و محدثین اور فاضلوں میں کیا گیا ہے۔ آپ کی شہرت کا خاص موجب آپ کی بعض گرانمایہ کتب ہیں۔ ان تمام تصانیف میں فتح الباری شرح بخاری، ہدی الساری (شرح بخاری) تہذیب التہذیب، اصابہ فی معرفۃ الصحابہ اور الذرة الکامنه فی الايمان المائة الثامنة، منحة الفكر ہے۔ ویسے آپ کی گرانمایہ تصانیف کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضاؒ نے آپ کی اسی مشہور تالیف ”اصابہ فی معرفۃ الصحابہ“ پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
عن فضلى على بن ابي طالب

مسألة قوله على بن ابي طالب: اقسام فالاول صحة الرواية والثاني ضعفها والثالث الوجه الآخر  
سوى الرواية فلو كانت الرواية صحيحة لكانت الرواية صحيحة لكونها مكية او طائفة او الكوفة

اسلم في حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

من ٦٠ قوله وفي القصة حيث نسب الى الكافط مع وجوده عند محمد بن ١٢

مسألة ٤٥ قوله احد بعد حجة الوداع بل كلهم اسلموا قبلها وشهدوا كما في ٣٤ ٤٠

من ٤٦ قوله هو الباسر دين الى البصري اقول لكن ذكر في الكامل ج ٢ ص ٩٩ عن ان شتران قتل

يوم الجمل اخذ الحطام كله ١٢

من ٤٧ قوله عن شتران الذي في ١٢ سنة في ضمن مسند عبد الله بن عمر والخاص ج ٢ ص ٢١

عن صدقة بن ابيد عن حشني عن بن ثعلبة المازني والحي بعد قال حشني الا عيشة المازني

الحديث ١٢

من ٤٨ قوله صحبته واعوذ بالله ان يكون صحابيا فقد ذكر في الكامل ج ٢ ص ١١ انهم لما وضعوا

رجل ام المؤمنين صلى الله تعالى عليه وسلم جاء المذكور فاطلع في السج

فقال انك لعنك الله فقال والله مالي الا حياء فقال له تنك الله بستره وقطع

بيك وابعد عنك فقتل بالهرة وسلب وقطعت يده ومضى عينا في حربة من

خرابات الازد اه ١٢

من ٤٩ قوله اعقب كذا ابو في الزرقاني ج ٢ ص ٣٢ ١٢

من ٥٠ قوله وبقي رسول الله تعالى الايات مع زبادات في سارية ١٢



- ٢٨٢ قولہ احمد بن حنبل ذکر فی شتر العمال ج ٢ ص ٩٨ وان ابنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدقہ علی شجرہ ولم یزکرو فی المنتخب الا تو من من الغلط والہ تعالیٰ اعلم
- ٢٨٣ قولہ یستفرغهم لتفریم بالفاء ١٢
- ٢٩١ قولہ یصحبک تفحک ١٢
- ٢٩٦ قولہ وحریم صوابہ یحرم بالذال ١٢
- قولہ مسعدہ ویاتی فی الباء حرم بن مسعود ١٢
- ٢٢٦ قولہ وضمینہا وضینہا ١٢
- ٢٣٢ قولہ لقال ان لابیہ اقول لکبد اللہ کما ذکر فی شتر العمال ج ٢ ص ٩٨ وان ابنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ وعلمہ سورۃ الاخلاص ١٢
- ٢٨٨ قولہ فرجع مرجع ١٢
- ٢٩٢ قولہ فی ترجمۃ ہذا اخطأ فاحش منہم نشا من اشتراک الاسبین ١٢
- قولہ عن علی بن یزید الحدیث فی تفسیر ابن جریر والنوفی بالطریق المذكور ١٢
- ٢٠٣ قولہ ولا عمر ولا عثمان ١٢
- قولہ فالظاهر انی الواضح اجمالی البتیس الذی لا یکن غیرہ ١٢
- ٢١١ قولہ حرم دم ١٢
- ٢١٥ قولہ من استفسامیہ ١٢
- ٢٣٣ قولہ الحدیث مذکور فی خلق سیکاکل من اجماع الکبیر شتر العمال ١٢
- ٢٣٦ قولہ منافقوہم کانه اراد اللہ تعالیٰ اعلم خوارج الذین کان لقال ہم القراء ١٢
- ٢٦٢ قولہ وبن جسیہ ذکر کافظ فی التفریب جسیہ بن نفیر بن مالک الحضری وقال ثقہ جلیل من الثانیۃ مخضرم الا بیہ ضعیفہ فکان یبولد فدا لا فی عہد عمر ١٢
- قولہ فی جیہ الکندی اما تقدم جیہ الکندی علم تقدم ذکر الفرق واما یلہ بیلہ صلا ١٢

قوله افضل الناس الفقراء والمساكين كثرة جوده رضي الله تعالى عنه الفقيه الجليل ١٢  
 ص ١٨٩ قوله موصولة عند الرازي في غرائب مالك البيهقي في الدلائل ومخطيب في روائع مالك  
 والنعيم في الدلائل ١٢

قوله واخرى اخرجهما ما ذين امتنع في روائع مسند مسند كما في اللآل ص ١٢٤  
 قوله منصور بن دينار الذي في اللآل ص ١٠٤ منصرف بن دينار ١٢

٥٠٦ قوله هذا حديث غريب قلت وامر به ابن الجوزي في المونوعات ١٢

٥٥٢ قوله وشبهه بحمل واجتبى الكامل فنقل عن ابى جعفران الطبري جونا اعتزل عن الزبير  
 آخر ص ١٠٣ ج ٣ ١٢

٥٥٤ قوله في نسخة المسجد الذي رأيت في مسند احمد مقدم المسجد ١٢

قوله ونقل عن بعض اهل العلم ذكره السبكي في الروض كما نقل الزرقاني ج ٤ ص ٢٥٣ وقد  
 رايته ايضا في مختصر الكبرى للامام السيوطي فراجعها ١٢

٥٦٢ قوله قلت سيأتى قلت لم يأت في ذلك الحديث يعول عليه ١٢

٦١٩ قوله خذيلما حبه بها ١٢

٦٥٥ قوله كان وما يكون الذي في الصحيح بايرنيا في كتاب الفتن اخبرني رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم ما يبرك ان ان تقوم الساعة احدث وليس فيه لفظ ما كان ١٢

٦٥٦ قوله ذكر من قال وياتي غيبه للمحافظ ان في ذكره في الصحابة وقفته عندي ١٢

قوله الا واحد اقول هذا استثناء غير معروف في الصحاح ولا محذور وهو مخالف لنفس القرآن

العزيز لقد رضي الله عن المؤمنين فلا يجمعون فثبت ١٢

٦٦١ قوله وكان مع ذلك اقول رد العلماء بانه رضي الله تعالى عنه كان يباحي بكفرة فلو

ثبت عليه ذلك لعبره به ١٢

٦٦١ قوله وغيرها كابي نعيم وله لفظ طبيب جميل ذكره في منتخب الكنز ج ٥ ص ١٤٥

٩٢٥ قول ترف عمن ترق عمن بقعة كما في جامع الصغير

٩٢٩ قوله ويقال انه مات مسوعا اقول هذا الذي مر منه حافظ بننا حزم في التقریب فقال

مات شهيدا بالسم الحرق قال ابن حجر في تقريب العواقي بموته مسوعا شهيدا حزم غير واحد  
من المتقدمين لقنادة والي بكر بن حفص والمتأخرين كالزبير العراقي في مقدمته شرح انقريب

٩٢٤ قوله منظر كان اوجع بينا خطا من الناسخ والذي في سوجب اللدنية فنظر في لهو على عبد  
وسم له خطوش لم يظرا له شيء اوجع لقلبه منه

قوله من حديث ابى هريرة وهذا الحديث رواه حاكم وصححه والبيهقي والبزار الطبراني قال  
في الفتح باسناد فيه ضعف

٩٢٣ قوله الى ارفع انه عده ذاك المار لتضعه غمرة

٩٢٨ قوله في نسق سند واحد

٩٢٩ قوله الى ارفع ذاك الضعيف

٩٥٧ قوله خالد بن الوليد الانصاري قلت الذي في الكامل ج ٢ و ١٣ قبل فيها مع على

من المهاجرين خالد بن الوليد وله نسخة

٩٤١ قوله الباجي الناجي لانه من بني ناجية

٩٤٠ قوله يوم حمل مع ام المؤمنين كما يظهر من الكامل

٩٤٥ قوله ب اذمع على خلف فيه كما ياتي في الترجمة بعون

٩٤٤ قوله ابو العيثم في اجابته ايضا خلف شديدا كما ياتي في الكنية

٩٤٩ قوله في القلب لل بننا سطا واصلة النفث في القلب والقلب متوافق

٩٩١ قوله والي الحسن هو الآتي ذكره ٩٢٩

٩٢٤ قوله ابن جبهنم هو ابو الحسن علي بن عبد الله بن جبهنم العمري رحمة الله تعالى عليه ذكره

الذهبي على عادته في تميزه ان فقال هو الحسن بن علي بن ابراهيم مسحة القطاني



ولم يحد من عثمان الا دمي والحمد لله ولعل بقيةهم توفى سنة ١٢

٩٢٢ قوله وقال المرزبان اخراج البسبقي والبوسعد في شرف المصطفى قال المرزبانى ١٢

قوله موات مواتى ١٢

قوله ثم اجزأل اجزأل ١٢

قوله فركبت فركبت ناخبة فليس بنفسها حرم نجس به على الاكليات ١٢

قوله في الدلائل وابن منقذ ايضا ما يدل عليه ما ياتي ٩٨٤ ١٢

قوله الذال المعجزة من اول اسم منها ١٢

٩٢٣ قوله عن ابيبة فوات بن سالم ١٢

قوله عن جده سالم بن فوات ١٢

٩٥٩ قوله اورده البخاري امر في غير صحيح لان خالد بن ايمن وعمر بن شعيب ليس احدهما

من رجال صحيحه والظاهر ان المراد اورده في تاريخه ١٢

٩٤٢ قوله فادري اراد في حديث الزبير ١٢

٩٤٣ قوله وسياى زبير بن كعب رحمه الله فلم يزد في زيد على قوله زبير بن كعب في دريد بن

كعب امر ١٢

٩٨٨ قوله عدوه على عدوه قلت ومن العرب من يعين صدقيه على عدوه وكان على غير دينه ١٢

٩٢٩ قوله واسلم في زمن ابي بكر قلت فلي نبك ان ينبغي تحويله الى القسم الثالث ١٢

٩٣٠ قوله وابو عمر والنسائي في الكون تقدم في الربيع بن زياد ١٢

١٠٩٠ قوله في عشرة من قومه الحديث قال الواقدي كان رفاعه وفد على النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم في ناس من قومه قبل خروجه الى خيبر فاسلموا وعقد له على قومه زرقاني ج ٢ ١٢

ذكر فتح وادي القرى ١٢

١٠٩١ قوله جهم بن قثم وسياى في طبر بن طلال ١٢

٢١٠ قوله الملكة مستعبدة والصلوات ان صلح الله تعالى عليه وسلم من ابيه فكان ينبغي ذكره  
وذكر من عرف اسمه من الملكة ١٢

٥٩٠ قوله يحيى يحيى ١٢

٢١١ قوله لفظ زيد قول الذي في نسخة انكث للسنن الطبع القديم والطبع الجديد ١٨١  
وطبع مصر على ما مش الزقاني ٢٥١ ان جهم زيد الخ ١٢

٢١٢ قوله محمد بن حسين مرجع ١٨٨ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن علي بن ابي طالب ١٢

٢١٣ قوله ورواه عبد الرحيم الذي في اللآي ١٥٥ من سياق خطيب عبد الرحمن بن ابراهيم ١٢  
قوله وله طرق اخرى وفضلنا طرقه في جزاء الله عدوه ٢

٢١٤ قوله استخافه استلحقه ١٢

١٥٥ قوله اخرجه يونس قلت والترنيد في شمائله ١٢

١١٢٣ قوله ابو الحسين بن نعمان الظاهر انه تصوف من القيم فانه كما ياتي في نعمان بن نعمان بن القيم ١٢

قوله رجلا سرهم الذي في الزقاني من ابن شاهين ابو نعيم كشم عاشر اعقد لكم لواء فذل  
لكم بن عبيد الله فعد لهم لواء اجعل شعاعهم يا رب فبوالى يوم كذلك يخرجهم ١٢  
وقد مر في الكتاب في بشر بن حارث ١٢

١٤٦ قوله وغيرهم منهم معونة كما في النسائي ١٢

١٦٤ قوله عمارا غمارا كما في الكامل ١٢

١٤٧ قوله بجوتة لحيحة ١٢

٢١١ قوله او الغامدي ياتي في مالك اقول ذاك الذي ياتي في ما كسر غيره فان اللآي استشهد  
في الاخراب قد فقه ابنه صلح الله تعالى عليه وسلم وبهذا انما مات في زمن معوية فكان على لفظ

٢٥٢ قوله بالدين نافية ١٢

٢٥٣ قوله لا ادرك اي بازان ولد اقال في التقريب بخبرهم ولد اعدة في القيم الثالث ١٢

٢٥٤ قوله في حدود السبعين الذي في تقريبه في حدود الثمانين ١٢

٢٥٥ قوله من طريق زيد بن الشخبه صوابه يزيد كما في المسند ج ٣ ص ٢٨٣ وهو يزيد

بن عبد الله بن الشخبه نسب لجد ١٢

٢٥٦ قوله ان يولاء لعل ينهنا سقطا والذي في الزقاني ج ٣ ص ٢٤٩ ابرواته ابن الي

خيشمة والنزير بن كنان عن سجع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يارض اباسفين في  
ببت ام حبيبة واليوسفين يولاء تركت فتركتك العرب ولم ينطع لعداهما ولا قر  
نام وهو صلى الله تعالى عليه وسلم ليحك ويقول انت تقول نه ايا ابا حذظلة ١٢

قوله تركتك عن محمد بن وكراب ١٢

قوله ان انطحت نافية ١٢

٥١٠ قوله وروى ابن منذر والخطيب كما في الميزان ١٢

٥٢٩ قوله سلمة مسلمة الفهر ١٢

٥٩٤ قوله طليعتين طليعتين ١٢

٥٩٨ قوله ويقال انه استشهد قتل وقع في الكامل ذكره في خلافة علي ص ٤٠ ج ٣ ص ٧

٦١٥ قوله العاقب العمري موله النجاشي ١٢

٦٤٩ قوله عبد الله بن احمد اقول احمد له بل رواه احمد نفسه في المسند حدثنا محمد بن ابي بكر

المقدمي ثنا ابو موسى الشراشي صدقة بن طليعة ١٢

قوله ذريرة الاستحاب ما في المتن هو الصواب ١٢

٦٨٠ قوله ياتي في ابن صوابه ياتي في عمر و ١٢٣٣ ١٢

ص ٤٤ قوله بالفي الف هذا هو الصحيح نظر الى شان عبد الله وعظمة ١٢



٤١٣ قول ذكره في ترجمة الحباب الفزاري ج ١٨ انه كان قد ادرك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وروى عنه شيئا منه ذكره ثيان الحباب بن النسي صلى الله تعالى عليه وسلم واسلامه رواه ابو يعقوب والبرهم الحربي ١٢

تنبيه عبد الله بن حبيب بن عامر بن المتفق الوقبلي العامري ابو الاسود العامري روى ابو بكر بن ابي شيبة عن الاسود العامري عن ابيه تعالى صليت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انخرف ورفع يديه ودعا احدته فاثنان معه عبد الله بن حبيب بن عامر ذكره في ترجمة الحباب سقط ما قال الحافظ في التقریب في هذا انه مجهول والافلاجل رواية ابن شعبة كان يجب ان يذكر عبد الله بن حبيب العامري في القسم الرابع تنبيه على انه ليس صحابيا ولم يذكر في شيء من الاقسام الثلاثة الباقية فليحذر الله تعالى اعلم ١٢

٤١٥ قوله من الرضاة تقدم وسياق القسم الثالث مستقلا ١٢

٤٢١ قوله وابن ابي عاصم والطحاوي في معاني الآثار في باب المني بين القبور وبالغال ٤٩٢ وانظروا بنده الى مجمع بن يعقوب الانصاري عن محمد بن اسمعيل قال قيل لعبد الله بن ابي حنيفة ما تذكر من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى في غلبه ١٢

٤٢٤ قوله والعصر تواصيا بالحق وتواصيا بالصبر ١٢

٤٢٥ قوله فقلت استغفر وفي شامل الترمذي انه قال غفر الله لك يا رسول الله قال ولكن ١٢

قوله الخاتم فالتقسيم فوجدته نيم على مكا ١٢

٤٨٣ قوله وهو غير عبد الله حنزم به الحافظ في التقریب في علقمة ١٢

٤٨٦ قوله هاهنا اي خذ ١٢

٤٨٧ قوله قلت ثم من فذكر فيه سقط نفى احد بن لوبج قال عمر قلت ثم من فذكر رجل فسكت ١٢

نجاة ان يحلني في آخرهم ١٢

٨٥٦ قولہ ابو داود وبقولہ خبرم محافظ في التقريب في علقمة ١٢

قولہ ولا يثبت لعل صوابه من فضله ١٢

قولہ ابو عبد الله بن سنان واخاره محافظ في التقريب ومرض كون ابيه عبد الله بن عمرو ١٢

٨٦٢ قولہ عبد الله بن عوف الذي ياتي ص ١٠٢ ابن ابى عوف ١٢

٨٦٢ قولہ في ترجمة الحوث بل في ترجمة بشر بن محارث ١٢

١٩٠ قولہ وابو الطفيل بن قال في المفاة روى عنه ابو بكر وعمر وعثمان وعلى ١٢

٨٩٢ قولہ واخرج الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكاة فبمن من لا يسي ١٢

٩٢٥ قولہ الاختلاف في اسم ابيه اقول عبد الله المزرقى هو رفاعه بن رافع الزرقى

يدل عليه ما في مسند احمد ج ٣ اول ص ٢٢٣ ١٢

٩٢٨ قولہ ابو علقمة الزجاج كما حجه محافظ في التقريب وجنح اليه ههنا في عبد الله بن عمرو ان

والد علقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ١٢

قولہ تقدم تقدم ص ٥٦ ان في والد علقمة خلافا قيل عبد الله بن عمرو قيل عبد الله بن سنان ١٢

٩١٦ قولہ ابو عبد الله بن سنان الذي في المنتخب الحشرى ثم المنارى فليح ١٢

قولہ عن عبد الله الكندي الذي في المنتخب عن عبد الله الكندي بن الى طلحة بن عبد الجبار

بن محارث بن مالك محسنى ثم منارى عن ابيه عن جد الى طلحة عن عبد الجبار

بن محارث بن مالك قال وفدت اليه ١٢

قولہ ان ابن عبد الجبار لفظ ابن من زيادة النسخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذكر

في منتخب كنز العمال ج ٥ ص ٢١٥ على الصواب ١٢

قولہ ان يعينني الذي في المنتخب يعينني ١٢

٩٤٣ قولہ والترمذي في جامعه ١٢





قوله عن عبد الرحمن بن عائش عن النبي صلى الله عليه وسلم ١٢

قوله عن معاذ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله البيهقي هو الصحيح ١٢

قوله الي كثير هو الصواب ١٢

١٠٢٢ قوله وقد اشترت الي ذلك اقول قد ذكر في العبادلة <sup>ص ١٢</sup> ونقل عن ابن الكلبي ان النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه فسماه عبد الله وسيدته لبعده اسطر الفيا فلما ادري ما معنى هذا

الا استبعادها الا ان سيره يدبر بتأيد مقال ابن الكلبي من جهة العقل لكونه ضعيفا في باب النقل ١٢

١٠٢٨ قوله في عبد الله بن كعب لم يسبق ثمة الا انه ياتي في عبد عمرو فان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

غير اسمه ١٢

١٠٢٩ قوله هو العاقب تقدم <sup>ص ٢١٥</sup> في فكر السيد ١٢

قوله الزندي من حديثه باسم عبد المطلب ١٢

١٠٣٠ قوله النبوي وانما الى قوله المطلب كما ياتي فيه ١٢

قوله وصوب الطبراني قلت لكن احافظ نفسه اشار في التقريب الى التضعيف فقال عبد

المطلب <sup>ص ١٢</sup> من ربيعة بن امارت بن عبد المطلب صحابي لكن الشام ويقال اسمه المطلب

ثم رأيت ذكره في الميم واشار الى التضعيف الاول فقال المطلب ابن امارت بن عبد المطلب

صحابي قبل ان عبد المطلب تقدم اهـ والله تعالى اعلم ١٢

١٠٣١ قوله عبد الحارث قلت لم تقدم ثمة ١٢

١٠٣٢ قوله استشيد باجد قلت مر في اخيه زيد شهيد <sup>ص ١٢</sup> بدر ١٢

١١٠٥ قوله وشهد صفين ولذا الجبل كما يظهر من الكامل ج ٣ <sup>ص ٩٩</sup> ١٢

١١٣٣ قوله لسند الضعيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلاء روى بالوضع عن بشر

بن نمير متروك مقبوع وسيلاتي في عمرو بن قرعة فان هذا الحديث تنقمة حديث عمرو وعنه الرراق ١٢

- ١٢١٢ قوله السبب الثابت ١٢
- ١٢٣٢ قوله الزبير بن عمار الغسانية الثقة ١٢
- ١٢٥٦ قوله باحد فلما باحدهما فتح لا حاجة الى البيان ١٢
- جلد السابع قوله تقدم لعبد شيبه الى علقمة بن الاعور السلمي الى الاعور لكن لم يذكر ثم نسب وذكر عن يونس بن بكيرة علقمة بن الاعور بن قطبة وهو في الف لهذا النسب قاله اعلم ١٢
- ٢١١ قوله لا يعلو الفنى ابد صوابه استى ١٢
- ٢١٣ قوله مشقة صوابه سببة كما في سيرة قايين بشام ١٢
- ٢١٤ قوله عبد المطلب والى ان يقول لا اله الا الله بكذا المسلم في الحج والبخاري في المختار وفي البخاري ١٢
- ٢١٥ قوله فهو رسل اقول وصله العقيلي وتام في فوائد وابن عساكر عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كما في كنز العمال ١٢
- قوله ما يدل على سلامة انما يدل على ابن ما فعلت ما فعلت الا فان لك حماد لولا ما لم افعل هذا القدر ايضا
- ٢١٨ قوله عن الحسين بن علي محل صوابه عن علي فان الحسين رضي الله تعالى عنه لم يدرك ابا طالب لم يره وانما ولد بعد موته بسنتين ١٢
- ٥٩٤ قوله ثم ثبت يثبت ١٢
- ٥٩١ قوله وانه يخبر بخبر ١٢
- ٦٠٠ قوله تسامنتي تسامنتي ١٢
- ٦٠٥ قوله اولكن اولكن ١٢
- ٦٠٨ قوله لم تحفظ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢
- ٦٤٦ قوله عن امه محل صوابه عن ابيه بدليل ما يأتي من انه لا يصح لسامع من لم سلمه ١٢

٩٤٤ قوله وفي الصحيحين اقول رواه البخاري في تقصير الصلاة تعليقا من طريق  
سالم وفي العمرة وفي الجهاد باب سرعة السير وصلا من طريق اسلم وليس فيه في الموضع  
الثلاثة ذكر رجوع ابن عمر بن الخطاب ولم اقف عليه في صحيح مسلم الصلوة والحفاظ ادرى والله

لنأل اعلم<sup>١٢</sup>

٩٩٢ قوله وسواءه ولكن ما ذكر فيه كله صحيح ثابت بوجه آخر<sup>١٢</sup>  
٩٩٥ قوله تنكحها صوابه صلحتكها كما نقل الرزقاني عن السيرة الكبرى<sup>١٢</sup>

٩٩٩ قوله عن سعيد صوابه معبد<sup>١٢</sup>  
قوله واخرجه النسائي من طريق المذكور<sup>١٢</sup>

قوله عن سعيد صوابه معبد<sup>١٢</sup>

٩٩٠ قوله ما غرت ما غرت<sup>١٢</sup>

٩٩٣ قوله تقصير تقصير<sup>١٢</sup>

٩٩١ قوله لمن سقيتها اي لا تسقيها الماء بعد افطارها ايضا وان سقيتها لا وقع بك<sup>١٢</sup>  
قوله كذلك بلا ماء<sup>١٢</sup>

٩٩٢ قوله عن ابن الكلبي عن الكلبي<sup>١٢</sup>

٩٩٣ قوله ذكر الاسناد صوابه الاسناد بالعين ذلك انها قالت يا رسول الله لا

آل فلان فانهم كانوا اسودوا في جبالهم فلا بدل من دون العبد هم فقال رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم لا آل فلان رواه مسلم<sup>١٢</sup>

٩٥٥ قوله عوف عوف<sup>١٢</sup>

٩٥٦ قوله ابهم امهم<sup>١٢</sup>

٩٤٤ قوله موقمة اي ذات انعام<sup>١٢</sup>



٥١ قوله في ترجمة جهم بن قيس وسياتي في مطر بن طلال ١٢

٥٢ قوله الملائكة مشهور والصواب ان يوصل الى الله تعالى عليه وسلم محمد بن ابيهم فكان ينبغي ذكره

قوله وذكر من اعرف اسمه من الملائكة ١٢

٥٣ قوله من قبله فله ١٢

٥٤ قوله لفظ زيد اقول الذي في نسخة الثلث للسنن الطبع القديم والجميع الجديد ١٨١

وطبع مصر على امش الرزقاني ١٨١ ان جهم زيدا الخ ١٢

٥٥ قوله محمد بن حسين مريح ١٨١ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن علي بن ابي طالب ١٢

٥٦ قوله ورواه عبد الرحيم الذي في اللالي ١٨١ من سباق الخطيب عبد الرحمن بن ابراهيم ١٢

قوله وله طريق اخرى فضلنا طريقه في جزاء الله عدد ١٢٥

٥٧ قوله ثم استخافه استحققه ١٢

٥٨ قوله بولس بن بكير قلت والترندي في شمائله ١٢

٥٩ قوله والباخرسين بن لقمان البطانية تصوف من لقيم فانه كما ياتي في لقمان لقمان بن لقيم ١٢

قوله رجلا سركم الذي في الرزقاني من ابن شاذان البغوي لكم عاشر اعقلكم لواي

فدخل طلحة بن عبيد الله فوقف لهم لواء وجعل شعارهم باعشر فهو الى اليوم كذلك الخ ج ٢

٦٠ وقد مر في الكتاب في بشر بن مكارث ١٨١ ١٢

٦١ قوله وفيهم منهم موحية كما في النساء ١٢

٦٢ قوله علماء غايرا كما في الكامل ١٢

٦٣ قوله او الفاعدي اقول ذاك الذي ياتي في مالك غيره فان الآتي استشهد في الاحزاب فقهه

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وبنو النمامات في زمن موحية فكان على الحفاظ افراد ١٢

٦٤ قوله

٢٢٤ قول له ادراك ابي بزرغان ولذا اقال في التقريب مخضرم ولذا اعدده في القسم الثالث ١٢

٢٢٥ قول له في حدود السبعين الذي في تقريبه في حدود الثمانين ١٢

٢٢٦ قول له من طريق زهير صوابه يزيد كما في المسند ج ٣ ص ٢٢٣ وهو يزيد بن عبد الله بن النخعي

لنسب لمجد ١٢

٢٢٨ قول له ان هؤلاء كلهم سقطا والذي في الزرقاني ج ٣ ص ٢٤٩ برواية ابن ابي خثمة

والزبير بن بكار عن سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يارضح اباسفين في بيت ام حبيبة

وابوسفين في بيت يقول له تركتك فتركك العرب ولم ينقطع لوجه ما جاء ولا قرأوا

وسمع الله تعالى عليه وسلم يقول انت تقول هذا يا اباجنطة ١٢

قوله تركتك عن جبال والحرب ١٢

قوله ان نافية ١٢

٥١٠ قول له وروى ابن منذر والخطيب في التمهيد ان ١٢

٥٢٩ قول له عن جبيب سلمة سلمة الفهري ١٢

٥٩٤ قول له طليقين طليقين ١٢

٥٩٦ قول له انه استغفبه قلت ووقع في الكامل ذكره في خلافة علي ج ٣ ص ٢٢٢ ١١

٦١٥ قول له العاقب العمري صوابه النجاشي ١٢

٦٤٩ قول له عبد الله بن احمد اقول احمد لم يولد له احمد نفسه في المسند حدثنا محمد بن ابي بكر

المقدسي ثنا ابو موسى التبراني عن صدقه بن طليبة التبراني ١٢

قوله ذراية الاستجاب ما في المتن من الصواب ١٢

٦٨٠ قول له في ابن عمرو صوابه باقي في عمرو ١٢

٧١١ قول له بالفي الف هذا هو الصحيح نظر الى شان عبد الله وعظمت ١٢

٧١٣ قول له في ترجمة الحباب الفزاري ج ١ ص ١١١ انه كان قد ادراك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

واسلامه روان البغوي وابراهيم الحربي ١٢

تعبه عبد الله بن حاجب بن عامر بن المنتفق الحفيلي العامري ابو الاسود  
العامري روى ابو بكر بن ابي شيبة عن الاسود العامري عن ابيه قال صليت مع رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انخرف ورفع يديه وهو عاخذ بيته فكان عبد الله بن حاجب  
نذاهوا منه كور في ترجمة الحجاب سقط ما قال الحافظ في التفسير في هذا انه مجهول والا فلا جل  
رواية ابن ابي شيبة كان يجب ان يذكر عبد الله بن حاجب العامري في القسم الرابع تنبيها  
على انه ليس صحابيا ولم يذكر في شيء من الاقسام الثلاثة الباقية فليحذر والله تعالى اعلم

١٥ قوله مقدم في ترجمة وسياق في القسم الثالث مستفلا ١٢

٢١ قوله وابن ابي عاصم والطحاوي في معاني الآثار في باب الميثع من القبور بالنعال ٢٩٢

والفقه السند الى مجمع بن يعقوب الانصاري عن محمد بن اسمعيل قال قيل لعبد الله  
بن ابي حنيفة ما تذكر من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم صلى في فلبه اهر ١٢

٢٢ قوله والعصر نواصبا بالحق وتواصيا بالصبر ١٢

٢٣ قوله فقلت استغفر يا رسول الله وفي شامل الزهري انه قال غفر الله لك يا رسول الله

قال ولك ١٢

قوله الخاتم فالتقمة فوجدة بنعيم على مسكا ١٢

٢٤ قوله وسو غير عبد الله حزم به الحافظ في التفسير في علقمة ١٢

٢٥ قوله من فذكر رجلا فيه سقط ففي الحديث لعوف قال عرفت ثم من فوه جالا فسكت

يخافه ان يجعلني في اخرهم ١٢

٢٥٦ قوله ابو داود وبقوله حزم به الحافظ في التفسير في علقمة ١٢

قوله ما يتبته لعل صوابه بنضبه ١٢



قوله هو عبد الله بن سنان واختاره المحافظ في التقريب وروى عن ابيه عبد الله بن

عمر ١٢

٨٩٢ قوله عبد الله بن عوف الذي يأتي ص ١٠٢٢ ابن ابي عوف ١٢

٨٩٢ قوله في ترجمة الحرث بن في ترجمة بشر بن الحارث ١٢

قوله والوالد الطنيل بن قال في ترجمة روى عنه ابو بكر وعمر وعثمان وعلي ١٢

٨٩٢ قوله الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكوة فبج من لا يفسى ١٢

٩٢٥ قوله عبد الله الداري هو ابن سفيان تقدم اقول عبد الله الزرقاني بوراعة بن رافع الزرقاني يدل

عليه ما في مسند احمد ج ٣ اول ص ٢٢٢ ١٢

٩٢٨ قوله ابو عاقمة تقدم الرابع كما رجه المحافظ في التقريب وجع اليه بهنا في عبد الله بن عمرو ان والده

عاقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ١٢

قوله تقدم تقدم ٨٥٦ ان في والد عاقمة خلافا قيل عبد الله بن عمرو وقيل عبد الله بن سنان ١٢

٩٢٢ قوله ابو عبيد الحمصي الذي في المنتخب الحشوي ثم المناري فليجبر ١٢

قوله عن عبد الله الكندي الذي في المنتخب عن عبد الله بن الكندي بن ابي طلائع بن عبد

اجبار بن الحارث بن مالك بن محرق ثم مناري عن ابيه عن جده ابي طلائع عن عبد

بن الحارث بن مالك قال وفدت اخ ١٢

قوله ابن عبد الجبار لفظ ابن من زيادة النسخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذكر منتخب

كنز العمال ج ٥ ص ٢١٥ على الصواب

قوله ان بعينني الذي في المنتخب ليعينني ١٢

٩٢٣ قوله والتزم في جامعه ١٢

قوله عن مالك بن نيار بكذا هو في نسخة الترمذي مالك بن نيار قال في التقريب

محفوظ ويقال له صحبة اما هذا الكتاب فقد ذكر فيه هذا اللفظ في ندين الوقتين فانتب

في كل موضع مالك بن عامر والله تعالى اعلم ١٢

٩٤٣ قوله واما رواية شريك الصوابين بذكر كما تقدم وكذا ابو في الترمذي ١٢

٩٤٥ قوله فيه ان فليس عن خالد عن ابن عباس واما ابو عنه عن ابن عائش ١٢

قوله قلت لاحمد بن حنبل ١٢

قوله عن خالد عن ابن عائش ١٢

قوله عن ابى قتادة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله اخرجه الترمذي اقول الذي في نسخة الترمذي عن ابو عن ابى قتادة عن ابن عائش

وقال في آخره وقد ذكرنا بين ابى قتادة وابن عباس خطا فاساق رواية قتادة عن ابى

قتادة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله عن ثوبان قلت اخرجه الزاكر كافي في خفض النص ١٢

قوله واما رواية ابى سلام بن ابي راوى الآخر عن ابن عائش الزائد ببنيه وبين النبي صلى

الله تعالى عليه وسلم ما كنا ومعاذ بن جبل كما تقدم من رواية ابن خزيمة والتزمى ١٢

٩٤٦ قوله قال هذا الطريق لكن زعم الدقطنى كافي العمل ان المحفوظ ان خالد بن الجلاح

رواه عن عبد الرحمن بن عائش وعبد الرحمن لم يسمع من رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم ان رواه عن مالك بن نيار عن معاذ اهر ١٢

قوله عبد الرحمن بن عائش عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قوله عن معاذ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله البيهقي في صحيحه ١٢

قوله ابى كثير في الصواب ١٢

١٠٢٢ قوله وقد اشترت الى ذلك في العبادة اقول قد ذكر في العبادة ١٢ ونقل عن ابن

الكلبى ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه فسماه عبد الله وسنيد كره لجه اسطر ايضا

فلا ادري ما معنى هذا الاستيعاد نها الا ان يريد به تلميح مقال ابن الكلبي من جهة العقل

لكونه ضعيفا في باب النقل ١٢

١٠٢٨ قوله في عبد الله بن كعب لم يسبق ثمة الا انه ياتي في بعضه وان النبي صلى الله عليه وسلم

غير اسمه ١٢

١٠٢٩ قوله الزهري باسم عبد المطلب ١٢

١٠٣٠ قوله حكي العجوى وأشار الى تقوية الطالب كما ياتي فيه ١٢

قوله الطبراني قلت لكن حافظ لفظة اشار في التقريب الى الضعيف فقال عبد المطلب م حسن  
بن ربيعة بن امارت بن عبد المطلب صحابي لكن الشام ويقال اسمه المطلب ثم رأيت ذكره في  
السيم وأشار الى الضعيف الاول فقال المطلب ابن مبيعة بن امارت بن عبد المطلب صحابي  
قيل انه عبد المطلب تقدم اهو والله تعالى اعلم ١٢

١٠٣١ قوله عبد الحارث قلت لم تقدم ثمة ١٢

١٠٦٩ قوله استشهد باحد قلت مرفي اخيه زيد شهوده بعدا ١٢

١١١٥ قوله وشبهه بحسين وكذا الجمل كما يظهر من الكامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

١١٣٦ قوله عن عبد الرزاق لسند ضعيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلاء بن بالاض

عن بشر بن نمير ترك متهم سيالي في عمرو بن قرة فان هذا الحديث تمنة حديث عمر وعند

عبد الرزاق ١٢

١٢١٤ قوله السبب الثابت ١٢

١٢٣٢ قوله الزبير بن العنابة الثقة ١٢

١٢٥٦ قوله باحد فلما صواب باحدهما وحق لا حاجة الى البياض ١٢



## بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

مصنف کا تعارف :- علامہ وفیقہ البکر بن مسعود بن احمد کاشانی، علاؤ الدین اور ملک العلماء کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ علامہ علاؤ الدین محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہاء کے ارشد ملامدہ میں سے تھے۔ آپ نے تحفۃ الفقہاء کا درس آپ ہی سے لیا تھا۔ ”بدائع الصنائع“ اسی تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے۔ جب آپ نے بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع پر شرح تحفۃ الفقہاء اپنے استاد کی خدمت میں پیش کی تو علامہ علاؤ الدین محمد سمرقندی نے اپنی فاضلہ اور عالمہ دختر فاطمہ کا عقد آپ کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ بعض شاہزادے اور سلاطین ان کے خواستگار تھے لیکن آپ نے اپنی فاضلہ دختر کے لئے ایک فاضل نوجوان کو ان شاہزادوں اور سلاطین پر ترجیح دی اور علم کے وقار کو مجروح ہونے نہیں دیا۔ صاحب تحفۃ الفقہاء کی دختر فاضلہ فاطمہ کا علمی مرتبہ یہ تھا کہ فتویٰ پر والد محترم کے دستخط کے ساتھ ساتھ ان کے دستخط بھی ہوتے تھے۔

علامہ کاشانی اکثر فتوؤں میں خطا کرتے تھے تو آپ کی فاضلہ بیوی اُن کی نشاندہی اور توجیہ کرتی تھیں تو آپ اپنے قول سے رجوع کر لیتے تھے۔ علامہ کاشانی نے ۸۷۰ھ میں قرآن پاک تلاوت کرتے ہوئے انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال سے قبل آپ کی فاضلہ بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور شہر حلب میں دفن کیا گیا تھا۔ علامہ کاشانی کو بھی حسب وصیت ان کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حلب میں ان دونوں کی قبریں زیارت گاہ عوام و خاص ہیں اور یہ دونوں پاک روہیں مستجاب الدعوات ہیں۔

صنائع و بدائع فقہ حنیفہ میں بڑی مقبول و معروف کتاب ہے۔ آپ نے اپنی شرح کے ذریعہ تحفۃ الفقہاء کے بہت سے مشکل مقامات کو متریع الفہم بنادیا۔ امام احمد رضا قدس سرہ کا ماحشر اسی شرح تحفۃ الفقہاء موصومہ بہ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع پر ہے۔

# حواشي بدائع الصنائع في ترتيب الشائع -

بسم الله الرحمن الرحيم

٤١ قوله الماء عالبة على اجزاء النهر - ما ذكره في السطحة بالاجزاء وقد قدم صور الحديث ان العبرة

للون والظلم فان لم يخالط فيها لاف ٤٢ ويرد عليه بهذا

٤٣ قوله من احد محرمه مؤلفا - غير ما يوجب به بعد در ٤٤

٤٥ قوله لا لعمام العذر فبين انما - اقول كيف ينجم العذر وهو انقطاع ما قصص انما يرد  
بكمال استوفى وقتا ثانيا كان لهوا عليه فاطية نعم هو الحكم اذ لم يجد معه في الوقت الثاني  
لانه به يتم الانقطاع ويكلم بزوال العذر من اول الانقطاع فبين انما حصلت به  
ضوء العذر ضمن لا عند رتافي من العذر ان توفاه على السيلان وصلى على الانقطاع  
ونجم الانقطاع باستيعاب الوقت الثاني اعاداه وفي العذر من المصبرات وهذا اذا  
ادى الفلح في خلا في صلاة وتم الانقطاع احد فبذلك علم واضح وقد قال في العجز من البراج الويام  
لها اى للاستحاضة انقطاعا في كافر وناقص في الكامل ان ينقطع وقتا كاملا فبها  
يوجب الزوال (اى زوال العذر) ومعنى انقطاع الدم الثاني (اى الحادث في الوقت  
الثالث) بالادل (اى الكائن قبل هذا الوقت الكامل) وناقص ان ينقطع وانه  
فبذلك لا ينقطع ويكون ما بعده كم متصل اهل في صورة الكتاب اذا سقط في بعض  
الوقت الاول ثم عاد في الوقت الثاني كان كذا ما سبق له لم يجد العذر فبين  
انما طهارة هذا المظهر للفقر فليسا مل ٤٦ ثم اقول لك ان تقول لهوا انه ان توفاه على  
الانقطاع ودام الى خروج الوقت لم ينقض به لان دفعوا هذه الكثرة محاذلا  
المنافي لا فانه ولا طهر الله وهو ان لو توخا على انقطاع وير خفيه به ينقطع ولا مل  
خروج الوقت لا ينقطع ينقض سبه بالخروج بل يجب كالا معناه انه العجز ولو دخل



فاذا جعلوا دفترا في الانقطاع الدائم الى خروج الوقت كوضوئهم و  
 مسجهم فذلك معلوم فيه يكون كعبلة حجة فلا تتأوى بوضوئهم ودفترهم في التيميم  
 ودفترهم الى منطوق فيقدم عليه للاسناد وبعده في الجاهل الكبير في الغاية ما وصل اليه  
 فهي القادر واليه في العلم ١٢

٤٩ قوله علم بطله الصلاة - وان اعلم ان مقتضى ١٢

٤٩ قوله وقال محمد في رجلين مع احد سما - هذا قوله اقول الى يوسف على خلاف الاما  
 الاظم في زعم الاما واثوب النظر الثانية المصرية حيث ١٢

٥١ قوله الا في حال وقوع الشك في طهارة الماء - اقول بل ولا سيما لان الصحيح في الواقع احد ١٢

٥٢ قوله وهو يلزم باليه فان خاف ذهاب الوقت - افادته رعاية لقول محمد ١٢

٥٣ قوله الوقت الناقص في الفجر اذا ملئت الشمس  
 تحليل لا يشي الا في ادخله في السحر ١٢

قوله لان الوقت الناقص قليل لا يشي لاداءه ولا يجب - اقول فانه ارادوا  
 فانه العلم وقتا يقع فيه الاستباه بين طلوع الشمس وعبدة فادوم لئلا يكون  
 الوقت في الفجر لان اليقين لا ينزل بالشك لكن وقت ناقص لكرامة الصلاة في  
 هذا الوقت وبقاها السعي بالتقصير تامل ١٢

٥٤ قوله دم الاوزاع خمس لاثني سائل ١٢

٥٤ قوله عالما عليه لاداء الورد واللين ومحمد ذلك - اقول هذا في الملقح فان الملقح فيه  
 لم يلاق الحوت انما لاداءه الملقح وهو مغلوب بخلاف صورة الاعتبال في الماء  
 فان الكحل يلاق حكا كما نص عليه محمد رحمه الله تعالى ١٢

قوله فاما صلاة العجم الطاهر من وجب - اقول ارايت لو وقع في الماء الشيزير  
 شجرة فيه واغرت بل ينحسر الماء الذي لا فائدة له في الماء فاما عدم شئ هناك فمختار على عدم



لا يمكن التمييز بين القول به أحد سادنا الامر ان ادعى القليل في حكم شيء واحد مما لا في  
جزء منه فقد لا في الكل فينتج كد ما سببه رده الامام آخره في قليل الوزن بين  
وقوع غارة وسور وشاة في البئر فيخرج منه على معاسس الابار على خلاف القياس  
الا ترى ان لو فرض عدم التمسك بالغارة الا لعدد عشرين ولو اترجم فساط لكل لكان  
بحيث لا يميز وخرج عشرين لا يفتن فخرج تلك العشرة من تعيين القياس  
على حديث التفسير ظاهر الوزن فان التفسير في الجواب من ملة سرية واذا كان الامر  
على ما ذكرنا في النجاسة ان في القليل نقاء البعض كقلاء الكل فلهذا في الافتساح  
مختلف صورة الملقح والرتقاء العلم ١٢

١٢ قوله فيما لا فتساح حارة الماء يستعمل - اي من النجاسات ١٢

قوله والرجل طاهر في الوجهين على اي على طهارة الماء المستعمل كما هو قولهم جميعا عنه  
المراقبين وكذا على نجاسة عنه الامام لان حكم الاستعمال انما يملك بعد الانفعال  
اما عنه الى يوسف فلهذا لا يحيل الماء يستعمل بادل النجاسة العفو كما سيأتي والما  
المستعمل نجس وملكه في الخمس بحسب المدين فلهذا لم عنه ابدان كما سيأتي بعد اطراد  
قوله وان لم يكن طاهرا فان كان على بدنه نجاسة حقيقية - شيه وبم اذا كان  
على بدنه نجاسة حقيقية او عكته ويدا بالاول فقال فان كان على بدنه ام ١٢  
قوله وعنه الى يوسف المياه عليها نجاسة - وان الخمس في الغلبة لان شرط التطهير  
عنه الذهب ولم يوجد فيه نجس ابدان كما الخمس في غير نجسا ولم يكتسب الطهارة ١٢  
قوله وعنه بما ان الخمس للطلب الاول - في العبارة قلق وجرازة بنيان في النجاسة لا في  
نيلها على والرتقاء العلم ١٣

قوله لعمامة استعمال - ثالثا الاول بالادى ١٢

قوله وعنه الى يوسف هو نجس ولا يخرج طاهر ابدان - لان الماء المستعمل نجس عنه ١٢

قوله عند الضرورة على ما ذكر - اما عند عدمها فالحكم ما مر عليه انه محس لا لغيره اذ ١٢

قوله قوله واحد اوله في التوب قولان - لاشتماله على العيب ١٣

قوله بقول الاصل - فيه ان منه الى يوسف بمصيل الاستعمال بمجرد الملاقة من دون التوقف على الاتصال ١٤

قوله ولا لغير الماء مستول - من قوله لغيره الى لغة الاستعمال كله داخل تحت النفي اى سيرة الماء مستول مطلقا لوجود رفع الحدث وان لم ينو واقامة الغزوة بقا ان نوى بذاتك نكاح لغير مستول مطلقا وان وجب اليه سبيل وانما كان بذاتك للاستفاد لان فرض المسح اتم ١٥

قوله لان المجتمع هو الماء الطاهر - به يدل على ان ماء الحوض الكبر خرج منه واصله في موضع الحق معنى قوله كل مادة اى ساحة وانه كقول الدر عن القناد فانية وكذا فراضه بما اذللن قوله ثم عاوده الماء في استل الحوض يدل على ان الحوض لله بغير استغلة صغير ذل مادة اى خرج قبضته حتى تلتقى في الاستفاد ١٦

قوله ولم يخرج منه شيء اى لم يفيض في جوانبه اذ به لغير جاريا فيلزم ١٧  
قوله كما دخل الماء فيه جاريا - ومنه قول الثانية الماء الطاهر اذا كان في موضع هو عشر في عشر الحمت فيه بما سته ثم اصبحت ذلك الماء في مكان هو اقل في عشر في عشر يكون طاهرا اتم ١٨

قوله لو دقت في بحر طعم - كيف يؤدي الى ذلك الشرع حبيل الكثرة الجارية لا يغفلان النجاسة ما لم تغر احداهما فيها الماء القليل شيء واحد ففيه ما در الشماذد وماورد الشماذلية ص ١٦٣ ١٩

قوله بالاجماع - اى اجماع اصحابنا رضي الله تعالى عنهم ٢٠  
قوله - احكم العبي نية العشاء هل يعيدها ٢١



اذالم تصح فرضها <sup>١٢</sup> ونقله

قوله

نوى لكل امامة صاحبه جاز او اقتداه <sup>١٢</sup>

٢٠٢ قوله

رفع اليدين ان لم يغيب اوجب فساد الصلاة <sup>١٢</sup>

٢٠٣ قوله

قوله ومنها اي من نفسها الصلاة الكلام - تلفظ على قوله <sup>١٢</sup> فساد الصلاة <sup>١٢</sup>

٢٠٤

قوله لا تعد صلاته بركة واحدة - اقول نه اذالم يرد التعليم كما ياتي بعد اسطر انما اذا

كان النية على غير امامة ينسحق ان ينوي الصلاة دون التعليم <sup>١٢</sup>

٢٠٥

قوله ولا يصح ان يرد سلامه - انشاء الشبهة واذكر بعد الصلاة <sup>١٢</sup>

قوله على قول ابي حنيفة بركه - اقول قد قدم انما كراته الصلاة والتسبيح والتسليم حال

٢٠٦

الخطبة فهذا هو منه على كراتها في الاوقات الثلاثة الفيا على قول الامام خلافا لما

صححه في مسبوخ الاسلام والنباية والعمانية وقد شئ على مثل ما هنا في مواج الدرر <sup>١٢</sup>

٢٠٧

قوله اخواننا بخوار علينا اننا ان ترك الغسل - ركب الله در حنا برك الاما قاله

في اهل عصفين وقال في اهل نمر وان شتر حيلة على وجه الارض <sup>١٢</sup>

قوله الصلاة شترت لتعليم الميت - صلاة الجنازة شترت لتعليم الميت <sup>١٢</sup>

٢٠٨

قوله فقال ان شاء الله هو ولم ينكر - الذي في حقله بنو ان شاء الله <sup>١٢</sup>

٢٠٩

قوله وعند عامة العلماء لا يحث وجهه قولم - انقلب النسبة وهو الوجه لا يحث

وعند عامة العلماء يحث <sup>١٢</sup>

قوله ونساء ان صيغة - افعل للمحال حقيقة - افي لا على لدا لا افعل لدا <sup>١٢</sup>

٢١٠

قوله انه اذالم يذكر المحلوف به - كان قال احلف بالله او بخبرته <sup>١٢</sup>

٢١١

قوله لانه ما اراد به الطلاق لاني حالة - صوابه انه بدون اللام تتعلق بقوله لا يدين

٢١٢

بنزاع الخافض اي لا يدين في انه لم يرد به الطلاق فيحكم بوجوبه في الكثرة وفي

الغضب وان ادعى انه لم يرد <sup>١٢</sup>



٢٠ قول

كما يحتمل المطلق طلوق اذا نوى ١٢  
قوله فلم يكن ذلك دليلا على انقضاء النكاح - اقول انظر ان يدقنفي ان النكاح  
محمول على انقضاء النكاح باختصاصه بحالة الانقضاء وهو يقوم باحرف كثيرة  
كقومي واخرجه واذا لم يرد ذلك بل الوجه في تحليل ما افاده السيد الا انه يرى ان  
الغالب لمجد المطلق حدثت الرغبة والحاجة البهائية ١٢

٢١ قول قال لها انت طالق ثلاثا - الاشارة بالا صابح انت طالق بكذا ١٢

٢٢ قوله انما وجبت لاستبراء الرحم - صحابه صا الناقية ١٢

٢٣ قوله بعقد المكان بوط وولم يوجد - مثل صحابه بعمدة المكان الوط ١٢

٢٤ قوله اما ان جاءت به لاقل من سفتين منذ طلوعها الاول - فان جاءت به لاقل من

سفتين منذ طلوعها الاول او مات ولاقل من سنة اسنة منذ تزوجها الثاني ١٢

قوله منه وان جاءت به لاقل من - اقول بقي الوجه الثالث وهو ما اذا امكن اثباته

من كل منهما وكذا هو مذكور فيما نقل في النسخة عن هذا الكتاب ١٢ والمجب ان البحر

نقل عن هذا الكتاب ص ١٢ انه الثاني والنكاح جائز لان قد اسما على الزوج دليل

ونقضا بعد ما في الاول ١٢ مع انه لا ذكر لهذا النسخ في الكتاب اصلا كما ترى (وكانه

استبعد عليه الوجه الثاني بالثالث فان معنى ما في البحر مذكور في الوجه الثاني في الكتاب

وكذا لا ذكر له في الثانية كما في البحر منها وقد ذكره في البحر قبل هذا انما في اوراق واهل

فيه الى بحث فيبحث ان الولد للاول وقد وافق بحسنه في نفس الامام الحاكم الشافعي

الكتاب كما في النسخة ص ١٥٦ والله تعالى اعلم ١٢ اقول لكن بقي شيء وهو ان علم الثاني

غير يقيد بما اذا علم الثاني انه في العدة واذا حصلنا في هذه الصورة للاول كان الحال

انه للاول مما امكن فان لم يكن محمول النسب وبهذا حكم السيد في ما اذا تزوجها ما لا

بانها وهو يريد الفوق بغيره وبين ما اذا تزوجها غير عالم بالعدة فينبغي على طه

ان يقال في العدة الثالثة المستمرة ان التزوج ان كان بمدة في الموت او الملاقاة  
 الصريح لا نفقاء العدة فالولد للثاني ومنها يخفى الوجه في الجور ان كان قبل  
 ذلك فالولد للاول لانه وان نکاح فاسد فلا ينفذ اليه من النكاح ولا سنة له  
 الغرض الصريح ولا ينافيه ما في الثاني فانه قال تزوجت المرأة في عدتها من طلاق بائن  
 اتم وذلك انما هو في التزوج قبل مضي المدة العالمة لا نفقاء العدة فان بعد العمل  
 اقامته على التزوج اقرارا بنفائها حتى وانكرت لم يصدق لان حق الزوج الاول ولا  
 في حق الثاني لا تقدم في الكتاب آخر <sup>١١</sup> انما هو التحقيق الحقيقي بالقبول وبه تلتم  
 طمات الفجور الحمد للرب العليم <sup>١٢</sup> احوالها حصل ان المطلقة او المتوفى عنها  
 زوجها ان تزوجت باخر وهو يعلم انما في العدة (ولا ينظر فيها الى مملوح المدة لا  
 نفقاء العدة وعدمه لانها عدم الانفقاء وسلام كمن للفت وبس تخفى في سنة مرتين  
 فتزوجت على راس سنة بعد حقيقتين والثاني يعلم انما لم تحض الثالثة) فالولد فلا  
 دل مطلقا منها امكن والا فالثاني ان امكن والا فالحمل النسب اما النكاح ففاسد  
 على كل حال وان لم يعلم الثاني انما في العدة فان لم يمكن الماتة باحد منها محمول  
 النسب والنكاح صحيح بمحض الطرفين على ما في الدية وغيره فاسد على تحقيق الماتة  
 النام وان امكن لاحدهما خاصة فهو له فان كان للاول ظهر ساد هذا النكاح وان  
 كان للثاني طهرت صحته وان امكن لكل منهما فان كتمت بمدة جارية لا نفقاء العدة  
 فالولد للثاني والنكاح صحيح والا فلول والنكاح فاسد فاعلم بهذا التحريم والحكم

للمنفك الخبر ١٥

قوله سنتين منذ طلقها الاول - فيحمل اقامتها على التزوج على النفقاء بعد تهاش الاول ١٤

قوله تزوج امرأه وهو حامل - نظرية النامي فراضية ١٢  
 قوله فان علم ذلك وقع النكاح الثاني فاسدا - في الدية من الثاني وقع وهو الهواب ١٥



قوله ان امكن اثباته منه - امر الزوج الثاني ١٢

قوله منه تزوجها الثاني لان النكاح الثاني وان كان فاسدا - معنى على قول الطرفين اما

على قول الى يوم يمتنع الصبي به فائدة تغبر من وقت الوط ١٢

قوله فقد اختلف فيه قال ابو حنيفة - هو الذي فيه اختلف الفقهاء فقال الامام الاعظم

للدول وبه افق الامام طاهر الدين لان صريح النص ان الولد للفراش وروى انه رجع عنه  
وقال لم الثاني ان امكن فيه افق المذهب الشيعي وعليه الفتوى بحبس خاتمه سر فيه به ١٢

قوله وان كانت ولدت ستة اشهر - لقيام الفرائض اذا لا تحوت ولا طلاق ١٢

قوله وطعها الثاني فهو للدول - الامم الوط والطهور فساد النكاح كما

قوله اما الذي يحبس الطلاق المصم - عطف على قوله ١٩ اما الذي يحبس المصم المصم ١٢

قوله وبما الذي يرجع الى نفس العفة - وهو ان يكون القبول مرافقا للايجاب فان

قبل غير ما اوجبه او يمتنع ما اوجبه او يمتنع ما اوجبه او يمتنع ما اوجبه ١٢

قوله وطعها فاما ذكرنا في كتاب اليوم - وهو انما والتجسس للايجاب والقبول ١٢

الاشارة تقبل خطر الاقضية الصبي ١٢

قوله ٢٤

استجار به للمخدة حرام بحسب نظام الاب العاقر ١٢

قوله ٢٥

لا يجوز استجار به للمخدة الا لزوجته ١٢

قوله ٢٦

قوله وكذا اذا قال بعتك به العبد - اي قال بكه مردودا ١٢

قوله ٢٧

قوله ان جباله الثمن حاله لعقد محجلة - هو انه جملة ١٢

قوله ٢٨

انتم بادعاء الصبي والتمس بل هو شرط الصحة كما

قوله ٢٩

انتم ما كنتم افي فرما الرجوع والرجوع كالشك فان ترجع جانب الرجوع

قوله ٣٠

قوله بحكم الفرض والتمليك على ما ذكره - اي ان الكفيل يصير مقصدا للمطلوب والمطلوب

قوله ٣١

بملك والكفيل منية الذي على المطلوب اقول ليس المعنى وجبه الوالدين على تبديل

قوله ٣٢



انما جئنا كيف وان فرض كان الاصل يستقر من الكفيل وشتابه في القبحا عنه  
فاقرضه الكفيل ثم قف في شبهه بالنبابة لم يبق للطالب من مملكه الكفيل وان فرض  
كان الطالب ملك الكفيل ونبه الذي على الاصل بما اخذ منه اى وقه سله على  
القبح كما هو ثابت بدلالة العرف فاذا لم يكون رجوع الكفيل على الاصل ممن جهة  
ملكه هذا الدين لا من جهة الاقراض والا لا من جهة صفة له على الاصل وبيان بل المعنى  
على التوزيع اى انه بين الاصل والكفيل استقر اقرض واقرض وتبين الطالب والكفيل  
تملكك وتملك كما افاده بقية السطر ١٢ اقول وهذا ان الزوجان وان كان كل منهما فاقا  
نبات رجوع الكفيل على الاصل لكن الثاني لا يتوقف على امر الاصل فالاول والى  
وقد اخبر عليه فيما ياتي اول فصل الرجوع ١٢

قوله واما المفادضة فجميع ما ذكرنا - ما يجوز في المفادضة ١٢  
قوله لا يتفق من حيث المعنى لان كية واحدة - انه افاد يعني ان يكون مقتضاها على  
تقدير التقسيم بين جميع الزمار فاذا كان جاز ان يكون شيء مما تقسم ان كان فيه شراها  
او كما لا تقسم ان كان فيه شراها وله نظير في القبة ١٢  
قوله ان يقال في مثل هذا اسم - صلى الله عليه وسلم ١٢  
قوله ما بوجيفة بغير التبع - لسنه تمام البتة ١٢  
قوله عند القفص وسمما تحير انه - فانه او جد لم يتم البتة والى ما لم يوجد ثم ولو وجد عند  
العقد كية اثنين من واحد ١٢  
قوله عند العقد والقفص جميعا لم يجوز - فاما بجميعا لم يمنع تمام البتة وبالجملة فاشياء  
يوجد عند العقد دون القفص او عند القفص دون العقد او بميزا ولا لا بالضرورة  
الدولة تتفق على جوازها فالرابعة لعدم التبع والتسليم عند القفص عند الامام وعدم  
الاتصاف عند ما وانما تتفق على منعها لوجود الامرين وانما في التافيه المحلف

فمنع لوجوده عند القبض واجاز المصم الاجتماع ١٢

قوله وكذا اذا قبض المصم او العمد - بجه قبض المصم ان تراصيا على ان يكون في قبض المصم لم يغير الظاهر ما ياتي ١٢ في رتبة لوجود قبض المصم مادام مرسوما ١٢  
قوله لانه في دوام القبض مادام مرسوما ١٢

قوله الاجارة لعقبة الانتعاش - صحابه الاجارة لعقبة الانتعاش ١٢

قوله هو المصم ولا يوجد رنبا - ان الاجارة لعقبة لازم فلا يبقى الرن ضرورة ١٢

قوله بالحج على المصادف على العتاب - فان الامام رضي الله عنه يقول ان وقع في

القاضي لم ينفذ كما سياتي ١٢٩ فليس الاختلاف هنا في نفس ان الله فلا سبب

تجزم لانه الاتفاق على ان القاضي ان يفتي باي القولين شراصة يرجح القول

بالجرح بقضا القاضي ويعبر بمحا عليه بل نفس جواز القضا به مختلف فيه فلا يرتفع

المختلف بالتحلف فيخر ما افاده في كتاب الحج من الهداية وشقط ما نظره الامام

المرسعي وان حسمه الشلبي والاشامى ١٢

قوله باذن الامام ويقطع الطريق في دار الاسلام - اراد به امام الكوفة ابي مسلم ١٢

قوله وند ابراهيم لقرون - ظاهره ان الترمذ عنده يلعب له قبل اداء الصلوات فله

في ضمانه واصرح منه قوله الثاني في دليل ابي يوسف ان مجرد الصلوات يكفي

تلف اذا اجمعت الصلوات والملك ١٢

## حاشیہ موضوعات کبیر یا تذکرۃ الموضوعات

مصنف کا تعارف: موضوعات کبیر یا تذکرۃ الموضوعات کے مصنف گیارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم و فقیہ ملا علی قاری ہیں۔ آپ کا نام نامی علی بن سلطان محمد ہرودی ہے۔ چونکہ آپ ہرات سے مکہ معظمہ ہجرت کر کے آگئے تھے اس لیے آپ نزہیل مکہ کہلاتے تھے اور آپ قاری کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ وحید العصر، فرید الدہر، محقق و مدقق، محدث و فقیہ اور جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے۔ آپ فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ عربی انشا میں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔ ایک ہی انداز پر مجمع و مفتی عبارت کے صفحات کے صفحات لکھتے چلے جاتے تھے۔ ان خصوصیات کے باعث اپنے امثال و قرآن میں ممتاز تھے۔ حضرت علامہ عبداللہ سندھی اور علامہ قطب الدین مکی سے استفادہ کیا اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ اپنے وقت کے مجدد شمار کیئے گئے۔

علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ بہت ہی کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی گرانقدر تصانیف و شروح کا شمار یکصد سے زیادہ ہے۔ ان میں مرقاة شرح مشکوٰۃ، نور القاری شرح بخاری، جمالین، حاشیہ تفسیر جلالین، انوار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ، المصنوع فی معرفۃ الموضوعات، موضوعات کبیر یعنی تذکرۃ الموضوعات بہت مشہور ہیں۔ آپ نے ۱۲۷۸ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا کا حاشیہ آپ کی مشہور کتاب ”موضوعات کبیر“ پر ہے جو آپ کے سامنے ہے۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
 محمد ونصلي على رسوله الكريم

١١- قوله اتفق العلماء ونوع في دعوى هذا الاتفاق باجماع العلماء على جواز ذلك اذا  
 اعتمد على كتاب صحيح وان لم تكن له رواية والنظر تفصيلا في تدریب الراوى ١٢  
 ١٢- قوله قال له اى اشار ١٢

١٥- قوله انه يجلس معه على عرشه اقول هذا النفس الامارة بمجته تامة لسان القرآن  
 عبد الله بن عباس اعنى الامام جابر اوقد صوبه الدارقطني وغيره من الكرام والنظر  
 تفصيلا في رسالتي تجلى اليقين بان بنينا سيد المرسلين ١٢

٢٠- قوله ذكره الكركي صوابه خطائى كما في المقاصد الحسنة والتيسير ١٢

٣١- قوله من قول سليمان عليه الصلاة والسلام كما في المقاصد ١٢

٥٢- قوله وقال للسيوطي اسند الدرر لعل صوابه الديلمي ١٢

قوله فقد عزان ابنه في المقاصد الحسنة ١٢

٤٢- قوله حديث ضعيف لا موضوع ومتى ادعى ابن الجوزي وضعه انها قال لا يصح ولم

يورد في كتاب الموضوعات بل الصفات ١٢

٦٩- قوله اذ المعنى انه لا باق اقول اى واقع هذا كان المعنى كذا الا ان المعنى هذا ويجوز

ان تنشأ نبوة جديدة غير ناسخة فانه كفر قطعا عند كل مسلم وفي صحيح البخارى

عن عبد الله بن ابي اوفى رضى الله تعالى عنها لوقضى ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

بنى عاقل ابنه ابراهيم ولا بن عبد الله عن النس رضى الله تعالى عنه كان ابراهيم قد

بلاء الله ولو عاش كان نبيا لكن لم يكن يسبق فان نبىكم آخر الانبياء صلى الله

تعالى عليه وعليهم ولم قد سمعت اقول القاري وحاش وصار نبيا الزم ان يكون  
 نبيا خاتم النبيين اطلق المقال والزم انتفاء ختم النبوة بحدوث نبوة مطلقا وهو  
 الحق ودين محمد فوجب ان معنى قوله المعنى ما سمعنا فنثبت واياك ان تقول ١٢  
 ٨٠ قوله كما ذكره السخاوي اي اورد السخاوي طريقة وتكلم على الجميع لا ان السخاوي

قال ابنا لا تخلواكم ١٢

٨٥ قوله انه لا يثبت فانه حينا في الحسن على قول شمول الثبوت له اما على قول اختصاصه  
 بالصفة فنظيفة كنفيتها ثم بعد ذلك العناية ايضا لا ينفي الصفات المحتمل لان  
 الثبوت لا يشمل اصلا ١٢

١٠٤ من ههنا الى آخر الكتاب كلام ابن القيم الضال لا لزيادات عن

القاري متميزة ١٢

١٠٨ قوله لم يقيم الهاء صوابه لم يقيم بالعين اي لم يطمس ١٢

١١٠ قوله فصل ونحن ننسب على امور كلية ثم اكله من الفصل السابق الى آخر الكتاب

كلام ابن القيم الازيادات من القاري متميزة ١٢

١١٢ قوله وان كل من ليس قلنت بل قد ثبت في حديث صحيح الاسناد رجاله كلهم معروفون

ثقات كما بينه السيوطي في التوقيعات ٣٦

١١٩ قوله قال يعنى ابن القيم ١٢

قوله قال ابن القيم ١٢

قوله اي وما يؤيد من ههنا كلام القاري ١٢

١٢١ قوله وهو واضح الحديث اقول سيدي ابو الحسن علي بن جعفر قدس سره من كبار شيوخ

الصفوية الكرام وتحمل الناس عليهم معلوم وعلو كلامهم عن فهم هؤلاء غير خاف فلما  
 يفيض الى كلام احد في اولياء الله تعالى تثبت تثبتنا الله تعالى واياك بالقول اثبت

حوا في الحجة الدنيا وفي الآخرة آمين ١٢

١٢٩ ص قوله فكيف يقال أقول يقال على قول من يقول ان الثابت لا يشمل الا الصحيح وقد نص

عليه امام الشان ابن حجر ويختلف فيه معروف مشتهر ١٢

١٣٠ ص قوله وعن ابن عطية مرسل وصله قوم من رواية الموطأ فجعلوه عن ابن عطية

عن ابي سبرة ١٢

٩٩ ص قوله فيه خالد بن بهاج صواب فيه خالد بن بهاج عن ابيه ابو بهاج مشرك آخر ١٢

ص ١٢٠ قوله وفيه اسمعيل التميمي سهم بالذهب ١٢

قوله ابو سرون العبدى مشرك ١٢

قوله ابن المجبر كذاب وضاع ١٢

ص ١٢١ قوله على ملحة الاسلام متعلق مشركى اضر على الاسلام مرية البثرة ١٢

ص ١٢٢ قوله اضر حبة السمن والبولع في مسند ١٢

ص ١٢٣ قوله كلهم يجتمع عليه الناس اقول ليس فيه لافى الحديث ما يؤذن بكونهم على الولا وما كان

اجتماع على اثني عشر متوالين قط واي استقامة كانت للدين في زمن يزيد بن جندب

وفي زمن عبد الملك الذي سلب على الامة الخجاج والمروانية التي كانوا يقولون ترك

ما بنا لك فلا حذب ما ياتي ان المراد وجود اثني عشر في جميع مدة الاسلام وسبب اتي

عشرة منهم اقول لكن بملاحظة الاجتماع لا بعد قبهم الامال العدا لان الامام المجنب

واين الزبيرة وكذا المهدي باله لكان الاندلسي وان كان المتبدي نظير عمر بن عبد العزيز

اما الظاهر باله فكان في زمن ثمانين كثيرة وان كان عبدا اعد لافهم ببق الا الخفاء

الاجبة والامير محوثة وعمر بن عبد العزيز والامام المهدي رضي الله تعالى عنهم ولقيت

خمس في علم الله تعالى ١٢

قوله على ولده يزيد معاذا الله مع كان الاجتماع عليه وقد ضالف مثل الحسين وابن

ما ثبت

تاريخ الخلفاء



الزبير ومن معها رضي الله تعالى عنهم وطفقه اهل المدينة لوجود الناس

٨ قوله ودين الحق منهم جلان الظاهر انهما الامام الحسن المجتبه والامام المهدي المنتظر

قوله وعمر بن عبد العزيز بولج له في سفر ٩٩ وتوفي بعشر سبطين من ربيع ١٠١

ولد اربون سنة الاسبعة اشهر فكانت خلافة وستين وستة اشهر نحو من خلافة

الصدوق رضي الله تعالى عنهما ١٢

٩ قوله بدولاً وثمانية قد منا ان هذا انما هو اذا نظر الى كون اخليفة عايل بالحق فقط اما

اذا ضم مع اجتماع الامة عليه فلم يكن للامام الحسن الا ابن الزبير والمتهدي والظاهر

فلم يبق الا سبعة ابعهم المهدي وخمسته في علم الله ورسوله صلى وعلا ومع الله تعالى

عليه وسلم ١٢

قوله المتهدي من آل العباسين بولج له ليلية بقيت من ربيع ٢٥٥ وشهد

في ربيع ٢٥٦ خلافة سنة الاربعة عشر بوما ١٢

قوله الظاهر لما اوتيه بولج له سلخ رمضان ٦٢٢ وتوفي ١٣ ربيع ١١٣ فكانت

خلافة تسعة اشهر وثلاثة عشر بوما ١٢

١٠ قوله حدثنا عبد الله بن عبد الصمد الذي في الآلي ٢٦٤ عبد الله بن مسعود ١٢

قوله لم ينكر الامر فيهم وله شاهد قوي من حديث ابن مسعود رواه الحاكم مذكور

الآلي ٢٦٥ و ٢٦٨ فذكر من حديث ابن عباس امر نوحا وموقفا ومن حديث

ام سلمة بوجبين ومن حديث ابن مسعود فهو حديث حسن ولذا اعتمد الشيخ فيما

مر آخر ١٢

١١ قوله واخرجه الطبراني ذكره في الآلي ٢٦٥ مستشهدا ولم يخرج ٢١٦

١٢ قوله واخرجه الطبراني ذكره في الآلي ٢٦٥ مستشهدا ولم يخرج ٢١٦

قوله الى امته هو يزيد عن خالته وهي عن ام المؤمنين ١٢

١٢٤ قوله ابو بكر الصديق في النسب سبحن الله لم لا نقول في حب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وسورة ربه عز وجل ١٢

قوله في الكذب الحري قد عرف الغمسي بالتحامل على اهل الله ١٢

١٢٥ قوله فان كل نصيح نصيحا وعنه اخذ من قال يا ربا يا ربي بود از يار يا واندیشه کن ١٢

١٢٦ قوله اخرج ابن ابي شيبة قلت بل اخرج الترمذي ١٢٥ وقال هذا حديث حسن قد اخرج غير واحد عن سعيد بن جهمان ولا يعرف الا من حديثه ١٢

قوله من اشبه المملوك الى هنا انتهى الحديث عند الترمذي والطائفة ان قوله اول المملوك قول المصنف ١٢

١٢٧ قوله عن ابن عمر ولم يرفعه اقول يستحيل الا يصح عن ابن عمر شرك امير المؤمنين عليا وذكر اخيبت النظر يزيرو قال كلم صالح ولو صح عن ابن عمر ان يصح مرفوعا لان فيه الاخبار عن علق فخصيات من قوله والسفاح اخم ١٢

١٢٨ قوله قلت فتمت له عشرة اوائل ما رتبها ولا تسعافان افرز كتابه القرآن على الدنانير فليفر كتابه ذكر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على الطومار فتكن احدى عشرة وان فعلنا هكذا واخرجنا التسمي لعبد الملك لانه ليس من صنيعه تمت عشرة فليتأمل ١٢

١٢٩ قوله وابن شهاب الزهري مات بهشام في ربيع الآخر ١٢٥ له كانت خلافة ٥٠٠ فاقام فيها عشرين سنة وقتل الامام زيد الشبهيد رضي الله تعالى عنه وعن ابائه المكرام ١٢٦ والعجب ان الشيخ لم يذكره في وقائمه ١٢

١٣٠ قوله تملك سبع سنين وقد ظهر كذبها فلم يملك الرجل الا عام واحد ما كذب بال كذب النجوم اذ لو اراد الكذب لقال امثل ما قال حاد ١٢

١٣١ قوله في الاحكام بناسقط يعرف ما تقدم ١٢٥ ١٢

٢٢٢٢ قوله غداً اي افعلوا ذلك ليغنى التكبيرة عدا حيين ينقطع التبليدية ١٢

٢٢٢٩ قوله ابن ابي داود ذلك اجهي المعتزلي البهاك البغيض العاعية الطاغية المار ذكره في ذكر الوائق ١٢

٢٢٣٠ قوله فتتبعوه بها اقول اخطا الشهاب فطأ ذميما فحاشا الحسين ان يكون ميعا ١٢  
قوله دار العين ما جت النجوم وقد وقع مثل ذلك في بلادنا في المحرم الحرام ١٣٠٣  
كنت في رامفور ١٢

٢٢٣٩ قوله هو وزيره اي اياه ١٢  
قوله لصنوف العلم سقط من بيننا ما حاصله اننا بعد قتل المنوكل صارت الى لجا الزركة  
فوجدنا منكسرة الحزم ١٢

٢٢٣٠ قوله فغضب بغا اسم التلبي ١٢

٢٢٣٣ قوله وابن ابي داود جبهى بفيض ملك سلة قل ماروى ١٢

٢٢٣٥ قوله المعتز بالله وهو اخوه ونصمهم مستعين وقد كان ابوهم من كل الحمد والى العهد بعد اخيه  
المعتزم فلما كان المعتزم يطلبه حبيبته ثم شاق الله ابيه الملك ١٢

٢٢٣٩ قوله واسمه بيهود في تاريخ مكة ص ١٢٤٤ بيهول باللام وعل الصميم ما هنا ١٢

٢٥٣٣ قوله فجهي بهم اي في دهم الناس وانما جى بثلاثة من قطاع الطريق كما بينه في تاريخ مكة ١٢

٢٨٩٠ قوله بالحدثة اي بالسجود كما في الكامل ١٢

٢٩٢٠ قوله بلوفان لكون الموت ببرجاً ما هنا ١٢

قوله فاتفق ان الحجاج وسياق ص ١٢١ اخبارهم مثل ذلك وظهوره فيهم فيما هنا  
واحمد له فيراكف ١٢

٣٠١٠ قوله وعظم سلطان وكل ذلك ببركة سيدنا الخوفا اللعظم رضى الله تعالى عنه ١٢

قوله خمس وخمسين فكانت خلافة ٢٥ سنة ١٢



ص ٣١٠ قوله في جميع البلاد لطوفان الريح لان الميزان بريح هوائى وكانوا يحكموا قبل ذلك  
 ٨٩٩ هـ بطوفان الماء لاجتماعين في الميزان وهو بريح مائى وتستجمع السبعة الا  
 المشتري في آخر شهر المحرم الا في ١٢٩٩ هـ في السنبلة وهو بريح تيرابى  
 فكل المستحالى لنا ويكون ذلك الاجتماع على تقويم الهند في بريح الكلد وهو مائى  
 لسأل الله تعالى لنا ولاخواننا المسلمين من كل خيرة وحفظه ووقايته من كل ضير لاله  
 الا الله ولا يحكم الا له والحمد لله ١٢

ص ٣١١ قوله كان اول ايام الاسبوع الذى في الكمال ثم دخلت ٥٨٣ سنة القف اول  
 سنة يوم السبت وهو يوم النيرون السلطاني والرابع عشر اذار ١٢٩٩ هـ اكتبته  
 وكان القمر والشمس في الحمل والفق اول سنة العرب واول سنة الفرسى  
 التى جدد بها اخيرا واول سنة الروم والشمس والقمر في اول البروج وهذا بعد  
 وقوع خلكه اهو انا قد مناسبت الرابع صفر اذا ١٢٩٨ هـ اكتبته فوجدته  
 يوم السبت كما ذكر في الكمال ١٢

استخرجت تقويم الشمس في نصف نهار ذلك اليوم في بلدنا بيريلي فجاى  
 ما اطمنح اى لم يبق التحويل الحمل الا دقيقتان او اثنتان واربعون ثمانية  
 وهى تتم ساعة وخمسة دقائق فما كان طولها النقص من طول بيريلي لم يمت  
 عشرة درجة وشئ كان التحويل في نصف نهار وفيما بعد ذلك قيل فلذلك  
 انه اول في وردين من التاريخ الجلالى اما كونه يوم النوروز السلطاني فظاهرا  
 قوله الاسبوع اى يوم الالحد ١٢

قوله واول السنة الشمسية انظر ما كتبناه على الكمال ج ١١ ص ١٩٩

ص ٣١٢ قوله للتوزير لا اتم الابله مراد ١٢

ص ٣١٢ قوله ثم بولي خلافة ولكن كل من كان اسما ورع لا حقيقة له وانا احكم

للسلطان كما افاد العلامة فاسم في تعليقات المسابرة ص ٢٨٢

٣٣٢ قوله وفشا الاسلام حتى قيل انه اسلم منهم في يوم واحدة الف واحمد له ١٢

٣٣٤ قوله والسلطان الناصر بن المنصور فلادون ١٢

قوله وبالج ابراهيم فكانت بيعة ظلم وغشق فلم تصح خلافتهم ولذا لم يعين العلامة  
قاسم بن قطلوبغا في اواخر تعليقات المسابرة بل ذكر لوجه المستكشف الحاكم بابل الرب ١٢

٣٣٦ قوله صورة المباينة طويلة بالاطناب والاسباب الى اواخر ص ٢٢٤

٣٥٣ قوله ارسل غياث الدين اعظم لم اعرف في الهند ملكا والنسب في تلك السنة

انما كان غياث الدين بن سكندر شاه من ملوك بنجالة توفي ٤٤٥ فالد تعالى اعلم  
نعم طلب التقليد من خليفة مهر السلطان محمد مغلق فاتاه التقليد ٤٤٧ وكذا ذلك

اتى لابن عمه السلطان المرحوم فيروز شاه ٤٥٤ والد تعالى اعلم ١٢

٣٥٥ قوله ولي الخلافة بعده من اخيه وكان ذلك ٤٥٤ اذ فيها مات المعتضد ١٢

٣٥٦ قوله ابا اي مروان ١٢

قوله عبد المليك اي عبد الملك ١٢

قوله كما قاله بن اي الذهبي ١٢

قوله وان بولج بالخلافة اي بالامارة كما يأتي في الصفوة تقابله ١٢

٣٦٦ قوله واسال الله تعالى وقد استجاب المولى سبحانه وتعالى دعاء عبده فقبضه اليه

٩١ قبل وقوع فتنة السلطان سليم التركي المبطل للخلافة من الدنيا

الى الآن سنة الواقعة سنة ٩٢٣ ١٢

## حواشی الفتاویٰ الزینبیہ

مباحب کتاب کا تعارف :- فتاویٰ زینبیہ کے مصنف شیخ ابوطالب حسین بن محمد بن علی بن حسن زینبی المقلب بہ نور الہدیٰ ہیں۔ فقہائے متقدمین میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ بغداد کے نقیب النقباء تھے۔ فقہ حنفی کے مشہور مفتی اور عالم متبحر تھے اور عباسیہ میں ۳۲۸ھ میں پیدا ہوئے۔ دربار امراء بنو عباس میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ متعدد بار خلافت عباسیہ کی طرف سے سفیر بنا کر دوسرے سلاطین عصر کے پاس بھیجے گئے۔ آپ نے پچاس سال تک مشہد ابی حنیفہ میں درس دیا۔ ۹۲ سال کی عمر میں ۴۰۸ھ میں ۱۲ ماہ صفر ۳۲۸ھ میں وفات پائی اور امام ابو حنیفہ کے قریب دفن ہوئے۔ آپ نے قاضی القضاۃ علامہ محمد دامتغائی اور صاحب قدوری ابی بکر سے اکتساب علم کیا اور ان حضرات کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کا مجموعہ فتاویٰ موسومہ بہ فتاویٰ زینبیہ قدیم ترین کتب فتاویٰ میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فقہ حنیفہ کتب فتاویٰ میں اس کو اولیت کا شرف حاصل ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ فتاویٰ والوالجیہ آپ کے فتاویٰ زینبیہ کے بعد مرتب ہوا۔ فتاویٰ والوالجیہ کے بعد فتاویٰ خانیہ (فتاویٰ تثار خانیہ) مرتب ہوئے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اسی پر حاشیہ لکھا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

~~~~~



## حواشي الفتاوى الرئيسية

- ٢٢ قوله قال الامام الرازي - ابو بكر بن ابي القاسم الحنفية ١٢  
قوله في احكام الوفا ان نذوب اصحابنا - صوابه في احكام القرآن في  
سورة الفرقان كما في البحر ١٢
- قوله في شرح الافراح واخلفت الردايات - بكذا بحر منه في بحر دعو  
محتمل على ان الافراح بيان للمفرد فان الامام <sup>الحنف</sup> صنف نشأ  
سماه التجريد ثم شرحه رسماه الفياح ١٢
- ٢- قوله في سبب بعثهم الى التيمم من ايمان العشرة - صوابه السام والراد بالعوض  
السلامة ابن امير الحاج حيث قال في الحلية ان كثيرا من المتأخرين شذوا عن هذا  
التفقه يرضون بمداه قاضي خان الى عامة المتأخرين سماعا ١٢
- ٣- قوله درخاد تنافذ اعرفت بهذا علم ان الماء المستعمل - من ادل الرسائل من  
قوله اعلم ان العلماء اجمعوا الى هنا كلف في البحر من الرطبة ١٢ اذ آخره ١٢  
من تمه ١٢ هنا مذكور في البحر ٩٩ ١٢
- قوله وقد قالوا ان الماء المستعمل اذا اخلط بالظهور - من هنا ١٢ آخر  
الرسالة كلمة زيادات كثيرة مذكور في ١٢ ١٢
- قوله وانتم في الماء الظهور - اقول يتبين على ان المستعمل باللاقى البدن  
نقط وليس كذلك الكل مستعمل اذا كان الماء بدنه قليله نفس عليه محمد  
كما ذكره في البحر واعترن ان هذه العبارة كسفت كل السبب اذ صحت كل  
تخصمين نقد س ١٢

٣١ قوله من لم يجعل هذا الماء مستعمل - وهو قول أبي يوسف للاستبراء الق ١٢

قوله على قول من جعله مستعمل - وهو قول محمد ١٢

قوله ويدل عليه أيضا ما في الخلاصة - اقول هذا في الملقى والعلم في الملقى ١٢

٣٢ قوله فقد صرح قاضي خان في مساواه - خاتمه هذا في الملقى وهو خلاف المختار عند الجمهور ١٢

قوله لطلب الدلو - اقول لم يرد قربته ١٢

قوله لا يندام الفردرة في المقتضى بالنسب - بخلاف ما اذا دخل يده لفردرة

الاختلاف اذا لم يجد اليه سبيلا دون كانه في الفج والبر ١٢

قوله وقال القاضي الجوزي يد الدوس - وكذلك لا يرد على ما قرر بل يؤيده الله

بالتفصيل آخره من محمد من صير درته مستعمل بالاعتمال ١٢

٣٣ قوله فصل من ملأه بدنه - لولا الغلبة فصل وقال يكون اقل من باء لم يلاق

بدنه لكان احسن محل لم ان يرد بالاعتمال فيه الاعتقال بحيث تفتح الغلبة

فيه فيكون من باب الملقى ورن الملقى ويصح ما ذكره الانيا في نفس محمد المذكور

آخره بحمله على الاعتقال بالاعتمال فيه ١٢

قوله يقول بصير درته مستعمل بالاعتمال فيه - هذا في الملقى وهو نفس في الباب

دينيا في ما قرره من حيث عدم الاعتبار بالغلبة ١٢

قوله وفي الخلاصة - هذا في الملقى وانا نيا في ما قرره من حيث عدم الاعتبار

بالغلبة ١٢

قوله رجل توفاه في طست ثم صب ذلك الماء - لقول البحر يقول لا اغتسل في

الماء القليل صار العمل مستعمل حكمي ١٢

قوله نجف الـ نجف - اي كان كثر الاصل الاثر من نجف الـ باقية ١٢





ظاهر دأنا قيد الجواز الى آخره نقل فانظر الى قوله الماء المستعمل الواقع  
فيه وقال قبله ليعلم في الفرق بين التوضي من الخوض وفي الخوض ان التوضي  
فيه لا يستلزم البتة وقوع الغسل فيه بخلاف التوضي فيه وكذا دفعه الموت  
فليس من مرفح وقوع غسلاتهم فيه بمقتضى الافلا من التوضي بخلاف  
كون دفعه التوضي منه بحيث تقع غسلاتهم خارجة جائزا فان ذلك يحجب عليه  
لا يفرغ على قول قدم ددن آخر بن اهر ١٢

قوله  
او ليعلم الاثر بالسرمان ١٢

قوله او غالب عليه انتهى - اقول وبهذا الفيا لا يتبين على الصحيح فان الصحيح  
ان الماء المستعمل اذا كان اقل اجزاء استهلك في المطلق باول وقوعه  
مما يعرف لا يكون الا ماء مطلقا مطلقا ١٢

قوله والنية فقال شارح النية الفيا - اقول كلامه بنينا الفيا في الملق  
ويحل عليه ما ذكرتم اخذ من من لفظه في تحليل المسألة انه يمينه انتقال  
الماء المستعمل الواقع فيه ١٢

قوله فقال ثم بنينا الفيا - اقول كلامه الحلية بنينا الفيا في الملق لقوله بنينا  
كنظائره ان كون ينكسر بفتح الياء لا يبيح من انتقال الماء الملق  
منه في الخوض من ذلك الواقع فيه ١٢ دبا مجله - فم يات السلة  
البحر رحمه الله تعالى عنه هذه الرسالة باليس مفسوده الا ما قدم من  
البدن ثم دياره بالظا فرت عليه كلمات اللامة من مسألة البرجوط  
مسائل ادخال اليد في الماء المذكورة على كثرتها في الحانية والملة حصة  
والفتح والملة في غير ما كانت الكتب بل نفس البحر ص ٩٠ والى تعالى اعلم ١٢

# حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری

(جلد اول تا پارہ پنجم)

صاحب فتح الباری کا تعارف :- بخاری شریف کی دو شروح نے بہت شہرت پائی۔ ایک عمدۃ القاری اور دوسری فتح الباری جو قاضی القضاۃ حاتم الحفاظ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ علامہ ابن حجر شعبان ۸۵۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے جوانی میں معمولی علم کے لیے شام، حلب، حجاز و یمن کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ اور مشائخ عظیم حدیث میں ان کی بعیرت، جلالت اور عظمت کے قائل تھے۔ آپ نے ۸۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کے وقار علمی کا یہ عالم تھا کہ شاہ وقت آپ کے خانے میں شریک تھا اور آپ کے خانے کو اس نے کندھا دیا۔ قراوت حدیث میں کمال حاصل تھا اور بڑی سرعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ بخاری کو دس مجلسوں میں ختم کر دیا تھا حافظ ابن حجر القان والفضائل علوم میں اپنے معاصرین میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ علامہ بدر الدین عینی صاحب عمدۃ القاری آپ کے مشہور معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ تہذیب التہذیب، تقریب الاختصا، بیان احوال الرجال، طبقات الحفاظ، اصباہ فی تہذیب الصحابہ، نخبۃ الفکر، معطل اہل اثنہ، شرح الفیہ، الدرۃ الکامنہ فی ایمان المائۃ الثمانہ، بلوغ المرام فی احادیث الاحکام، امالی احادیث، فتح الباری شرح بخاری، دیوان الشعر، شرح النجۃ، لسان المیزان وغیرہ۔ آپ آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے مشاہیر علمائے شافعیہ میں سے ہیں۔ متاخرین علماء نے آپ کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے اور آج بھی آپ کی شہرت آپ کی بلند پایہ تصانیف کے باعث قائم ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا یہ حاشیہ فتح الباری پر صرف پارہ اول سے پارہ پنجم تک ہی مجھے دیا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔

# حواسني فتح الباري شرح صحيح البخاري

بسم الله الرحمن الرحيم  
 يا محمد و صلى على رسوله الكريم

قوله فقد قيل فيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم قائمه القاضى عياضى كما في عدة القارى ١٢  
 قوله لكن في الفقيهين تنبيه اقول لم لا يحمل على ما ياتي في سطر الثالث واليه يشير قوله عز وجل  
 فخلا ان ذيت ملوحته كما هو معنى الماء اكلوا ١٥

قوله واتخذوا اوتانا لفظ المرقاة عنه فقد اتخذوا ج ١٢

قوله من الاعلام المشركه بين الرجال والنساء بل الغالب كونها للنساء ١٣

قوله لما سئل عن المجعة النظر ايشن ببريد الحافظ وانما في المتعلق روى عن النهرو  
 محل المعنى انه سأل عن النظر و مراد استفاد حكم المجعة فاجابه به مقرر على ذلك  
 كما يأتي عن ابن المنير ١٣

قوله كيف كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي الظهر قال عن النهرو و مراده اذ كان حكم المجعة  
 اذ قضاها كان اكمله فاجاب انس ولم يقل ان هذا ليس في المجعة و لو علم انه يريد ولا يشهد  
 على باطل ما حل السكوت ١٤

قوله الحاقها بالظهر اي فيرد بها ١٥

قوله وقد تقدم فوه في مرسل مكحول قريبا اقول الذي فيه من خراج الامام و هو مثل رواية ابن  
 خزيمة عن ابي عامر عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب اذا فرغ الاطعم تقدم النفا ١٦

قوله بين يدي الخطيب للالتفات هذا باطل ترد و بوجود في رساله اذ ان من العدة ١٧

قوله عن الفحاك من زيادة الراوي يحصل انه بن بالباد كما نقل عنه الزرقاني ص ١٨

جلد الثاني

جلد الثالث

جلد الرابع

جلد الخامس

جلد السادس

جلد السابع



مكن لا اعلم في الرواة الضحاك من زيادة والروايات جوهر عن الضحاك المفسر ابن خرازمي مروي  
 فالصواب ما في الكتاب والمراد بالرازي اما جوهر لانه مروي بهذا التفسير عن الضحاك عن  
 انما عباس بن الصبيح زاد في الرواية عن جبر بن سنان عن مكحول الرازي انتفى عن جوهر فيكون  
 مروي الذي زاد كزيادة عن عبد بن عيسى في مسند ابيه ولعل هذا في الدليل كماله يكون وضع الخطم  
 موضع المضمحل والله تعالى اعلم ١٢

قوله بهذا الاشارة لقوله اي يؤيده في ان عيسى لم يزل ١٢

قوله فاعل الاسماء على استئثار ايراد واحد بولاء فقال قال اقول لم يزل ولا سمع على ما في الحافظ  
 بل الامران وحدة المؤذن لا تستلزم وصحة الاذان فجار ان يكون المؤذن الواحد يؤذن  
 مرة بعد الزوال اخرى عند الخطبة وسبق كماله سائب رضي الله تعالى عنه يدل على صحة  
 الاذان فانه قال ان الناذل في الثالث زاده عطف ثم عقبه بقوله ولم يكن ينبغي عليه الله تعالى  
 عليه ولم يزل يؤذن واحدا لم يكن في زمنه على الله تعالى عليه ولم يزل يؤذن واحدا وهذا  
 وانفع ولا عيبه قال الحافظ رحمه الله تعالى ١٣

قوله فلا ترد الصبح مثله اقول كيف هذا وقد جاء في الحديث بلفظ في الجملة وغيره كما في مسند  
 الامام احمد رضي الله تعالى عنه ١٤

قوله ما ذكره ابن حبيب الاكلى ١٥

قوله فحدثنا الصبيح ثم وجدته في مختصر البصير عن الشافعي ونقدته في النور على ابن حبيب  
 الاكلى كما في الرزقاني ص ٢٢٢ كان الاول ما يذكر عنه ابن حبيب قوله ذكره ابن حبيب ١٤

قوله فحدثنا جميعه باق في الكاظم ص ١٢٢ او متنا من دون فرق ١٢

قوله فحدثنا جميعه ثلثين مرفوع ص ١٥٢ او متنا من دون فرق ١٥

الجزء السابع

١٥٢

الجزء التاسع

عشره  
الجنه واليه

ل

٢٩

قوله فيكون عاشر بعد ان عوفي عشر سنين والى الله تعالى اعلم ان قولنا ان الله عليه الصلاة والسلام اراد بالسبع التسعيل اراد بالسبعين التكميل فلا يدل فيه على ما ذكره نعيم جمل ان سورتهما رضي الله عنهما كان حين مفعة على السبعين سنين فاجاب عليه الصلاة والسلام بهذا واراد بالسبع والسبعين حقيقتها تجزئها والله تعالى اعلم ١٢

قوله من اتي الصعقتين عند صعقة قيام الساعة او صعقة في الممدة كالباقى من اس علقه  
قوله فاكون اول من بعث فدل ان المراد صعقة الساعة سبأى انكاره عند ابن القيم وبقوله عليه حافظ ١٢

قوله فاكون اول من يفيق وان كوز صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه ادر من حج انت تعلم ان الشقاق الدرس عند النفخة الثانية وقد صرح في صحيح البخارى في رواية له  
ص ٢٦٢ ما لقد الشارح بينا ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث فاما موسى اخذ بالوشا  
الحديث فكيف يكون ما فيه قصة موسى غير ما في الشقاق ادر من الله ان يجعل ثمان النفخة  
للصعق ثم الاخرة بعد البعث كاذب اي من حرم ان النفخات اربع مكن من يرتفع الى افظ  
كالباقى في النفخة هذا بقا له ١٢

قوله من جميع الخلق جبايهم وابوابهم بيده صرح حديث طويل سنده على الامامش ١٢  
قوله وليكن الجمع بان النفخة الاولى يعقبها الصعق اي الجمع بين رواية فاكون اول من  
تنشق عنه الدرس وكون اول من يفيق لفائدة انها نفختان فحسب فخره الاولى الصعق  
الموت وفي الثانية الاخرة الشاملة للبعث بعد الموت لكن يبقى ما قاله المزني ان كونه  
صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه ادر من صحيح وقد ذكر تحت حديث الاتفاق عليه  
في ربيعة المكات لكن سبأى للشارح حمدا على معنى من انه ان كونه من اول من تنشق  
عنه الدرس وانه اصل عبيد لم نسمه لغيو والواف للمقرر انه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق  
عنه الدرس على الله تعالى عليه ما لم تكن حاجته في الجمع الى ان يجعل الصعق مثله

اللاموات على خلاف ما سذكر من الحديث بل كان يكفينا ان يقول ان النسخة الاولى يموت بها  
من كان حيالم يموت بعد الصعق من كان معيا قدامات قبيل الامم شاة العدم ثم بالثانية

يفيقون جميعا الموت من الموت النسخة عليهم من النسخة ١٢

قوله كون جميع الخلق رى محل لذكره جدا فترتم ان الموت ايضا يصعقون ١٢

قوله وقد استشكل كون جميع الخلق يصعقون مع ان الموت لا احساس لهم اقول ذكر في المتن  
من الزمر ١٢ حديثا طويلا جدا عزاه لحد عشر محسبا منهم عبد بن حميد والويلع وابناء  
جزيرة المنذر والاسام والعباسي وابو الشيخ البيهقي في البعث وانشر عن ابى هريرة رضي الله عنه  
عن النبي صلى الله عليه وسلم وفيه في ذكر النسخة الاولى وما بينا من رد سوال استنطاق الذي  
واصماء وانتشار بنجوم مانصبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والموتى لم يعملوا شيئا

من ذلك فقلت يا رسول الله فمن استثنى الله حين يقول ففرج من السموات ومن  
في الارض الا من شاء الله قال اولئك الشهداء وانما يصلون ففرج الله حياتهم  
احياء عند ربهم يريزون ووقام الله ففرج فذكرت في هذا نص في حل ذلك كمال وصحة  
ما جنح اليه القرطبي ١٢

قوله ولا يعارضه ما ورد في هذا الحديث ان اذا كان اللاموات كلهم في المشاة فما وجه تخصيص موسى ١٢  
قوله لان الانبياء احياء عند الله فدل على تسليم ثبوت اللاموات فصح تخصيص موسى بغير الصلوة والسلم ١٢

قوله ولدتك ان الانبياء ورفع ثبوتهم من الشهداء اقول عاد بهذا الدبر اذا كان الله على  
هذا يكون الله استنجا وجميعا في الدنيا فما تخصيص موسى تامل ١٢

قوله وورد التصريح بان الشهداء ممن استثنى الله اقول في هذا يكون بيننا صلى الله  
تعالى عليه ولم يرد من استثنى فدل على صفة الصعقة لكن حديث الباب على خلاف هذا وبالجملة

فالمقام مشكل والله المسؤول للحل وحسبنا الله ونعم الوكيل ١٢

قوله يحتمل ان يكون المراد صفة في حديث اباب ١٢



قوله ونذا انما هو عند لفظة البعث انتهى والصعقة يكون بعد البعث ١٢  
قوله قال وبوبده عياض ١٣

قوله فمرف ان المطلق الاولية في غير ما رقل سيجن الله بوضع رسله على علمه ومن حين  
قال هذا لم يكن جازما بادية لفظة وبوجزم بيت يصح والتردد في موسى بل افاق فيمحل علوم  
به حتى نذا عديث في شيء من طريقه الدجور عن في ومن كان المصح عليه به كمن اقله  
صلى الله تعالى عليه لم جاز به ما بعد ان لنده والمطلقة لاذ الوقت كان فصلة التردد  
فاتي بنفط جميل الوجه من فان الاول المطلق ايضا من الاولين والاحاديث تحقه مع الله  
تعالى عليه وسلم اول من شفا تنشق عنه الدر في جازينه غير متردد فكيف قيل الجازم متردد ١٢  
قوله قال لانه الذين استثنى الله قد احووا من صعقة النخلة اشار الى الجواب عنه في اشعر الاما  
بان ركن شفاء حاصل في كلتا الصعقتين من صعقة الساعة في القرآن العظيم ومن صعقة  
الموقف في نه الحديث وبه يندفع كل ما ورده ابن القيم - لكن تردد روية عبد الله بن الفضل  
المذكور فيها نذ الصعقة بعد النخلة الدوية والله فاخته بعد ثمانية فانها تعين ان المراد  
صعقة الساعة ولا تحيد التبريح النفس على ما ياتي من ان جزم فتكون النخلة في رواية ابن  
الفضل نفخ في الموقف بعد البعث بقول حديث الى حميد قال اول من تنشق عنه رضى فله عليه  
لا القويم كاضل حافظ المسمى المزي وارقة الشاح وابن القيم حيث نقله عن المزي  
ايراد ان يبدي نذا توهم من عند نفسه فلم يتم له والله تعالى اعلم ١٢  
قوله ان نذ صعقة النخلة المذكورة في حديث باب ١٣

قوله فلا يحسن التردد فيها القول يؤخذ من التفسير المسمى الامار في الصعقة السابقة  
ان بنفخة الساعة يموت كل حي لم يكن مات ولا يصعق كل حي قد مات من قبل الامن  
شاء الله ثم بنفخة البعث في الموت وبقى النفوس عليهم وتبقى منها الله تعالى على  
خياصم والبعث لكل ولا فاقة لم يكن يصعق فيصح التردد في اللا فاقة مع الجزم بالبعث قتال ١٢

قوله يا زبانه مات وتردد في موسى على مات اسلم اقول كلا فان لفظة الساعة لا تمت من قد طرأ  
عنه الموت من قبل وزمانا تحصل كون النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حرم بانه صعد وتردد في موسى ١٢  
قوله يا زبانه مات صلى الله تعالى عليه وسلم ١٣

قوله عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن ابي هريرة ١٤

قوله لما اول من استشق عنه الارض يوم القيامة فالفضل التراب بدو حديث ابو سعيد وتعين ان  
المراد نفعنا الساعة والبعث فان حجت هذه بعد انتم يوم جردهم والله تعالى اعلم ١٥

قوله ان فضل التراب قبلي تجزير السعيد في الخروج من القبر حمل ينقص عن معناه اقصيه وتجزير العتة  
في الخروج من القبر والزرود في ان جعل النقص حصر منه قبلي لم ينقص قبل الجرد في الال  
بلد زور ولان من استشق الله فان احبه الم يستثنى عن نذر الفعل ١٦

قوله من كون الثنتين اربع السواضع لهما الفختمان فقط قد نازله لا محيد عنه في اقصي  
ابن الفضل مع القول بان المراد صفة الموقف ١٧

قوله وينشئ على من لم يميت ممن استثنى الله في العبارة خفا قد يف يغني على من استثناه  
والله تعالى من الغنى ولعل الصواب وينشئ على من لم يميت اللان يستثنى الله تعالى ١٨

قوله وقيل التوراة لهن الزبور وقراءة كل بني اهل الحق الذي في ارشاد ساري وقرآن كل  
بني وهو الصواب ١٩

قوله درنا ان يقتضي خليفه للموت في الساري كذا بما ذهب اليه عندنا ٢٠  
قوله فخرج الذي اراه يدقروا كنت ارجو ان ارده لا تفر اي لا تقدر ان توصل بهم خرا وندا  
بيان الذي يكره ٢١

قوله كان الذي قتل بيد من يدخل في هذه العبارة  
كان في احد لا بد ٢٢

قوله من طريق مجاهد عن مومن بن عبد الله الذي في الموابب لمخبر من الكتاب مجاله

الجزء الثاني عشر

الجزء السادس عشر

الجزء السابع عشر

قال الزرقانی یضم المیم وتخفيف الجیم قال فلام فدل مبهمة آخر  
**قوله** من طریق یونس بن مسیبة ای و بما خرجیه المذکور ان ایضا من طریق یونس ۱۲ زرقانی



## حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی

کنز الدقائق کو فقہ حنفیہ میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ فقہ حنفیہ میں علمائے متاخرین نے ان چار متون سے بہت اعتنا کیا ہے۔ وقایہ (محقر البہدایہ) مولفہ تاج الشریعت علامہ محمود مجہولی، مختار اور اس کی شرح اختیار مولفہ علامہ عبد اللہ موصلی، مجمع البحرین مولفہ علامہ ابن سعاتی کنز الدقائق یا کنز مولفہ علامہ حافظ الدین نسفی، لیکن متون اربعہ میں کنز الدقائق کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی اور اس کی متعدد شروح لکھی گئیں جن میں ممتاز، اہم اور مشہور شروح یہ ہیں: تبیین الحقائق مولفہ علامہ زلیعی، رمز الحقائق مولفہ علامہ بدر الدین عینی، بحر الرائق مولفہ علامہ زین العابدین ابن نجیم مصری، تکرر بحر الرائق مولفہ علامہ طورئی، نہر الرائق مولفہ علامہ عمر ابن نجیم مصری، منہجہ الحقائق مولفہ علامہ ابن عابدین اور کشف الحقائق مولفہ علامہ افغانی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی اس طرف توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اور آپ نے تبیین الحقائق بحر الرائق اور منہجہ الحقائق پر حواشی تحریر فرمائے ہیں تبیین الحقائق کے مصنف علامہ عثمان بن علی بن محمد زلیعی ہیں جو فخر الدین کے لقب سے مشہور و معروف تھے۔ فقہ حنفیہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فقہ کی مشہور زمانہ کتاب کنز الدقائق کی بڑی مبسوط اور جامع شرح لکھی۔ صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب جامع کبیر کی بھی ایک مبسوط شرح لکھی تھی لیکن وہ تبیین الحقائق کی طرح مشہور نہیں ہوئی۔ آپ کی صمیم تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ نے ماہ رمضان المبارک ۷۳۷ھ میں وفات پائی۔ قیاس کہتا ہے کہ آپ کی ولادت قرن ہفتم کے نصف ثانی میں ہوئی۔ آپ شہر زلیع کی نسبت سے زلیعی کہلاتے ہیں۔ زلیع ساحل حبشہ پر ایک مشہور شہر تھا۔

# حواشی تبیین الحقائق لآن یلحی

طبعه الله الرحمن الرحيم

٢٢ قوله فان وجهه فيه اثر الدم المتعقض وهو - اقول لو كان ظهور اثر الدم على شيء بالآصال ناقصاً مطلقاً فلم يتعقض حين رأى الدم على الخنزير لآ بل الواجب ان تكون في نفسه قوة التجاوز من محله لان مبدء شيء فليصدق به ومنه اظهر من ان يلزم دليلاً هو المقص اي بحرب بل هو سائل ام كان بادياً وانتقل الى الخبر بالماس وحل طائناً لظن ان البادية ثقلة وعدم تدها تينشف بالماس الاول فاذا وضعه الاصح اذ انكم وظهر فيه طهران له مدواً فلا يكون بادياً بل خارجاً اقول ليس شيء وكفى بالمشاهدة رداً عليه وقد قال في النسخ ان القبيص لو تردد على الجرح فابتل لا يتنجس بالماء يكن بحيث لو ترك سال لانه ليس كحدث ١٢

٢٣ قوله اذا رأت ذلك فلتغتسل - اقول ذلك اشارة الى المار والرائة نعم اذا رأت الماء ١٢

٢٤ قوله وفي فتاوى قاضي خان - في فتاواه ما يوجب خلاف هذا نعم طهارة من الشلبي الناطق بوجه ما قدم بجلده ١٢

٢٥ قوله او وصفين وبقى وصف واحد - صوابه وتغير وصف واحد للماء صار مملو بالبحر والوضوء به ١٢

قوله ما اذا كان الماء له جارية - اي ولم ينزل عنه اسم الماء ١٢

٢٦ قوله في الوضوء الثلثة - فلا يغسل المغير الاكثرون اذ ضاه ١٢

٢٧ قوله وقيل يكفي فيه النجاسة - صوابه يلقى ١٢

قوله ينقطع الماء بفسه من بعض - ينقطع المخصوص او المتحرك منه حصولها لولم  
ينقطع وللتبعية الخاصة واحدة ١٢

قوله موقوف العاقر نيزح الماء كله ١٢

١٢ قوله وفي قاضي خان لا يجوز على الاصح لانه يذوب اه - اقول انه اعجب

بل نفس الخاتمة اختلفوا في الجبل والفسح سواء جاز ١٢ ثم لم يرد له الحمد ان المراد  
بقوله في قاضي خان في شرح الجامع الصغير حيث قال فيه كما نقل عنه في  
الحلية من الناس من قال يجوز بالماء الجبل والاصح انه لا يجوز اه ١٢

١٣ قوله وفي رواية عندهم جميع الليل - وفي الرواية ثلث الليل الاخير كما يشبهه

اليه في آخر الكلام ١٢

١٤ قوله وفي الجامع الصغير - اقول لم اره فيه ١٢

١٥ قوله وليس ان الله تعالى يوصف بالشئ - اقول نعم هو تعالى متعال عن الحواس

لكن يوصف تعالى بادر اك كل شئ مكرم كادر اك كل مكرم مسموع ثم هو تعالى  
متعال عن التلذذ ما يلبس والتأذي ما يهين لكنه يعلم طعام فرق ما يهينما يفضلا  
ما بين طيب وطيب لا يعلم من خلق وقصو اللطيف الخبير  
فلا حاجة الى التاويل ١٢

١٦ قوله لا يجوز قال الاتقاني - اقول لا حاجة الى التقييد فانه اذا ذكره زال

التكلف في حفظه ١٢

١٧ قوله مات وهو محذور في الغنة - اي يفسد وهو اسطر فاشبه الابل ١٢

قوله (١) لانه مباح كما في الغنة - لانه لا يقطع عبارة الكافي بل لا يقطع

وانما العبارة وهو محذور في الغنة لانه مباح كالغنة ١٢

١٨ قوله دون القسم حكما وجوب الحكم - اي القسم المتمحض للشاء المجرد عن

شكلي

شكلي



منه فقد الاضار والانه شك في تضمن الشئ من القسم كما سيأتي ظاهره ١٢  
 ٥٢٥ قوله فان صحبنا لا يتوقف على القبض اهـ - عليه فسيأتي للتأخر رحمته الله تعالى  
 ١٢٥ ان الشئ نعم انما كان مفردا وكونه بالخاص من القبض لازم هنا ان العين  
 اقيمت مقام المنفردة ليقبض الحق في حق الانقضاء والتسليم ضرورة عدم  
 لقصورهما في المنفعة اهـ ولعل جواب ان الشرط كونه مفردا في التسليم  
 والشئ نعم لا وقوع التسليم نعم هو شرط وجوب الاجر اذ لا اجر الا  
 بالتمكن من الاستفهام الا يمكن الا بالقبض فان اجر دارة وتفرقا قبل  
 التحلية فالاجارة معجزة نامية وانما يجب الاجر من حين التحلية فليجبر  
 نعم رأت بجد الله تعالى في البدل ان جعل التسليم من شرط الاجر لفاذ  
 الاجارة فقال ومنها تسليم المستاجر في اجارة المنازل ونحوها اذا  
 كان العقد مطلقا عن شرط التجهيل بناء على ان الحكم في الاجارة ا  
 لمطلقا مما ثبتت عنه ما يفسد العقد لان العقد في حق الحكم ينعقد  
 على حسب حد ذاته المنفردة حتى لو انقضت المدة من غير تسليم المستاجر  
 لا يستحق شيئا من الاجر ولو فسخ بعد العقد مدة ثم سلم فله اجر له فيما  
 مضى اهـ ومثله في البديهة من المحل وهو عين ما فهمت ولله الحمد ١٢

شكلى

٥٢٢ قوله لا تخلوا من تحريف اهـ - لا تحريف فيما دس وانسخه المعنى ١٢  
 ١٩٩ قوله ولكن فيه اشكال - انزل موسى عليه رحمة الله تعالى كما بينته على ما سنس

رد المحتار ج ١٢ ص ١٢٥

٥٢٣ قوله يتصل بالاعراض فلا بد من الاستعداد - ليقية ان ترك الطلب انما في  
 الفيا دليل الاعراض وان وجد الطلب الاول واحد صرح منه قوله ٥٢٤  
 ترك الطلبين ادا واحد بهما مع القدرة عليه دليل الاعراض على ما بيناه من قبل ١٢

شكلى

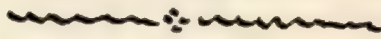
٥١ قوله والحرر الاصلية والبيع - في المتن بعده والخيل ونقط من نسخة الترحم ١٢  
 ٥٢ قوله وما سوى ذلك من الاشربة المحرمة وهي الخمر والسكر - عبارة العبارة  
 وما سوى ذلك من الاشربة فلهذا باس به فمن فيه بيان لما دنا جعله بيانا  
 لذلك فالحق وما سوى الاشربة المحرمة وهي كذا وكذا فلهذا باس به ١٢  
 قوله لا يجب دان سكر منه في قوله - اي اذا شرب منه ما يغلب على فقهه انه  
 لا يسكر ولم يفقه لهوا ولا طربا فهو حلال عنه اما ان يفقه السكر او اللبوا  
 فحرام بالاتفاق لكن لاحد عنه ولان له ان يقول شربت ما يحل قالوا ان السكر ١٢  
 ٥٣ قوله لو كان واحد منها في بن آدم - هو ابيه في ابن آدم ١٢

## حاشیہ مدخل

امام عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمد دیہ (المعروف بہ حاکم) نیشاپوری صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور اپنی تصانیف عالیہ میں آپ کو منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ کی مشہور زمانہ تصنیف مستدرک علی الصمیمین ہے جس کو مستدرک حاکم بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیث صحیحہ کو جمع کیا ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ آپ کی جلالت علمی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ امام بیہقی آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ کتاب مدخل امام حاکم کا ایک مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت وسیع ہے۔ اس رسالہ میں امام حاکم نے حدیث صحیح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ پھر جرح پر کھل کر لکھا ہے۔ اور جرح و تعدیل کے دس طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ جرح محدثین کی اقسام پر بحث کی ہے۔ مدخل اپنے موضوع کے اعتبار سے حدیث شریف کے موضوع پر ایک مایہ ناز کتاب ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس رسالہ پر حواشی لکھے ہیں جن کا نمونہ آپ کے سامنے

ہے۔





# حواشی الممدخل ج ۱ و ۲

## بسم الله الرحمن الرحيم

وله نقد ۱ الراكب فاراد الامام احمد رحمه الله تعالى - اي لا يركب في الزكر لان

الراكب يعلق قدح في آخر حبله منه فراغم من الغيبة ويعلق خلفه ۱۲ بمجم الجاد

الحج قوله اي عليه اتم ما قيل به لان ما قيل به - او يكون سناه ان الله تعالى بما علم

على حسب فقه فليحفظه سوا من عمره فان الله تعالى عنه خلق عبده به ۱۲

ان قوله في ذكر ما لم تذكر المذنية والشمه سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - اقول

ومن نذر العقل بالسميح اني صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه يذكرون الانبياء والسا

بقين بقضا اللهم فقال صلى الله تعالى عليه وسلم قلم فيه لئلا يركنوا اذ في نذر اكنه اذ

يكونه الاولاد انما يبيد - الله ولا فخر الحمد بيث ۱۲



٢٢ قولهم دكان المؤذن واحد - أي في زمن هشام الذي لم يكن في الأذان الأول  
 المؤذن واحد لما كان من زمن عثمان رضي الله تعالى عنه غم الناس بمسهم هشام  
 الأذان الأول الفيا اذان جماعة فاسمها به ط ١٢

قوله يؤذنون ثلاثه - واحد العبد واحد ١٢

قوله ذلك في المسجد من يدي الخطيب بدو - أي في حدود المسجد على بابها  
 لم يحدث في هذا الأذان شيئا عنه محققا فالكيفية الفيا بل البقاء على المحل الذي كان  
 عليه في عهد الرسالة والمحدثه الراشده دافعا لغيره الامام ابن الحاج تبعا لمجرب  
 المالكية تبعا لما نقله الامام ابن الاثير ~~عن~~ عن صاحب الذب سببا بالكلية في  
 انه تعالى عنه كون الأذان من يدي الخطيب من الامر القديم ويقولون انه  
 لم يكن في الزمن النبوي والمخلفاء من يدي بل على المنارة فذلك يسبون احدا  
 الى عهد هشام مع ان الحق انه انما ثبت من زمن الرسالة وان هشام لم يخبره  
 قال العلامة الزرقاني المالكي في شرح المواهب (بعبارة اجد الحاسب من  
 المالكية لا كان عثمان امر بالاذان قبله على الزراع ثم نقله هشام الى المسجد)  
 أي امر بفعله محبة (وصلى الله على النبي الذي يفعل به جلوس الخطيب على المنارة من يدي)  
 بمفعله بمعنى انه ببقاءه بالمكان الذي يفعل فيه فلم يخبره بخلاف ما كان يفعل بالزاد  
 قوله في المسجد على المنارة فهو قول ابن الحاج هنا في المسجد كقول ابن الحاج  
 في المسجد أي جواره لانه انما نقل الأذان الأول الى المنارة كما ذكره  
 ابن الحاج انما هنا مما ياتي ١٢

٢٣ قوله انه لا معنى لها: المراد انها اسماء الحاخ من - أي مراد اولئك الذين  
 اخذوا ذلك للشرع به دليل ما قدم اتفاقا ان من في المسجد لا معنى  
 له اية اذ هو حاضر



۴۱ قدم على مرفع راسك نه خفته - اقول وبسنة استغفوري قول من قال اهل العلماء ان النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تم کہیں نہ ملو گے لہذا علیہ کا فرما ۱۲

قوله عنه هم الجوليم طاهرة - قلت وفيه اسلموم من احوالهم مشابهة فلاحول ولا قوة الا بالله

على الخطم ٢١

١٤٧ قوله انما يطلقون لفظة الناس - اقول فجملة ما اخفف ما بين الطائفتين ان النجاري  
في اشارته هو الامام الاعظم بلفظ بعض الناس مبهين لبيان رحمة الله تعالى عليهما



محترم مولانا مولوی محمد صدیق صاحب ہزاروی مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری  
گیرٹ لاہور نے مارچ ۱۹۸۲ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے دو نادرہ حواشی جو انہوں  
نے طوطاوی شرح الدر المختار پر اور معالم التنزیل یعنی تفسیر امام بغوی پر چسپڑا کئے ہیں۔ ترجمہ و شرح  
کے ساتھ مراجع حواشی کے حوالوں کو بھی تلاش کر کے ساتھ ساتھ قلمبند کر دیا ہے اور اس طرح  
علامہ حضرت شمس بریلوی نے اپنے جائزے میں جو فرمایا ہے کہ ”کوئی دیدہ در اٹھے“ تو واقعی اس  
دیدہ ورنے وہ کام کر دکھایا جس کے لیے جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔  
ہمیں امید ہے کہ کوئی اور صاحب قلم بھی اس طرف رخ کرے گا اور اس طرح حواشی  
اعلیٰ حضرت پر کام ہوتا ہے گا۔

ادارہ

## ایک عظیم خوشخبری

”بہارِ شریعت“ کے باقی حصص عنقریب مکمل ہونے والے ہیں۔  
”اٹھارہ سو اٹھارہ حصہ“۔ جنایات، قصاص، حادثات (اکسیڈنٹ) وغیرہ کے مسائل  
پر مشتمل تصنیف ہو چکا ہے۔ ”انیسواں حصہ“ وصیت وغیرہ کے مسائل  
سے متعلق زیر تصنیف ہے۔ ”بیسواں حصہ“ وراثت کے مسائل پر مشتمل  
ہوگا۔ زیر تصنیف ہے۔

اس کے علاوہ:

بہارِ شریعت میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے، ان کا صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی مفتیان  
کرام و علمائے عظام کی سہولت کے لئے درج کیا جا رہا ہے۔

## ”بہارِ شریعت جدید“

مکتبہ رضویہ کراچی سے طلب فرمائیں!